صبح صادق	05:29
طلوعِ آفتاب	06:42
زوالِ آفتاب	12:46
غروبِ آفتاب	06:49

آج کی حدیث

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا : "اے ابوذرؓ! جب تم مہینے کے تین روزے رکھو تو تیرھویں، چودھویں، پندرھویں کے روزے بھی رکھا کرو"۔(ترمذی)

روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 84, Wednesday- 25 March, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۸۴ ❁ بدھ، ۲۵ مارچ ۲۰۲۶ء، ۵ شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

مغربی ایشیا بحران پر راجیہ سبھا میں وزیراعظم نریندر مودی کا بیان

یہ ملک کی بڑی آزمائش مشترکہ کوششوں سے نمٹیں گے

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ مغربی ایشیا کا بحران ہندوستان کے لیے بڑی آزمائش ہے۔ حکومت نے سپلائی، ایندھن اور کھاد سمیت اہم شعبوں کے لیے نئے گروپس تشکیل دیے اور ریاستوں سے تعاون کی اپیل کی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے راجیہ سبھا میں مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کو ہندوستان کے لیے ایک بڑی آزمائش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے مرکز اور ریاستوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے حالیہ حالات کے پیش نظر سات نئے بااختیار گروپس تشکیل دیے ہیں، جو سپلائی چین، پٹرول اور ڈیزل، گیس، کھاد اور مہنگائی جیسے اہم شعبوں پر فوری اور طویل مدتی حکمت عملی کے تحت کام کریں گے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کورونا کے دوران بھی اسی طرز پر ماہرین اور افسران کے گروپس نے مؤثر کردار ادا کیا تھا اور اب ایک بار پھر ویسا ہی نظام قائم کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ بحران کا بروقت مقابلہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کسانوں کو یقین دہانی کرائی کہ آئندہ بوائی کے موسم میں کھاد کی کمی نہیں ہونے دی جائے گی اور حکومت اس کے لیے ضروری تیاری کر چکی ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومتوں سے اپیل کی کہ وہ اس نازک وقت میں غریبوں، مزدوروں اور مہاجرین کا خاص خیال رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وزیر اعظم غریب کلیان اَنّ یوجنا کا فائدہ وقت پر مستحقین تک پہنچے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ جہاں مہاجر مزدور کام کر رہے ہیں وہاں ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے پیشگی اقدامات کیے جائیں اور خصوصی نگرانی کا نظام قائم کیا جائے۔ نریندر مودی نے خبردار کیا کہ ایسے بحران کے دوران ذخیرہ اندوزی اور کالا بازاری کے واقعات بڑھ سکتے ہیں، اس لیے ریاستوں کو سختی سے کارروائی کرنی ہوگی اور ضروری اشیاء کی سپلائی کو بلا رکاوٹ جاری رکھنا ہوگا۔ مغربی ایشیا کی صورتحال پر بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اس تنازع نے عالمی سطح پر توانائی کے بحران کو جنم دیا ہے، جس کے اثرات ہندوستان پر بھی پڑ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان مختلف ممالک کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے اور سفارتی سطح پر مسئلے کے حل کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہندوستان نے ہمیشہ بات چیت کے ذریعے مسئلے کے حل کی وکالت کی ہے اور ایران، اسرائیل اور امریکہ سمیت خطے کے اہم ممالک کے ساتھ مسلسل گفتگو جاری ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اسٹریٹ آف ہرمز میں پھنسے جہازوں اور ان میں سوار ہندوستانی عملے کی سلامتی حکومت کی ترجیح ہے اور اس سلسلے میں ہر ممکن سفارتی قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ اب تک لاکھوں ہندوستانی شہریوں کو محفوظ واپس لایا جا چکا ہے اور حکومت بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ توانائی سپلائی کو برقرار رکھنے کے لیے بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ ملک میں ضروری اشیاء کی دستیابی متاثر نہ ہو۔ پی ایم مودی نے خبردار کیا کہ مغربی ایشیا کی جنگ نے دنیا بھر میں ایندھن (پٹرول، ڈیزل اور گیس) کا شدید بحران پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت تمام دستیاب ذرائع سے خام تیل اور گیس حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ بھارت میں سپلائی برقرار رہے۔

تلنگانہ کابینہ میں ہیٹ کرائم

بل کی منظوری کا خیر مقدم: جمعیۃ علماء

حیدرآباد: تلنگانہ کابینہ میں نفرت انگیز تقاریر اور نفرت پر مبنی جرائم کی روک تھام کیلئے "ہیٹ اسپیچ اور ہیٹ کرائم روک تھام بل" 2026 کی منظوری کا خیر مقدم کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ سید احسان الدین صاحب صدر جمعیت علماء تلنگانہ و محترم حافظ پیر خلیق احمد صابر صاحب جنرل سکریٹری جمعیت علماء تلنگانہ نے اپنے مشترکہ بیان میں تلنگانہ حکومت کے اس اقدام کو خوش آئند اور قابل تحسین قرار دیا۔ ذمہ داران جمعیت نے کہا کہ یہ اقدام موجودہ حالات میں قومی سلامتی اور ملک و ریاست میں امن و امان کیا استحکام کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ ہندوستان میں بڑھتی عدم رواداری، مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک، اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں کو قومی دھارے سے الگ تھلگ کرنے کی کوششوں اور ساتھ ہی مسلمانوں میں موجود خوف اور احساس عدم تحفظ کے پیش نظر ہیٹ کرائم اور ہیٹ تقاریر کیخلاف جمعیت علماء ہند کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم کی ملک بھر میں جاری مسلسل اور انتھک جدوجہد اور ریاستی صدر محترم حضرت مولانا سید احسان الدین صاحب اور ساتھ ہی ریاستی جمعیۃ علماء کے تمام اکابر علمائے کرام، جمعیتی احباب، ذمہ داران، قائدین اور کارکنوں کی محنتوں اور کوششوں کے سبب 23 مارچ 2026ء کو تلنگانہ کابینہ میں لئے جانے والے اس فیصلہ پر ہم بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔ واضح رہیکہ پاسبان ملت حضرت مولانا حافظ پیر شبیر احمد صاحب رحمہ اللہ کی قیادت میں ریاستی جمعیۃ علماء نے اپنے اس مطالبہ کو کانگریس کے انتخابی منشور میں شامل کروایا تھا۔ بعدازاں انتخابات سے قبل تلنگنڈہ، ظہیرآباد کے بشمول ریاست کے تقریباً تمام اضلاع میں اس سے متعلق زبردست مہم چلائی گئی تھی جس کے دوران حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء نے ظہیرآباد کے جلسہ عام میں اس بل کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا تھا پھر آخر میں ریاستی جمعیۃ علماء نے 5 فروری کو میٹرو کنونشن، حیدرآباد میں منعقدہ اجلاس عام میں چیف منسٹر ریونت ریڈی صاحب کو اس مطالبہ پر مشتمل میمورنڈم بھی پیش کیا تھا۔

الیکشن کمیشن ہی بی جے پی ہے، اور بی جے پی ہی الیکشن کمیشن ہے: کانگریس

سپریا شرینیت نے پوچھا ہے کہ "اگر ذمہ دار شخص کے ذریعہ غلطی تسلیم کر لی گئی تھی

سپریا شرینیت نے پوچھا ہے کہ "اگر ذمہ دار شخص کے ذریعہ غلطی تسلیم کر لی گئی تھی تو پھر سب کو نوٹس جاری کرنے کا کیا مطلب ہے؟ یہ نوٹس بی جے پی اور ایل ڈی ایف کے درمیان گٹھ جوڑ کا واضح ثبوت ہے۔" الیکشن کمیشن کی طرف سے گزشتہ دنوں جاری ایک خط پر کیرالہ بی جے پی کی مہر کا معاملہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔ ایک طرف جہاں اس تعلق سے ذمہ دار شخص کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، وہیں دوسری طرف اپوزیشن پارٹیاں الیکشن کمیشن کی وضاحت سے غیر مطمئن دکھائی دے رہی ہیں۔ خاص طور سے کانگریس نے اس معاملہ کو آج سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر کئی شکل میں سامنے رکھا۔ خاص طور سے کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے ایک ویڈیو پیغام میں اس بات پر زور دیا کہ 'الیکشن کمیشن ہی بی جے پی ہے، اور بی جے پی ہی الیکشن کمیشن ہے۔' کانگریس نے سپریا شرینیت کے اس ویڈیو پیغام کو اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جاری کیا ہے۔ اس میں سپریا کہتی نظر آ رہی ہیں کہ "الیکشن کمیشن ہی بی جے پی ہے، اور بی جے پی ہی الیکشن کمیشن ہے۔ اب اس تعلق سے کسی بھی طرح کا کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے۔" وہ آگے کہتی ہیں کہ "الیکشن کمیشن کی جانب سے ایک خط جاری کیا گیا، جس پر بی جے پی کی مہر لگی ہوئی تھی۔ کافی ہنگامہ کے بعد الیکشن کمیشن نے غلطی تسلیم کی اور متعلقہ افسر کو معطل کر دیا۔ لیکن اس کے بعد اسی الیکشن کمیشن نے ان لوگوں کو، جنہوں نے اس خط کو سوشل میڈیا پر شیئر کیا تھا، کیرالہ پولیس کے ذریعہ نوٹس بھیجے۔ اس کارروائی پر سپریا شرینیت نے سوال اٹھایا ہے۔ انھوں نے پوچھا ہے کہ "اگر ذمہ دار شخص کے ذریعہ غلطی تسلیم کر لی گئی تھی تو پھر سب کو نوٹس جاری کرنے کا کیا مطلب ہے؟" اس معاملہ پر ان کا کہنا ہے کہ "یہ نوٹس جاری کیا جانا کیرالہ میں بی جے پی اور ایل ڈی ایف کے درمیان گٹھ جوڑ کا واضح ثبوت ہے۔" وہ مزید کئی سوالات بھی اٹھاتی ہیں، مثلاً- کیا اب الیکشن کمیشن بی جے پی کی طرف سے دستاویزات جاری کر رہا ہے؟ ایسی تمام نام نہاد 'غلطیاں' صرف بی جے پی کے حق میں ہی کیوں ہوتی ہیں؟ آج تک جب بھی ای وی ایم میں کسی چھیڑ چھاڑ یا خرابی کا پتہ چلا ہے، ووٹ ہمیشہ بی جے پی کے حق میں ہی کیوں جاتا ہے؟ ایسی 'غلطیاں' کبھی کانگریس یا دیگر اپوزیشن پارٹیوں کے حق میں کیوں نہیں ہوتیں؟۔

گنگا پر افطار: وارانسی کی عدالت نے ۱۴ مسلمانوں کی ضمانت مسترد کر دی

وارانسی میں دریائے گنگا پر کشتی میں افطار پارٹی کرنے کے الزام میں گرفتار ۱۴ مسلم افراد کی ضمانت عدالت نے مسترد کر دی

وارانسی میں دریائے گنگا پر کشتی میں افطار پارٹی کرنے کے الزام میں گرفتار ۱۴ مسلم افراد کی ضمانت عدالت نے مسترد کر دی۔ عدالت نے قرار دیا کہ ملزمان کے خلاف الزامات سنگین نوعیت کے ہیں اور اس مرحلے پر انہیں ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ وارانسی کی ایک عدالت نے پیر کو ۱۴ مسلم افراد کی ضمانت مسترد کر دی، جنہیں دریائے گنگا میں کشتی پر افطار پارٹی منعقد کرنے اور مبینہ طور پر چکن بریانی کھانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ امت کمار یادو نے کہا کہ ملزمان کی جانب سے کئے گئے جرائم 'سنگین نوعیت کے ہیں اور ناقابلِ ضمانت ہیں۔' جج نے کہا، "کیس کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملزمان کو ضمانت دینے کیلئے کوئی خاطر خواہ بنیاد موجود نہیں ہے۔" جن ۱۴ افراد کی ضمانت مسترد کی گئی، ان میں آزاد علی، عامر کائیکی، دانش سیفی، محمد احمد، نہال آفریدی، محفوظ عالم، محمد انس، محمد اول، محمد تحسیم، محمد احمد عرف راجہ، محمد نور اسماعیل، محمد توصیف احمد، محمد فیضان اور محمد سمیر شامل ہیں۔ انہیں اس وقت گرفتار کیا گیا جب ۱۶ مارچ کو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی، جس میں وہ کشتی پر پارٹی کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان افراد کے خلاف بھارتیہ نیایا سنہتا کی ان دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے جو عبادت گاہ کی بے حرمتی، کسی طبقے کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے ارادے سے کئے گئے دانستہ اور بدنیتی پر مبنی اقدامات، اور مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے سے متعلق ہیں۔ ان پر عوامی خلل ڈالنے، عوامی پانی کے ذخیرے کو آلودہ کرنے، سرکاری حکم کی خلاف ورزی کرنے اور واٹر پریوینشن اینڈ کنٹرول آف پولوشن ایکٹ کی دفعات کے تحت بھی مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ بعد میں پولیس نے اس مقدمے میں موت یا شدید نقصان کی دھمکی دے کر بھتہ خوری کے الزامات بھی شامل کر لئے۔ یہ اقدام اس وقت کیا گیا جب کشتی کے مالکان نے الزام لگایا کہ ان افراد نے زبردستی کشتی لے لی تھی۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ ۶۷، جو الیکٹرانک صورت میں فحش مواد کی اشاعت یا ترسیل پر سزا دیتی ہے، بھی ان پر لاگو کی گئی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

وزیر اعظم مودی نے امریکی صدر ٹرمپ سے بات کی آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کو وزیر اعظم نریندر مودی سے بات کی۔ ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے اس پیشرفت کے بارے میں بتایا کہ دونوں رہنماؤں نے مشرق وسطیٰ میں جاری صورتحال بشمول آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔ مغربی ایشیا میں جاری تنازع اپنے چوتھے ہفتے میں داخل ہو گیا ہے جس سے آبنائے ہرمز کے راستے تجارتی راستے متاثر ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ آبنائے ہرمز، جو ایک اہم عالمی جہاز رانی کا راستہ ہے، مغربی ایشیا میں تنازعات کے درمیان بہت جلد کھل جائے گا" اور تجویز پیش کی کہ وہ اس کا انتظام امریکہ اور ایران کے مشترکہ طور پر کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے کہا کہ اگر تہران کے ساتھ جاری مذاکرات کامیابی سے جاری رہے تو آبنائے بہت جلد کھل جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اور ایران کے نئے مقرر کردہ سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای 'مشترکہ طور پر' اہم جہاز رانی اور توانائی کے عالمی راستے کو کنٹرول کریں گے۔ آبنائے ہرمز ایک اہم ٹرانزٹ روٹ ہے جو عام طور پر 15 ملین بیرل یومیہ خام تیل اور 5 ملین بیرل یومیہ تیل کی مصنوعات کو ہینڈل کرتا ہے، جو کہ عالمی سمندری تیل کی تجارت کا تقریباً 25 فیصد نمائندگی کرتا ہے۔ تاہم، خطے میں تنازعات کی وجہ سے، آبی گزرگاہ کو ٹرانزٹ کے لیے ہائی رسک سمجھا جاتا ہے، جس سے عالمی توانائی کی سپلائی متاثر ہوتی ہے۔

آبنائے ہرمز میں محدود بحری آمد و رفت

بھارت کیلئے چند گیس ٹینکرز گزر گئے مگر بیشتر جہاز اب بھی پھنسے

دبئی/نئی دہلی: ایران جنگ کے باعث آبنائے ہرمز میں شدید خلل برقرار ہے، جہاں بھارت کے لیے چند گیس ٹینکرز گزرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، تاہم بیشتر جہاز اب بھی خلیج میں پھنسے ہوئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق دو بھارت جانے والے ایل پی جی ٹینکرز پائن گیس اور 23 جگ وسنت مارچ کو آبنائے ہرمز عبور کرنے میں کامیاب رہے، جو موجودہ بحران کے دوران ایک اہم پیش رفت سمجھی جا رہی ہے۔ تاہم مجموعی صورتحال اب بھی تشویشناک ہے۔ شپنگ ڈیٹا کے مطابق جنگ کے بعد آبنائے ہرمز سے ٹینکر ٹریفک میں تقریباً 95 فیصد کمی آ چکی ہے، جس کے باعث عالمی توانائی سپلائی شدید متاثر ہوئی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ درجنوں بھارتی جہاز اب بھی خلیج میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سرکاری اندازوں کے مطابق کم از کم 22 بھارتی پرچم بردار جہاز آبنائے کے مغربی حصے میں رکے ہوئے ہیں، جبکہ کئی دیگر مشرقی حصے میں بھی محصور ہیں۔ یہ بحران صرف بھارت تک محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی اس کے اثرات محسوس کیے جا رہے ہیں۔ اندازوں کے مطابق عالمی تیل سپلائی کا تقریباً 20 فیصد حصہ متاثر ہوا ہے، جبکہ ہزاروں ملاح مختلف جہازوں پر پھنسے ہوئے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ کچھ جہاز محدود اجازت یا مخصوص راستوں کے ذریعے گزر رہے ہیں، لیکن مجموعی طور پر آبنائے ہرمز اب بھی عملی طور پر بند ہے، اور بحری تجارت شدید غیر یقینی صورتحال کا شکار ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ بھارت سمیت کئی ممالک سفارتی اور سکیورٹی سطح پر کوششیں کر رہے ہیں تاکہ محفوظ بحری راہداری قائم کی جا سکے، تاہم فی الحال مکمل بحالی کے آثار نظر نہیں آ رہے۔

حکومت نے خلیج ممالک میں پھنسے ہندوستانیوں کی وطن واپسی

کے لیے کثیر ملکی ٹرانزٹ راستوں کو شروع کیا۔ وزارت خارجہ

نئی دہلی: وزارت خارجہ نے منگل کے روز علاقائی فضائی حدود کی بندش اور پروازوں کی پابندیوں کے درمیان خلیج اور مغربی ایشیا سے ہندوستانی شہریوں کی واپسی کو آسان بنانے کے لئے حکومت ہند کی طرف سے کی گئی وسیع کوششوں پر روشنی ڈالی۔ ایک بین الوزارتی بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری (خلیج)، عاصم آر مہاجن نے موجودہ فلائٹ آپریشنز کا تفصیلی بریک ڈاؤن فراہم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آج، متحدہ عرب امارات کے ہوائی اڈوں سے ہندوستان کے لیے تقریباً 85 پروازیں چلنے کی توقع ہے۔ عمان اور سعودی عرب سے ہندوستان کے لیے پروازیں چلتی رہیں،" مہاجن نے بیان کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ غیر مستحکم صورت حال کے باوجود، کلیدی راہداری کام کر رہی ہے۔ جب کہ کچھ راستے مستحکم رہتے ہیں، دوسروں کو محدود علاقوں میں تشریف لے جانے کے لیے علاقائی حکام کے ساتھ اہم ہم آہنگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "قطر کی فضائی حدود جزوی طور پر کھلے رہنے کے بعد، قطر ایئرویز سے آج ہندوستان کے لیے تقریباً نو غیر طے شدہ تجارتی پروازیں چلانے کی توقع ہے۔ کویت اور بحرین کی فضائی حدود بند رہیں گی۔ ان بندشوں کے اثرات کو سنبھالنے کے لیے، وزارت خارجہ نے شہریوں کے محفوظ گزرنے کو یقینی بنانے کے لیے ہمسایہ ممالک کے ذریعے متبادل ٹرانزٹ روٹس کو فعال کر دیا ہے۔ مہاجن نے وضاحت کی، "ہم ایران میں ہندوستانی شہریوں کے آرمینیا اور آذربائیجان کے راستے ہندوستان کے سفر میں مدد کرتے رہتے ہیں۔ ہم ہندوستانی شہریوں کے اسرائیل سے اردن کے راستے ہندوستان کے سفر میں بھی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔" انہوں نے مزید اس بات پر زور دیا کہ فلائٹ پر مکمل پابندی والے ممالک میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لیے، حکومت وطن واپسی کے بہاؤ کو برقرار رکھنے کے لیے اوورلینڈ اور ثانوی مراکز کا استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کویت، بحرین اور عراق سے پروازوں کی پابندیوں کے پیش نظر، ہم ہندوستانی شہریوں کو سعودی عرب کے راستے سفر کی سہولت فراہم کرتے رہتے ہیں۔

الیکشن کمیشن کی مغربی بنگال میں انتخابی تیاریوں میں تیزی

الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے مغربی بنگال میں آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے سلسلے میں ایک آن لائن جائزہ اور تربیتی اجلاس منعقد کیا، جس میں ضلع انتخابی افسران (ڈی ای اوز)، سپرنٹنڈنٹس آف پولیس (ایس پیز)، پولیس کمشنرز (سی پیز) اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے مغربی بنگال میں آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے سلسلے میں ایک آن لائن جائزہ اور تربیتی اجلاس منعقد کیا، جس میں ضلع انتخابی افسران (ڈی ای اوز)، سپرنٹنڈنٹس آف پولیس (ایس پیز)، پولیس کمشنرز (سی پیز) اور دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ سرکاری پریس نوٹ کے مطابق اس اجلاس کا مقصد ضلعی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تیاریوں کا جائزہ لینا اور پرامن و شفاف انتخابی عمل کو یقینی بنانا تھا۔ کمیشن کے اعلیٰ حکام نے پولنگ اسٹیشنوں کے انتظامات، الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) کے نظم و نسق، لاجسٹکس، عملے کی تربیت، ضبطی کارروائیوں، امن و امان کی صورتحال اور ووٹر بیداری مہمات سمیت مختلف اہم پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ یہ جائزہ اجلاس چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ۹ مارچ کو مغربی بنگال کے دورے کے بعد منعقد کیا گیا، جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ریاست میں انتخابات "تشدد سے پاک، دباؤ سے آزاد اور لالچ سے مبرّیٰ" ماحول میں کرائے جائیں، تاکہ ووٹر بغیر کسی خوف یا دباؤ کے اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کر سکیں۔ اسی ہدایت کے تحت اجلاس میں نیشنل لیول ماسٹر ٹرینرز (این ایل ایم ٹیز) کی جانب سے خصوصی تربیت بھی دی گئی، جس میں افسران کو امن و امان برقرار رکھنے، حساس علاقوں کی نشاندہی، انتخابی اخراجات کی نگرانی اور ضابطہ اخلاق کی سختی سے پابندی کو یقینی بنانے کے طریقوں سے آگاہ کیا گیا۔ ریاست میں سخت مقابلے والے انتخابات کی تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان اقدامات کو نہایت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔

ہریش رانا کو مل گئی 'مرضی کی موت'

ایمس میں ۱۰ دنوں تک ڈاکٹروں کو حیران کرنے کے بعد لی آخری سانس

ڈاکٹروں کی ٹیم ہریش کو مسلسل درد کش اور ضروری ادویات دے رہی ہے، تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف یا بے چینی محسوس نہ ہو۔ پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کی زندگی کا آخری سفر پرسکون اور بغیر اذیت کے مکمل ہو۔ ہندوستان میں 'مرضی کی موت' یعنی 'پیسیو اتھنیسیا' کی اجازت پانے والے پہلے شخص ہریش رانا کا منگل کے روز 'آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز' (ایمس) میں انتقال ہو گیا۔ وہ 2013 سے کومہ میں تھے اور گزشتہ 13 سالوں سے لائف سپورٹ سسٹم کے سہارے زندہ تھے۔ انھوں نے 24 مارچ کو آخری سانس ضرور لی، لیکن اس سے قبل ڈاکٹروں کو حیرت میں بھی ڈالا۔ دراصل 24 مارچ کی صبح تک ڈاکٹر حیران تھے، کیونکہ دہلی کے ایمس میں بھرتی ہریش رانا کی حالت مستحکم بنی ہوئی تھی۔ ان کو گزشتہ 10 دنوں سے کھانا اور پانی نہیں دیا جا رہا تھا، پھر بھی انھیں 'مرضی کی موت' نہیں مل پا رہی تھی۔ 'پیسیو اتھنیسیا' (مرضی کی موت) کے عمل کے تحت خوراک بند کیے جانے کے کئی روز بعد بھی ان کی حالت میں گراوٹ درج نہیں کی گئی تھی، جس سے ڈاکٹرس حیران تھے۔ رپورٹس کے مطابق غازی آباد کے رہنے والے ہریش رانا کو 14 مارچ کو ایمس میں داخل کرایا گیا تھا۔ 15 مارچ کو ان کی مائع خوراک بند کر دی گئی اور 17 مارچ سے پانی بھی دینا روک دیا گیا۔ اس طرح گزشتہ تقریباً 10 دنوں سے انہیں نہ تو کھانا دیا جا رہا تھا اور نہ ہی پانی، اس کے باوجود ان کی حالت مستحکم بنی ہوئی تھی۔ ایمس کے کینسر اسپتال کے 'پیلی ایٹیو کیئر یونٹ' میں ہریش کا علاج چل رہا تھا۔ یونٹ کی سربراہ ڈاکٹر سیما مشرا کے مطابق عام طور پر اتنے دنوں تک کھانا اور پانی بند رہنے پر جسم میں بے چینی کی علامات نظر آتی ہیں۔ لیکن ہریش گزشتہ تقریباً 13 سال سے گہرے کومہ میں تھے، جس کی وجہ سے ان میں کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہو رہا تھا۔ دوسری جانب ایمس کے ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم ہریش رانا کو مسلسل درد کش اور ضروری ادویات دے رہی تھی، تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف یا بے چینی محسوس نہ ہو۔ پوری کوشش کی جا رہی تھی کہ ان کی زندگی کا آخری سفر پرسکون اور بغیر اذیت کے مکمل ہو۔ ہریش رانا کے والد اشوک رانا کے وکیل منیش جین نے اپنے ایک بیان میں بتایا تھا کہ اہل خانہ کو مسلسل اپڈیٹ دیا جا رہا ہے۔ وکیل منیش جین کے مطابق ہریش رانا کے اہل خانہ کی مسلسل کونسلنگ کی جا رہی تھی تاکہ وہ اس حساس صورتحال کو سنبھال سکیں۔ 'برہما کماری راج یوگ سنستھان' سے وابستہ ہریش کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ وہ اس عمل کو غیر ضروری طور پر طویل نہیں کھینچنا چاہتے۔ ان کا ماننا ہے کہ ان کا بیٹا بغیر کسی تکلیف کے اپنا آخری سفر مکمل کر لے۔ قابل ذکر ہے کہ 31 سالہ ہریش رانا 2013 سے کومہ میں تھے۔ سپریم کورٹ نے رواں ماہ 11 مارچ کو ان کے لیے 'پیسیو اتھنیسیا' کی اجازت دی تھی۔ ہریش پنجاب یونیورسٹی میں بی ٹیک کے طالب علم تھے۔ 2013 میں چوتھی منزل کی بالکنی سے گرنے کے سبب ان کے سر میں سنگین چوٹیں آئی تھیں، اس کے بعد سے ہی وہ کومہ میں تھے اور انہیں مصنوعی طریقے سے خوراک دی جاتی تھی۔ اپنے حکم میں سپریم کورٹ نے ہدایت دی تھی کہ ایمس کے ڈاکٹر ہریش رانا کے لائف سپورٹ کو ہٹانے کے لیے ایک خصوصی منصوبہ تیار کریں۔

نوجوان اداکار کی موت کے

۱۲ سال بعد ڈاکٹروں کے خلاف مجرمانہ مقدمہ درج

ڈاکٹروں کے خلاف طبی معاملات میں مجرمانہ غفلت برتنے کاالزام، سائی اسپتال کے ڈاکٹر خالد بھی ملزمین میں شامل

قمر انصاری

ممبئی: ممبئی میں ایک طویل عرصے بعد سڑک حادثے کا شکار ہونے والے ایک نوجوان کے کیس میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جہاں پولیس نے تقریباً 12 سال بعد متعدد ڈاکٹروں کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق، ڈاکٹروں پر طبی لاپرواہی، علاج میں تاخیر اور اہم طبی ریکارڈ کو مبینہ طور پر ضائع کرنے جیسے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اس مقدمے میں سائی گروپ آف ہاسپٹلس کے ڈاکٹر خالد سمیت کئی دیگر ڈاکٹر ملزم کے طور پر نامزد ہیں۔ ایف آئی آر کے مطابق، شکایت کنندہ 57 سالہ نسیم بانو بابر شاہ نے الزام لگایا ہے کہ ان کے بیٹے سلمان بابر شاہ، جو فلم اور ٹیلی ویژن انڈسٹری میں جونیئر آرٹسٹ کے طور پر کام کرتے تھے، 8 اپریل 2014 کو ایک سڑک حادثے کے بعد مبینہ طبی لاپرواہی کے باعث انتقال کر گئے۔ رپورٹ کے مطابق، سلمان ایک ٹی وی شوٹ سے واپس آرہے تھے کہ وسئی کے قریب احمد آباد ہائی وے پر ایک پک اپ گاڑی نے ان کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی، جس کے نتیجے میں ان کی دائیں ران میں شدید فریکچر ہوا۔ انہیں فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں سے بعد میں انہیں شیواجی نگر کے ملینیم ہسپتال لے جایا گیا۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ ملینیم ہسپتال میں سرجری سے قبل 25 ہزار روپے جمع کرانے پر زور دیا گیا۔ مزید یہ کہ ڈاکٹر امیش پمپلے کی نگرانی میں ہونے والی سرجری کے دوران زیادہ خون بہنے کی شکایت سامنے آئی، جبکہ آپریشن کے بعد مناسب طبی نگرانی فراہم نہیں کی گئی۔ اہل خانہ کے مطابق مریض کی حالت میں بہتری آنے کے بجائے مسلسل بگاڑ پیدا ہوتا رہا۔ چند دن بعد ملینیم ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مبینہ طور پر اہل خانہ کو بتایا کہ خون کی منتقلی کی سہولت دستیاب نہیں ہے، اور مریض کو چیمبور کے سائی گروپ آف ہاسپٹلس منتقل کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ سلمان کو ایمبولینس کے ذریعے وہاں منتقل کیا گیا، جہاں انہیں ڈاکٹر امیت شوبھوت کی نگرانی میں داخل کیا گیا۔ سائی اسپتال میں بھی سلمان کی حالت مزید بگڑ گئی۔ رپورٹ کے مطابق، انہیں سنگین پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑا، جن میں سینے میں سیال جمع ہونا اور گردوں کی خرابی کی علامات شامل تھیں۔ بعد ازاں انہیں وینٹی لیٹر پر منتقل کیا گیا، تاہم وہ جانبر نہ ہو سکے۔ پولیس نے معاملے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے اور متعلقہ دستاویزات اور شواہد کی جانچ جاری ہے۔

بارامتی اسمبلی ضمنی انتخاب:

سنیترا پوار کو بلا مقابلہ اسمبلی بھیجنے کی تیاری میں این سی پی

این سی پی کے سینئر لیڈر سنیل تٹکرے نے کہا کہ "اگر ضرورت پڑی تو پرفل پٹیل اور میں دہلی جا کر کانگریس لیڈران سے بات کریں گے کہ بارامتی ضمنی انتخاب میں اپنا امیدوار کھڑا نہ کریں۔" بارامتی اسمبلی ضمنی انتخاب سے قبل نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) لیڈر سنیل تٹکرے نے منگل (24 مارچ) کو ایک اہم بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار کی سیٹ رہی بارامتی اسمبلی حلقہ میں بلا مقابلہ انتخاب کرائے جانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے لیے این سی پی لیڈران اپوزیشن پارٹیوں سے بات کریں گے۔ دراصل مہاراشٹر میں پونے کی بارامتی اسمبلی سیٹ اور اہلیہ نگر کی راہوری اسمبلی سیٹ پر ضمنی انتخاب ہونے ہیں۔ بارامتی سیٹ سے آنجہانی سابق نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار رکن اسمبلی تھے اور راہوری سیٹ سے بی جے پی کے شیواجی کردیلے رکن اسمبلی تھے۔ ان کے انتقال کے بعد یہ دونوں سیٹیں خالی ہوگئیں۔ 23 اپریل کو یہاں ضمنی انتخاب کے لیے ووٹنگ ہونی ہے۔ اب این سی پی کا منصوبہ ہے کہ پارٹی کے سینئر لیڈران سنیل تٹکرے اور پرفل پٹیل کانگریس کی اعلیٰ قیادت سے ملنے کے لیے دہلی جائیں گے۔ ساتھ ہی ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا سے بھی بات چیت کریں گے۔ سنیل تٹکرے نے کہا کہ "اگر ضرورت پڑی تو پرفل پٹیل اور میں دہلی جا کر کانگریس لیڈران سے بات کریں گے کہ بارامتی ضمنی انتخاب میں اپنا امیدوار کھڑا نہ کریں۔" جبکہ شرد پوار کی پارٹی نے اعلان کر دیا تھا کہ بارامتی سے این سی پی (ایس پی) کا امیدوار نہیں اتارا جائے گا۔ اس پر حال ہی میں کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے کہا تھا کہ اگر شرد پوار امیدوار کھڑا نہیں کرتے ہیں تو بارامتی کے انتخابی میدان میں کانگریس اپنا امیدوار اتارے گی۔ ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر ناراضگی ظاہر کی تھی کہ این سی پی (ایس پی) نے بغیر کسی بات چیت کے بارامتی سے امیدوار نہ اتارنے کا فیصلہ کیسے لے لیا؟ واضح رہے کہ بارامتی اور راہوری اسمبلی ضمنی انتخاب کے لیے 30 مارچ کو نوٹیفکیشن جاری ہوگا۔ اس کے بعد 6 اپریل تک کاغذات نامزدگی داخل کیے جا سکتے ہیں۔ 7 اپریل کو کاغذات کی جانچ ہوگی، 9 اپریل تک نام واپس لیے جاسکتے ہیں، پھر 23 اپریل کو ووٹنگ اور 4 مئی کو نتیجہ آئے گا۔ یعنی 6 اپریل تک طے ہو جائے گا کہ سنیترا پوار بلا مقابلہ رکن اسمبلی منتخب کی جائیں گی یا پھر ووٹنگ کے ذریعہ فیصلہ ہوگا۔ 6 سے 9 اپریل کے درمیان میں این سی پی کے پاس موقع ہوگا کہ اگر کوئی پارٹی امیدوار بھی اتار دیتی ہے تو اس سے نام واپس لینے کی اپیل کی جا سکے۔ یہ نشست ان کے شوہر اور سابق نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے ایک طیارہ حادثے میں انتقال کے بعد خالی ہوئی ہے۔ اپوزیشن جماعت این سی پی (ایس پی) کی ورکنگ صدر سپریہ سولے نے اعلان کیا ہے کہ ان کی پارٹی بارامتی ضمنی انتخاب میں سنیترا پوار کے خلاف کوئی امیدوار کھڑا نہیں کرے گی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے بھی کہا ہے کہ وہ بارامتی اور راہوری دونوں نشستوں پر اتفاق رائے کے ذریعے بلا مقابلہ انتخاب کروانے کی کوشش کریں گے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق بارامتی اسمبلی سیٹ کے لیے ووٹنگ 23 اپریل 2026 کو ہوگی اور نتائج کا اعلان 4 مئی 2026 کو کیا جائے گا۔ فی الوقت سنیترا پوار راجیہ سبھا کی رکن ہیں، لیکن نائب وزیر اعلیٰ کے عہدے پر برقرار رہنے کے لیے انہیں چھ ماہ کے اندر ریاستی مقننہ (اسمبلی یا کونسل) کا رکن بننا ضروری ہے۔ این سی پی نے ان کی خالی ہونے والی راجیہ سبھا نشست کے لیے ان کے بیٹے پارتھ پوار کا نام فائنل کرلیا ہے۔

مالیگاؤں بنگلہ دیشی روہنگیا کی آڑ میں بچوں کا مستقبل خطرہ میں

ایس پی لیڈر ابو عاصم اعظمی کا کریٹ سومیا پر کارروائی کا مطالبہ، ایس آئی ٹی رپورٹ عام کی جائے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماج وادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے ایوان اسمبلی میں سنگین الزام عائد کرتے ہوئے بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ بی جے پی لیڈر اپنے نفرتی ایجنڈے کے سبب مسلم اکثریتی علاقوں کو نشانہ بنا رہے ہیں جس کے سبب مالیگاؤں میں ۳۰۰ بچوں کا سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیا گیا ہے مالیگاؤں کارپوریشن میں 3 ہزار ٤ سو 11 اسناد سرٹیفکیٹ کی جانچ کی گئی جس میں 355 بچوں کی سرٹیفکیٹ منسوخ کردی گئی ہے ان بچوں کی عمر ۵ سے ۷ سال ہے ایسے میں ان بچوں کا اسکول میں داخلہ مشکل ہے اور ان کا مستقبل تاریک ہونے کا خطرہ ہے انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیشی روہنگیا کے نام پر بی جے پی لیڈر نفرت کا ماحول تیار کررہے ہیں جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں اس مسئلہ پر مالیگاؤں میں ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی تھی اور اس نے تفتیش شروع کی گئی تھی لیکن اب تک ایس آئی ٹی نے رپورٹ پیش نہیں ہے جلد ہی یہ رپورٹ منظر عام پر لائی جائے۔ بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا اپنی نفرت سے بھری سیاست میں مالیگاؤں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ صرف اس لیے کہ یہ ایک مسلم اکثریتی علاقہ ہے، مالیگاؤں کو دہشت گردوں اور روہنگیا بنگلہ دیش درانداز وں کا مرکز قرار دیا جارہا ہے۔ نفرت پر مبنی سیاست کرنے والے یہ کیسے بھول گئے کہ مالیگاؤں شہداء کا تاریخی شہر ہے؟ بچوں کے پیدائشی سرٹیفکیٹ کا اجرا روک دیا گیا ہے جس سے وہ بچہ اسکولوں میں داخلہ سے محروم ہے۔ پہلے جاری کیے گئے برتھ سرٹیفکیٹس کو بھی منسوخ کیا جارہا ہے۔ اگر ان الزامات کی ایس آئی ٹی تحقیقات کرائی گئی ہے تو معلومات کو عام کیا جانا چاہئے اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف کارروائی کی جانی چاہئے۔ تاہم، ہر ایک سے پیدائشی سرٹیفکیٹ روکنا ناموں کی تصحیح پر پابندی عائد کرنا درست نہیں ہے اس مسئلہ پر اعظمی نے کریٹ سومیا پر بھی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں کریٹ سومیا پر سرکاری افسران پر دباؤ ڈالنے کا بھی الزام عائد کیا۔

ممبئی: شیواجی نگر تعزیہ دفنانے کے لیے زمین مختص کی جائے

ممبئی ایوان اسمبلی میں رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی کا محرم سے قبل زمین الاٹ کرنے کا مطالبہ

ممبئی: ممبئی مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے ایوان اسمبلی میں مطالبہ کیا ہے کہ شیعہ برادری کو محرم میں تعزیہ دفنانے کے لیے ایک ایکڑ زمین بس ڈپو کے قریب دی جائے اہلسنت کو زمین دی گئی ہے لیکن شیعہ برادری اب تک اس سے محروم ہے اس لئے انہیں محرم سے قبل ایک ایکڑ زمین دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی مانخورد شیواجی نگر میں ایک شیعہ برادری کثیر تعداد میں آباد ہے۔ اس برادری کیلئے محرم کے دوران تعزیہ دفن کرنے کے لیے کوئی زمین دستیاب نہیں ہے۔ شیواجی نگر بس ڈپو کے قریب 7 ایکڑ خالی زمین ہے۔ اس معاملے کو لے کر ممبئی میونسپل کارپوریشن کمشنر کے ساتھ دو میٹنگیں ہوچکی ہیں۔ اعظمی نے کہا کہ حکومت سے درخواست ہے اس زمین میں سے ایک ایکڑ کو تعزیہ کی تدفین کے لیے مختص کیا جائے اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

ممبئی مہاراشٹر میں نفرتی جرائم کے سبب

مسلمانوں پر تشدد کے واقعات تشویشناک

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ریاست میں نظم و نسق کی حالت ناگفتہ بہ، مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا ایوان اسمبلی میں ابو عاصم اعظمی کا سنگین الزام لگایا ہے۔ مہاراشٹر میں نظم و نسق کی حالت انتہائی خراب ہے یہاں مسلمانوں کا گزر بھی اب مشکل ہوگیا ہے سڑکوں اور عوامی مقامات پر مسلمانوں کو ڈاڑھی ٹوپی کے سبب نشانہ بنایا جاتا ہے مسلمانوں کی شناخت پر حملہ کیا جارہا ہے مہاراشٹر میں نفرتی جرائم کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے یہ تشویشناک ہے اس لئے ایسے عناصر اور سماج دشمن عناصر پر کارروائی ضروری ہے جو مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں یہ مطالبہ ایوان اسمبلی میں رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے کیا ہے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا سڑکوں پر چلنا مشکل ہوگیا ہے۔ یہ کوئی نہیں بتاسکتا کہ کب کوئی داڑھی، کرتہ اور ٹوپی میں ملبوس مسلمان پر حملہ کردے۔ مہاراشٹر اقتدار کے لیے نفرت کو ہوا دینے کا خمیازہ اب مسلمانوں اور عام انسانوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے یہ نفرتی ایجنڈہ کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں پر تشدد کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ پونے میں افطار کے دوران تیز دھار ہتھیاروں سے مسلم نوجوانوں پر حملہ کیا گیا اکولا میں 17 سالہ مہوش کا محض اس لئے قتل کیا گیا کیونکہ اس کی نظرین مخالف سمت کے نوجوان کی جانب مرکوز ہوگئی تھی اس پر اس نے نوجوان کا قتل کردیا یہ ایسے جرائم ہے وہ نفرت کے سبب پیدا ہوتے ہیں اور ناندیڑ میں عید کے موقع پر مشتبہ موٹر سائیکل میں بم دھماکہ ہوا ہے یہ انتہائی تشویشناک ہے یہ موٹر سائیکل میں اس وقت دھماکہ ہوا جب ناندیڑ عیدگاہ میں مسلمان نماز ادا کررہے تھے یہ کوئی سازش تو نہیں تھی اس دھماکہ میں موٹر سائیکل سوار بھی ہلاک ہوگیا یہ تمام واقعات اس بڑھتی ہوئی نفرت کو ظاہر کرتے ہیں جو ہمارے معاشرے اور ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کررہی ہے۔ رواداری ختم ہو رہی ہے، اور امن و امان نمایاں طور پر بگڑ گیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس سے اپیل کرتا ہوں کہ نفرت انگیز جرائم کے خلاف جلد از جلد سخت کارروائی کریں۔

ورسووا ممبئی کوسٹل روڈ (نارتھ) پروجیکٹ میں رکاوٹ

پیدا کرنے والے ۳۳ ڈھانچے کی بے دخلی

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ویسٹ ڈویژن کی کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کوسٹل روڈ (نارتھ) پروجیکٹ میں رکاوٹ بننے والے ویساوے (ورسووا) میں 33 ڈھانچے کو ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کے ویسٹ ڈویژن نے آج (23 مارچ 2026) کو بے دخل کر دیا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر ابھیجیت بنگر نے اس سلسلے میں خصوصی رہنمائی کی تھی۔ یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر (زون 4) بھاگیہ شری کاپسے کی رہنمائی میں کی گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر (کے ویسٹ ڈویژن) کی قیادت میں چکرپانی آلے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ ممبئی کوسٹل روڈ (نارتھ) پروجیکٹ کا کام جاری ہے۔ Vesave اور Dahisar کے درمیان اس سڑک کی تعمیر میں (Versova Vesave)) میں تعمیراتی کاموں کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے آج یہاں 33 تعمیرات کے خلاف بے دخلی کی کارروائی کی گئی۔ اس میں 3 رہائشی اور 29 کمرشل تعمیرات شامل ہیں دریں اثناء ان میں سے ایک جائیداد کے مالک نے عدالت میں درخواست دائر کی ہے۔ اس کی سماعت 24 مارچ 2026 کو ہوگی۔ نیز، قواعد کے مطابق MHADA اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں آنے والی 12 تعمیرات کو بے دخل کرنے کی تجویز ہے۔ یہ کارروائی کے ویسٹ انتظامی ڈویژن کے تحت کام کرنے والے کنزرویشن، انکروچمنٹ ریموول اینڈ لائسنسنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسران اور ملازمین نے کی۔ ویساوے (ورسووا) پولیس اسٹیشن کی طرف سے مناسب سیکورٹی تعینات کی گئی تھی۔

ایچ ڈی ایف سی بینک نے اتانو چکرورتی کے

استعفیٰ کی تحقیقات کیلئے بیرونی قانونی فرم کا تقرر کیا

ممبئی: ایچ ڈی ایف سی بینک نے کہا کہ اس کے بورڈ نے گورننس کے معیار کو مضبوط بنانے کے اقدام کے تحت، سابق پارٹ ٹائم چیئرمین اور آزاد ڈائریکٹر اتانو چکرورتی کے استعفیٰ کے خط کا جائزہ لینے کے لیے، ملکی اور بین الاقوامی دونوں طرح کی بیرونی قانونی فرموں کی تقرری کو منظوری دی ہے۔ بینک نے ایک ایکسچینج فائلنگ میں کہا کہ یہ فیصلہ 23 مارچ کو بورڈ میٹنگ میں لیا گیا تھا، جس میں قانونی فرموں کو چکرورتی کے استعفیٰ کا جائزہ لینے اور ایک مناسب وقت کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔ نجی بینک نے کہا کہ یہ اقدام شفافیت اور مضبوط کارپوریٹ گورننس کے طریقہ کار کے لیے بینک کے عزم کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے۔ یہ اقدام چکرورتی کے 18 مارچ کو فوری طور پر مستعفی ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔ اپنے استعفیٰ خط میں انہوں نے کہا تھا کہ گزشتہ دو سالوں میں بینک کے اندر کچھ پیش رفت ان کی ذاتی اقدار اور اخلاقیات کے مطابق نہیں تھی۔ تاہم، بینک نے واضح کیا کہ اس نے کسی خاص واقعے یا عمل کا حوالہ نہیں دیا جو اس کی اقدار کے خلاف ہو۔ چکرورتی نے عوامی طور پر یہ بھی کہا ہے کہ ان کا استعفیٰ بینک کے اندر کسی بے ضابطگی یا بدانتظامی سے متعلق نہیں تھا، بلکہ نظریات اور نقطہ نظر میں اختلاف کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے 2021 میں بینک کے بورڈ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ ان کے استعفیٰ کے بعد، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے کیکی مستری کو 19 مارچ سے شروع ہونے والے تین ماہ کی مدت کے لیے عبوری پارٹ ٹائم چیئرمین کے طور پر تقرری کی منظوری دی۔ مستری نے اشارہ کیا ہے کہ چکرورتی کے جانے کے بعد بینک کو کسی بڑی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا ہے۔ بینک نے اس بات کا اعادہ کیا کہ بیرونی جائزے کا مقصد گورننس کی نگرانی کو مزید مضبوط بنانا اور استعفیٰ کے حالات کے بارے میں وضاحت کو یقینی بنانا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، ایچ ڈی ایف سی بینک نے اپنے بیرون ملک آپریشنز کے ذریعے این آر آئی صارفین کو بائی رسک اے ٹی 1 بانڈز کی مبینہ غلط فروخت کی اندرونی تحقیقات کے بعد، سینئر ایگزیکٹوز سمیت تین ملازمین کو برطرف کر دیا ہے۔ منگل کو دوپہر 12 بجے ایچ ڈی ایف سی بینک کے حصص 1.79 فیصد بڑھ کر 757.45 روپے پر ٹریڈ کر رہے تھے۔ پچھلے ہفتے اسٹاک میں 9 فیصد سے زیادہ کی کمی ہوئی ہے۔

اڑن گاؤں کے فیروز خان چاچا نے تیس دن کا اعتکاف کیا

اڑن گاؤں (پریس ریلیز) مہینوں میں ماہ رمضان کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ ماہ رمضان کے روزے اللہ تبارک وتعالی نے مومنوں پر فرض کیے، جس کی ادائیگی میں بے شمار انعامات کی بشارت ہے۔ اس مہینے میں جہاں دیگر عبادات بحسن وخوبی ادا کی جاتی ہیں تو وہیں بڑے اہتمام سے عاشقان رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں بیٹھتے ہیں۔ اعتکاف کی اہمیت اور فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے خود اس کا اہتمام فرمایا۔ بڑی مسرت وشادمانی کی بات ہے کہ مدینہ مسجد اڑن گاؤں، تعلقہ سلوڑ، ضلع سمبھاجی نگر (اورنگ آباد) میں محترم جناب فیروز خان صاحب چاچا نے یکم رمضان المبارک سے تیس رمضان المبارک تک پورے تیس دنوں کا اعتکاف کیا۔ فیروز خان چاچا کے اس عمل سے پورا گاؤں بہت خوش ہے اور ان کے اس نیک عمل کا چرچا پورے علاقے میں ہو رہا ہے۔

بھارتی معیشت بیرونی

جھٹکوں کا مقابلہ کرنے کے قابل: آر بی آئی

ممبئی: ریزرو بینک آف انڈیا نے کہا ہے کہ بھارت کی معیشت اس وقت اتنی مضبوط ہے کہ وہ عالمی سطح پر پیدا ہونے والے بیرونی جھٹکوں کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرسکتی ہے، حالانکہ عالمی غیر یقینی صورتحال بدستور برقرار ہے۔ آر بی آئی کی تازہ رپورٹ کے مطابق بھارت کے مضبوط معاشی بنیادی ڈھانچے، مستحکم شرح نمو اور تقریباً 700 ارب ڈالر سے زائد کے زرمبادلہ ذخائر ملک کو بیرونی دباؤ برداشت کرنے کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔ مرکزی بینک نے واضح کیا کہ یہ ذخائر نہ صرف درآمدات کے کئی ماہ کے لیے کافی ہیں بلکہ ملک کے بیرونی قرضوں کے بڑے حصے کو بھی کور کرتے ہیں، جس سے مالی استحکام کو تقویت ملتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی معیشت نے گزشتہ برسوں میں اپنی برداشت کی صلاحیت میں نمایاں بہتری کی ہے، جس کے باعث وہ عالمی بحرانوں کے اثرات کو نسبتاً بہتر انداز میں جذب کرسکتی ہے۔ تاہم آر بی آئی نے خبردار بھی کیا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی، خصوصاً ایران سے متعلق صورتحال، اور تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ جیسے عوامل معیشت پر دباؤ ڈال سکتے ہیں، اس لیے مسلسل نگرانی اور بروقت پالیسی اقدامات ضروری ہوں گے۔ مرکزی بینک نے اس بات کی بھی حمایت کی کہ ایک "اکنامک اسٹیبلائزیشن فنڈ" قائم کیا جائے تاکہ غیر متوقع عالمی جھٹکوں اور سپلائی چین کے مسائل سے نمٹنے کے لیے اضافی مالی گنجائش فراہم کی جاسکے۔ ماہرین کے مطابق مضبوط زرمبادلہ ذخائر، مستحکم بینکنگ نظام اور داخلی طلب پر مبنی معیشت بھارت کو دیگر کئی معیشتوں کے مقابلے میں بہتر پوزیشن میں رکھتی ہے، تاہم عالمی حالات کے پیش نظر محتاط پالیسی اپروچ ناگزیر رہے گی۔

مضبوط ڈالر کا سونے اور چاندی کی قیمتوں پر اثر، 4.3 فیصد کمی

ممبئی: سونے اور چاندی کی قیمتوں میں منگل کو زبردست گراوٹ دیکھی جارہی ہے اور قیمتوں میں 3.4 فیصد کی کمی آئی ہے۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر صبح 10:34 بجے، 2 اپریل 2026 کو سونا 094,2 روپے یا 1.50 فیصد کمی کے ساتھ 166,37,1 روپے فی 10 گرام پر آ گیا۔ ٹریڈنگ میں اب تک سونا 684,36,1 روپے کی کم ترین سطح اور 450,38,1 روپے کی بلند ترین سطح کو چھو چکا ہے۔ سونے کے ساتھ ساتھ چاندی میں بھی کمزوری دیکھی جا رہی ہے۔ ایم سی ایکس پر 5 مئی 2026 کے معاہدے میں، چاندی 837,9 روپے یا 4.37 فیصد کمی کے ساتھ 330,15,2 روپے فی کلوگرام پر آ گئی۔ ٹریڈنگ میں اب تک چاندی 330,15,2 روپے کی کم ترین سطح اور 658,19,2 روپے کی بلند ترین سطح کو چھو چکی ہے۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں مضبوطی کی وجہ ڈالر انڈیکس کو قرار دیا جارہا ہے۔ یہ انڈیکس، جو چھ بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی پوزیشن کو ظاہر کرتا ہے، رپورٹنگ کے وقت تقریباً 0.51 فیصد بڑھ کر 99.23 پر تھا۔ ڈالر انڈیکس میں شامل غیر ملکی کرنسیوں میں یورو، جاپانی ین، برطانوی پاؤنڈ، کینیڈین ڈالر، سوئس فرانک اور سویڈش کرونا شامل ہیں۔

میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ فراہم کردہ صحت کی سہولیات کو

مقامی سطح پر وسیع پیمانے پر تشہیر اور فروغ لازمی: ہریش بھاگیندے

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی آج ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس کا مقصد ہیلتھ کمیٹی کے نومنتخب ممبران کو ممبئی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کی جانے والی صحت کی سہولیات سے واقف کرانا ہے۔ مختلف شعبہ جات کے سربراہان جیسے بڑے ہسپتالوں، محکمہ صحت عامہ، مضافاتی اسپتال جو کہ میونسپل کارپوریشن کے محکمہ صحت کے نظام کا حصہ ہیں ہیلتھ کمیٹی کے اراکین کے سامنے تفصیلی پریزنٹیشنز پیش کیا۔ اس موقع پر ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین ہریش بھاگیندے نے ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو میونسپل کارپوریشن کی طرف سے فراہم کی جانے والی صحت کی سہولیات کو مقامی سطح پر زیادہ مؤثر طریقے سے عام کرنے اور پھیلانے کی ہدایات دیں۔ اس میٹنگ میں ہیلتھ کمیٹی کے تمام ممبران، ڈپٹی کمشنر (پبلک ہیلتھ) نے شرکت کی۔ شرد اُدے، ڈائرکٹر (بڑے اسپتال اور میڈیکل کالج) ڈاکٹر شیلیش موہتے، تمام بڑے اسپتالوں کے ڈینز، محکمہ صحت کے مختلف ذیلی محکموں کے متعلقہ افسران موجود تھے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام بڑے اسپتالوں اور میڈیکل کالجوں، پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ، مضافاتی اسپتالوں کے ذریعہ فراہم کردہ صحت کے شعبے کی خدمات کے بارے میں معلومات ایک پریزنٹیشن کے ذریعے تفصیل سے پیش کی گئیں۔ اس موقع پر ہیلتھ سسٹم میں ہسپتالوں کی لوکیشن، بیڈز کی تعداد، عملے کی گنجائش وغیرہ کے بارے میں معلومات پیش کی گئیں۔ اس کے ساتھ صحت کے نظام کو بااختیار بنانے کے لیے جاری انفراسٹرکچر کے ترقیاتی کاموں، ہسپتالوں کی استعداد کار میں اضافے کے لیے انجینئرنگ کے کاموں، بستروں کی گنجائش میں اضافہ وغیرہ کے بارے میں پریزنٹیشن کے موقع پر معلومات فراہم کی گئیں۔ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے نظام کے ذریعے کچی آبادیوں میں فراہم کی جانے والی صحت کی سہولیات کے بارے میں بھی معلومات پیش کی گئیں۔ اس کے علاوہ بلڈ پریشر، ذیابیطس، صحت بخش خوراک، یوگا کے لیے مختلف اقدامات کے بارے میں بھی اراکین کو معلومات فراہم کی گئیں۔ صحت کے اداروں میں صحت کے نظام کے ذریعے فراہم کی جانے والی مختلف طبی سہولیات کے بارے میں معلومات عام لوگوں تک پہنچائی جائیں۔ اسی مناسبت سے ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین ہریش نے ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو مقامی سطح پر صحت کی سہولیات کو مزید فروغ دینے اور پھیلانے کی ہدایت دی۔ تپ دق جیسی بیماریوں کے بارے میں مزید آگاہی پیدا کرتے ہوئے ہیلتھ کمیٹی کے اراکین نے تجویز پیش کی کہ کچھ وارڈز میں دستیاب سہولیات اور علاج کے ساتھ ساتھ تشخیص کے حوالے سے خصوصی کوششیں کی جائیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

اٹلی: عدالتی نظام میں اصلاحات کے ریفرنڈم میں میلونی کو شکست

اٹلی میں عدالتی نظام میں اصلاحات کے عوامی استصواب رائے (ریفرنڈم) میں میلونی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، جسے انہوں نے تسلیم کرلیا

اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے عدالتی نظام میں اصلاحات کے حوالے سے کرائے گئے ریفرنڈم میں شکست تسلیم کر لی ہے۔ ۲۳/ مارچ ۲۰۲۶ء کو ہونے والے ووٹنگ میں ۵۳/اعشاریہ ۷/فیصد اطالوی شہریوں نے ان اصلاحات کے خلاف ووٹ دیا۔ واضح رہے کہ یہ ریفرنڈم ججوں اور استغاثہ (پراسیکیوٹرز) کے کیریئر کو الگ کرنے کی تجویز سے متعلق تھا۔ اس میں حکومت کی شکست کو میلونی کی سیاسی طاقت اور اختیار کے لیے ایک اہم دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔ سرکاری نتائج کے مطابق ۵۳/ اعشاریہ ۷۴/فیصد رائے دہندگان نے اصلاحات کی مخالفت کی جبکہ ۴۶/ اعشاریہ ۲۶/ فیصد اس کے حق میں تھے۔ بعدازاں شکست کے بعد میلونی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ''اطالوی عوام نے فیصلہ کر دیا ہے اور وہ اس فیصلے کا احترام کرتی ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت ذمہ داری اور عزم کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے گی۔ مسترد کی گئی تجاویز کا مقصد ججوں اور استغاثہ کے پیشہ ورانہ راستے الگ کرنا اور ان کی نگرانی کرنے والے اداروں میں تبدیلیاں لانا تھا۔ میلونی کی حکومت کا کہنا تھا کہ ان تبدیلیوں سے عدلیہ مزید جوابدہ بنے گی، لیکن ناقدین اور اپوزیشن لیڈروں کا کہنا تھا کہ اس سے عدلیہ کی آزادی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ تاہم یہ نتیجہ میلونی کی قیادت کے لیے ایک اہم امتحان ثابت ہوا اور آنے والے عام انتخابات سے قبل ان کی سیاسی سودے بازی کی طاقت کو کمزور کرنے کی توقع ہے۔ اطالوی وزیر اعظم جورجیا میلونی کو مارچ 2026 میں ہونے والے عدالتی اصلاحات کے ریفرنڈم میں ایک بڑی سیاسی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اطالوی عوام نے ان کی حکومت کی جانب سے پیش کردہ آئینی ترامیم کو مسترد کر دیا ہے، جسے میلونی نے اٹلی کو جدید بنانے کا ایک ضائع شدہ موقع" قرار دیا ہے۔ ریفرنڈم میں تقریباً 54 فیصد رائے دہندگان نے اصلاحات کے خلاف (No) ووٹ دیا، جبکہ تقریباً 46 فیصد نے ان کی حمایت کی۔ اس دوروزہ ریفرنڈم (22 اور 23 مارچ) میں ووٹ ڈالنے والوں کی شرح توقع سے کہیں زیادہ یعنی تقریباً 58 سے 60 فیصد رہی۔ میلونی حکومت ججز اور پراسیکیوٹرز کے کردار کو الگ کرنا چاہتی تھی اور ان کی نگرانی کے لیے علیحدہ کونسلز اور ایک نئی ڈسپلنری عدالت قائم کرنا چاہتی تھی۔ سیاسی اثرات: اپوزیشن جماعتوں نے اس نتیجے کو میلونی حکومت کے خلاف عوامی عدم اعتماد کا اظہار قرار دیا ہے۔ تاہم، وزیر اعظم میلونی نے واضح کیا ہے کہ وہ شکست کے باوجود مستعفی نہیں ہوں گی اور اپنا مینڈیٹ مکمل کریں گی۔ مستقبل کے منصوبے: اس شکست کے بعد میلونی کے دیگر بڑے منصوبوں، جیسے کہ وزیر اعظم کے براہِ راست انتخاب کے لیے آئینی تبدیلی، پر بھی سوالات اٹھ گئے ہیں۔

پاکستان میں توہین مذہب کے مقدمے میں عیسائی شہری بری

لاہور: پاکستان کی ایک عدالت نے ایک عیسائی شہری کو توہینِ مذہب کے ایک مبینہ طور پر بے بنیاد مقدمے میں بری کر دیا، جسے انسانی حقوق کے حلقوں میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق 62 سالہ کیتھولک شہری شوکت جاوید پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 298-A کے تحت مذہبی شخصیات کے بارے میں مبینہ طور پر توہین آمیز کلمات کہنے کا الزام عائد کیا گیا تھا، جس کی کم از کم سزا تین سال قید ہے۔ وکیل کے مطابق عدالت نے اس وقت ملزم کو بری کیا جب مدعی نے کہا کہ اس نے ملزم کو "معاف" کر دیا ہے اور مقدمہ واپس لینا چاہتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ مقدمہ دراصل ایک ذاتی تنازع کے نتیجے میں درج کیا گیا تھا، جسے بعد میں جھوٹا اور انتقامی کارروائی قرار دیا گیا۔ ماہرین کے مطابق پاکستان میں توہینِ مذہب کے قوانین اکثر ذاتی دشمنیوں یا جائیداد کے تنازعات کو نمٹانے کے لیے استعمال کیے جانے کے الزامات کا سامنا کرتے رہے ہیں۔

پاکستان کو ۱۰/دنوں کے اندر

ایل این جی کی قلت کا سامنا کرنا پڑے گا

اسلام آباد: امریکہ، اسرائیل اور ایران کی بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان، پاکستان کو توانائی کے بڑھتے ہوئے بحران کا سامنا ہے، علاقائی سپلائی چین میں رکاوٹیں اس کی مائع قدرتی گیس (LNG) کی درآمدات کو متاثر کر رہی ہیں۔ فنانشل ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق، ملک میں اگلے 10 دنوں کے اندر ایل این جی ختم ہونے کی توقع ہے کیونکہ خلیج سے قطر کے برآمدی انفراسٹرکچر کی سپلائی میں رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی، جس سے عالمی سطح پر توانائی کا بحران پیدا ہو جائے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ گزشتہ سال پاکستان کی ایل این جی کی تقریباً 99 فیصد درآمدات قطر سے ہوئیں، جو کہ ایک سپلائر پر اس کے بھاری انحصار کی نشاندہی کرتی ہے۔ مبینہ طور پر راس لافن سے اس کا آخری کارگو ایران سے متعلق تنازعہ شروع ہونے کے چند دن بعد پہنچا، جو موجودہ جغرافیائی سیاسی ماحول میں سپلائی کے بہاؤ کی حساسیت کو نمایاں کرتا ہے۔ صورتحال سے واقف لوگوں کے مطابق، پاکستان کے ایل این جی درآمدی ٹرمینلز نے مبینہ طور پر کام اپنی معمول کی سطح کے تقریباً چھٹے حصے تک کم کر دیا ہے اور توقع ہے کہ ماہ کے آخر تک گیس کی ترسیل مکمل طور پر بند ہو جائے گی۔ ایک ٹرمینل آپریٹر، پاکستان گیس پورٹ نے خبردار کیا کہ سپلائی تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ اس کے چیئر اور سی ای او اقبال احمد نے کہا، اس کے بعد ہم خشک ہو جائیں گے،" انہوں نے مزید کہا، "ہمیں نہیں معلوم کہ اگلا کارگو کب آئے گا۔" تنازعہ بڑھنے سے پہلے، اسلام آباد ایل این جی کی اوور سپلائی سے نمٹ رہا تھا اور یہاں تک کہ قطر انرجی سے اس سال ڈیلیوری کے لیے طے شدہ 24 کارگوز کو ری ڈائریکٹ کرنے کو کہا تھا۔ اس نے اٹلی کے ای نی سے 11 اضافی کھیپوں کو موڑنے کی بھی درخواست کی۔ تاہم، دشمنی شروع ہونے کے بعد، پاکستان ایل این جی نے یورپ، عمان، امریکہ، آذربائیجان اور افریقہ میں تاجروں اور سپلائرز کے ذریعے متبادل کارگو محفوظ کرنے کی کوشش کی، لیکن تمام پیشکشیں مبینہ طور پر بہت مہنگی تھیں۔ 28 فروری کو شروع ہونے والے تنازعے نے پورے خطے میں توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور جہاز رانی کے راستوں کو متاثر کیا ہے۔ قطر، جو کہ عالمی ایل این جی کی پیداوار کا تقریباً پانچواں حصہ بناتا ہے، نے اپنے راس لافان انڈسٹریل سٹی کو پہنچنے والے نقصان کے بعد برآمدات معطل کر دی ہیں۔ سرکاری ملکیت والی قطر انرجی نے کہا کہ حملوں سے برآمدی صلاحیت میں تقریباً 17 فیصد کمی واقع ہوئی ہے اور اس کی مرمت میں برسوں لگ سکتے ہیں، جس سے کچھ طویل مدتی معاہدوں پر زبردستی کی جا سکتی ہے۔ قطر اور متحدہ عرب امارات سے پہلے ہی راستے میں آنے والی کئی کھیپیں سپلائی میں مزید سختی سے پہلے آخری متوقع ترسیل میں شامل ہیں۔ ایف ٹی رپورٹ کے حوالے سے اعداد و شمار کے مطابق قطر اور متحدہ عرب امارات مل کر پاکستان کی ایل این جی درآمدات کا تقریباً 99 فیصد سپلائی کرتے ہیں۔ ملک کے قطر کے ساتھ طویل مدتی معاہدے ہیں جو تقریباً 75.6 ملین ٹن سالانہ فراہم کرتے ہیں، جو اس کی کھپت کا بڑا حصہ ہے۔

ٹرمپ کی عالمی بالادستی کی پالیسی کو ایران جنگ میں بڑا چیلنج

عالمی اتحادوں میں دراڑیں نمایاں

واشنگٹن ڈی سی: ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی حالیہ کارروائیوں نے نہ صرف خطے میں کشیدگی کو بڑھایا ہے بلکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی عالمی بالادستی کی پالیسی کو بھی ایک بڑے امتحان سے دوچار کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس جنگ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی عسکری برتری اب پہلے جیسی یکطرفہ نہیں رہی، کیونکہ ایران نے سخت ردِعمل دیتے ہوئے بھرپور مزاحمت کا مظاہرہ کیا۔ تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ کی جارحانہ خارجہ پالیسی، جسے بعض مبصرین "عالمی غلبے" کی حکمت عملی قرار دیتے ہیں، ایران کے معاملے میں اپنی حدود سے ٹکرا گئی۔ ایران نے نہ صرف جھکنے سے انکار کیا بلکہ جوابی کارروائیوں کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ خطے میں طاقت کا توازن تبدیل ہو رہا ہے۔ مزید برآں، اس تنازع نے عالمی سطح پر بڑے اتحادوں میں بھی دراڑیں نمایاں کر دی ہیں۔ اقوام متحدہ، نیٹو اور برکس جیسے فورمز کے اندر رکن ممالک کے درمیان اختلافات کھل کر سامنے آئے ہیں، جہاں ہر ملک اپنے قومی مفادات کو ترجیح دیتا دکھائی دے رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ صورتحال ایک ابھرتے ہوئے "کثیر قطبی عالمی نظام" کی نشاندہی کرتی ہے، جہاں امریکہ کی یکطرفہ بالادستی کو پہلے جیسا چیلنج نہ ہونے کا تصور کمزور پڑ رہا ہے۔ دوسری جانب مبصرین کا کہنا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی حالیہ پالیسیوں، جن میں ایران پر حملے اور دیگر جارحانہ اقدامات شامل ہیں، نے نہ صرف خطے کو غیر مستحکم کیا بلکہ عالمی سطح پر امریکہ کی ساکھ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ تعلقات پر بھی سوالات اٹھا دیے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایران جنگ کے نتائج جو بھی ہوں، یہ تنازع امریکہ اور اسرائیل کے لیے ایک اہم سبق ثابت ہو سکتا ہے، جبکہ عالمی سیاست میں طاقت کے توازن اور اتحادوں کی نوعیت کو بھی نئے سرے سے متعین کرے گا۔

تبت میں ثقافتی پالیسی پر سوالات، چین پر شناخت کو کنٹرول کرنے کا الزام

بیجنگ/لہاسا: تبت میں چین کی ثقافتی پالیسیوں پر شدید سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، جہاں ماہرین اور مبصرین کا کہنا ہے کہ بیجنگ بظاہر ثقافت کو فروغ دینے کے نام پر درحقیقت تبتی شناخت کو کنٹرول اور کمزور کرنے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چینی کمیونسٹ پارٹی (CCP) تبت میں موسیقی، رقص اور ثقافتی تقریبات کو فروغ دیتی دکھائی دیتی ہے، لیکن ناقدین کے مطابق یہ اقدامات اصل ثقافت کے تحفظ کے بجائے ایک منظم پروپیگنڈا مہم کا حصہ ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ پالیسی ایک "دوہری حکمت عملی" پر مبنی ہے، جس کے تحت ثقافت کے ظاہری پہلو جیسے موسیقی اور رقص ہی کو نمایاں کیا جاتا ہے، جبکہ زبان، مذہب اور روایات جیسے بنیادی عناصر کو دبایا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حکمت عملی کے ذریعے چین عالمی برادری کو یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ تبت میں ثقافتی آزادی موجود ہے، جبکہ حقیقت میں اہم شناختی عناصر کو کمزور کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں، ناقدین کے مطابق نوجوان تبتیوں کو تفریحی شعبوں کی طرف راغب کر کے انہیں تعلیمی اور فکری میدان سے دور کیا جا رہا ہے، جس سے طویل مدت میں معاشرتی اور ثقافتی ڈھانچہ متاثر ہو سکتا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اس پالیسی کے ذریعے چین ایک ایسا بیانیہ تشکیل دینے کی کوشش کر رہا ہے جس میں تبت کو ایک "خوشحال اور ہم آہنگ" خطہ دکھایا جائے، جبکہ زمینی حقائق اس سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں نے اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ تبت میں ثقافتی، مذہبی اور لسانی آزادی کو یقینی بنایا جائے تاکہ مقامی شناخت کا تحفظ ممکن ہو سکے۔

چین میں انسانی حقوق کے معروف وکیل کو پانچ سال قید کی سزا

بیجنگ: چین میں ایک ممتاز انسانی حقوق کے وکیل کو پانچ سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے، جس پر عالمی سطح پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مذکورہ وکیل کو ریاست کے خلاف سرگرمیوں سے متعلق الزامات کے تحت سزا دی گئی۔ ذرائع کے مطابق مقدمہ بند کمرہ عدالت میں چلایا گیا اور کارروائی کی تفصیلات مکمل طور پر عوام کے سامنے نہیں لائی گئیں، جس پر شفافیت کے حوالے سے سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ ایسے مقدمات اکثر سیاسی نوعیت کے ہوتے ہیں اور اختلاف رائے کو دبانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ چین میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران انسانی حقوق کے وکلا اور کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ 2015 کے بڑے کریک ڈاؤن کے بعد سے سیکڑوں وکلا، کارکنوں اور ناقدین کو حراست میں لیا گیا یا ان کے خلاف قانونی کارروائیاں کی گئیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موجودہ سزا اسی وسیع پالیسی کا حصہ ہے، جس کے تحت ریاست ایسے افراد کو نشانہ بناتی ہے جو سیاسی حساس معاملات یا انسانی حقوق سے متعلق کیسز میں سرگرم ہوتے ہیں۔ اس دوران کئی وکلا کے لائسنس منسوخ کیے گئے اور انہیں نگرانی یا سفری پابندیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے اس فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین میں قانون کا استعمال اختلافِ رائے کو دبانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

عمران خان نے اپنی اہلیہ کے ساتھ 'غیر انسانی سلوک' پر پاکستانی عدلیہ پر تنقید

قید کے دوران صحت کے شدید چیلنجز کا سامنا کرنے کے بعد، خان نے اب اپنی اہلیہ بشریٰ بی بی کے علاج کے حوالے سے بات کی ہے

راولپنڈی: پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور ورلڈ کپ جیتنے والے کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان اپنی قانونی اور ذاتی آزمائش کے خاتمے کے قریب نظر نہیں آتے۔ قید کے دوران صحت کے شدید چیلنجز کا سامنا کرنے کے بعد، خان نے اب اپنی اہلیہ بشریٰ بی بی کے علاج کے حوالے سے بات کی ہے۔ انوں نے پاکستان کے عدالتی نظام کی مذمت کی ہے جسے وہ "غیر انسانی سلوک" کے طور پر بیان کرتے ہیں، اور الزام لگایا ہے کہ حکام اسے "بلیک میل" کرنے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ یہ ریمارکس ان کے بیٹے قاسم کے ذریعے عید کے اختتام ہفتہ پر گفتگو کے بعد بتائے گئے۔ جیسا کہ دی انڈیپینڈنٹ میں رپورٹ کیا گیا ہے، خان نے کہا کہ اس ملک کے ججوں کو خود پر شرم آنی چاہیے۔ ہم نے بار بار عدلیہ سے رجوع کیا ہے، لیکن انہوں نے ذاتی فائدے کے لیے اپنی جان بیچ دی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ مجھے نہیں توڑ سکتے، اس لیے وہ میری بیوی سے رجوع کرتے ہیں۔ وہ بشریٰ بی بی کے ساتھ اس غیر انسانی سلوک کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں، صرف مجھے بلیک میل کرنے کے لیے؟" خان نے اپنی اہلیہ کے حالات کی مزید تفصیل بتاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ انہیں مکمل تنہائی میں رکھا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ "اسے مکمل تنہائی میں رکھا جاتا ہے، ہر ہفتے میرے ساتھ صرف 30 منٹ کی اجازت دی جاتی ہے، اور اس سے بھی اکثر انکار کیا جاتا ہے۔" سابق کرکٹر کی صحت نے بھی بین الاقوامی سطح پر جانچ پڑتال کی ہے۔ اس نے حال ہی میں آنکھ کی بیماری کا علاج کروایا جب اس کی قانونی ٹیم نے اطلاع دی کہ اس کی دائیں آنکھ کی 85 فیصد بینائی ختم ہوگئی ہے۔ اس صورتحال نے سنیل گواسکر اور کپل دیو سمیت 14 بین الاقوامی کرکٹ لیجنڈز کو وزیر اعظم شہباز شریف کو خط لکھنے پر مجبور کیا، جس میں کہا گیا کہ خان کے ساتھ "وقار اور بنیادی انسانی خیال" کے ساتھ برتاؤ کیا جائے۔ عمران خان اگست 2023 سے مختلف قانونی الزامات کے تحت قید ہیں۔ مارچ 2026 میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے حکم کے بعد پانچ رکنی میڈیکل بورڈ نے اڈیالہ جیل میں ان کا معائنہ کیا۔ انہوں نے سنٹرل ریٹینل وین اوکلوژن (CRVO) کی تشخیص کی تصدیق کی، جو کہ ایک سنگین حالت ہے جو اکثر قلبی خطرات، ہائی بلڈ پریشر، اور ذیابیطس سے منسلک ہوتی ہے، جو بینائی کے مستقل نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ اگرچہ حکومت کا موقف ہے کہ ان کی نظر بندی سختی سے قانونی معاملہ ہے، لیکن ان کی طویل قید اور بگڑتی ہوئی صحت کے امتزاج نے اس بحث کو تیز کر دیا ہے کہ آیا ان کا علاج منصفانہ ہے، جس سے پاکستان کے غیر مستحکم سیاسی منظرنامے میں تناؤ مزید بڑھ گیا ہے۔

چینی کریک ڈاؤن جاری تبتی راہب سخت نگرانی میں انسانی حقوق کی تنظیموں کا الزام

بیجنگ/لہاسا: چین پر تبتی علاقوں میں مذہبی شخصیات کے خلاف کریک ڈاؤن جاری رکھنے کا الزام عائد کیا گیا ہے، جبکہ ایک تبتی راہب بدستور سخت نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق مذکورہ راہب کو گزشتہ چند برسوں سے مسلسل پولیس نگرانی اور دباؤ کا سامنا ہے۔ ذرائع کے مطابق راہب کو مبینہ طور پر 2021 میں حراست میں لیا گیا تھا اور اس کے بعد سے اس کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ حکام کی جانب سے اس کی حالت اور حراست سے متعلق شفاف معلومات فراہم نہیں کی گئیں، جس سے خدشات میں اضافہ ہوا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں اور تبتی تنظیموں کا کہنا ہے کہ چین میں تبتی بدھ مت کے پیروکاروں، خصوصاً راہبوں اور راہبات، کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق مذہبی آزادی پر پابندیاں، گرفتاریوں اور نگرانی کے ذریعے اختلافِ رائے کو دبایا جا رہا ہے۔ رپورٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تبتی علاقوں میں نگرانی کا نظام انتہائی سخت ہو چکا ہے، جہاں ڈیجیٹل اور فزیکل دونوں سطحوں پر لوگوں کی نقل و حرکت، رابطوں اور مذہبی سرگرمیوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔ ادھر مبصرین کا کہنا ہے کہ چین کی یہ پالیسی صرف داخلی کنٹرول تک محدود نہیں بلکہ بیرونِ ملک تبتی برادری کو بھی دباؤ میں رکھنے کی کوششوں کا حصہ ہے۔

بنگلہ دیش غذائی مہنگائی کے سرخ زمرے میں برقرار

بنگلہ دیش سرخ زمرے سے باہر نہیں نکل سکا، جو تقریباً تین سالوں سے غذائی افراط زر کے خطرے سے دوچار ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش سرخ زمرے سے باہر نہیں نکل سکا، جو تقریباً تین سالوں سے غذائی افراط زر کے خطرے سے دوچار ہے۔ اگرچہ مختلف عبوری حکومتی اقدامات کی وجہ سے مجموعی طور پر مہنگائی میں کچھ کمی آئی لیکن گزشتہ پانچ ماہ کے دوران اشیائے خورد و نوش کی مہنگائی میں ایک بار پھر اضافہ ہوا ہے۔ حال ہی میں شائع ہونے والی ورلڈ بینک کی رپورٹ میں بنگلہ دیش کی سرخ حیثیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ گزشتہ سال نومبر تک دنیا کے مختلف ممالک کی غذائی تحفظ کی صورتحال کو اپ ڈیٹ کر کے تیار کی گئی ہے۔ تاہم گزشتہ سال نومبر کے بعد بنگلہ دیش میں خوراک کی مہنگائی کی صورتحال مزید خراب ہوگئی۔ ورلڈ بینک فوڈ سیکیورٹی کی یہ رپورٹ 10 سے 12 ماہ کے غذائی افراط زر کے اعداد و شمار پر غور کر کے شائع کرتا ہے۔ بنگلہ دیش گزشتہ 10 ماہ سے ریڈ لسٹ میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں غذائی عدم تحفظ کا خطرہ کم نہیں ہو رہا ہے اور مشرق وسطیٰ کے بحران کی وجہ سے مزید بڑھ سکتا ہے۔ بنگلہ دیش کے علاوہ 13 دیگر ممالک 10 ماہ سے ریڈ کیٹیگری میں ہیں۔ یہ ممالک ایتھوپیا، موزمبیق، انگولا، گھانا، منگولیا، نائجیریا، تیونس، یوکرین، زیمبیا، بیلاروس، قازقستان، مالڈووا اور روس ہیں۔ پرائیویٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ساؤتھ ایشین نیٹ ورک آن اکنامک ماڈلنگ (SANEM) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر سلیم ریحان نے پہلے الو کو بتایا کہ غذائی مہنگائی میں اضافہ کافی تشویشناک ہے۔ اگر مشرق وسطیٰ کا بحران طول پکڑتا ہے تو اس سے ملک کی درآمدات متاثر ہوں گی جس سے مہنگائی بڑھ سکتی ہے۔ سلیم ریحان نے یہ بھی نوٹ کیا کہ پڑوسی ممالک کے مقابلے میں ہم مہنگائی کو کم کرنے میں کافی حد تک ناکام رہے ہیں۔ سرکاری اداروں کے مطابق مہنگائی کی شرح 5.8 فیصد سے 9 فیصد کے درمیان ہے جو پہلے ہی کافی زیادہ ہے۔ حقیقت میں مہنگائی اس سے بھی زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش بیورو آف سٹیٹسٹکس (بی بی ایس) نے فروری تک مہنگائی کے اعداد و شمار فراہم کیے، جبکہ عالمی بینک کی رپورٹ میں گزشتہ نومبر تک کا احاطہ کیا گیا۔ بی بی ایس کے مطابق فروری میں اشیائے خورد و نوش کی مہنگائی 9.30 فیصد تھی جو کہ 13 مہینوں میں سب سے زیادہ ہے، جو کہ خوراک کی بلند افراط زر کی نشاندہی کرتی ہے۔

ہانگ کانگ پولیس ترمیم شدہ قومی سلامتی قانون کے تحت مزید اختیارات

کسی سے بھی فون اور کمپیوٹر کے پاس ورڈ مانگ سکتی ہے

ہانگ کانگ: ہانگ کانگ کی پولیس اب مطالبہ کر سکتی ہے کہ شہر کے قومی سلامتی کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والے مشتبہ افراد کو اختلاف رائے کے خلاف مزید کریک ڈاؤن میں موبائل فون یا کمپیوٹر کے پاس ورڈ فراہم کیے جائیں۔ قانون میں ترامیم کسٹم افسران کو یہ اختیار بھی دیتی ہیں کہ وہ ایسی اشیاء کو ضبط کر لیں جن کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ غداری کا ارادہ" ہے، قطع نظر اس کے کہ ان اشیاء کی وجہ سے کسی بھی شخص کو قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والے جرم میں گرفتار کیا گیا ہو۔ تعمیل کرنے سے انکار کرنے پر ایک سال کی قید اور 100,000 ہانگ کانگ ڈالر تک کا جرمانہ ہو سکتا ہے، جبکہ غلط یا گمراہ کن معلومات فراہم کرنے پر تین سال کی قید اور 500,000 ہانگ کانگ ڈالر تک کا جرمانہ ہو سکتا ہے۔ شہری حکومت نے پیر کے روز ہانگ کانگ کی مقننہ کو نظر انداز کرنے کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 2020 میں بیجنگ کے نافذ کردہ قومی سلامتی کے قانون میں ترامیم شائع کیں۔ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اہلکار منگل کو قانون سازوں کو بریفنگ دیں گے۔ واضح قانون کارروائیوں کی سزا دیتا ہے۔ اس قانون نے مغربی حکومتوں اور حقوق گروپوں کی طرف سے تنقید کو جنم دیا لیکن بیجنگ اور ہانگ کانگ کے حکام نے کہا کہ 2019 میں کئی مہینوں کے جمہوریت نواز مظاہروں سے شہر کو لرزنے کے بعد استحکام بحال کرنے کی ضرورت تھی۔ ترامیم پولیس کو بااختیار بناتی ہیں کہ زیر تفتیش شخص سے قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کے شبہ میں الیکٹرانک آلات کے لیے کوئی پاس ورڈ یا ڈکرپشن طریقہ فراہم کرنے اور پولیس کو کوئی معقول اور ضروری معلومات یا مدد" دینے کا مطالبہ کرے۔ ہانگ کانگ پر تحقیق کرنے والے برطانیہ میں قانون کے لیکچرر یورانیا چیو نے کہا کہ نئی دفعات بنیادی آزادیوں میں مداخلت کرتی ہیں، بشمول مواصلات کی رازداری اور منصفانہ ٹرائل کا حق۔ چیو نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے افسران کو عدالتی اجازت کی ضرورت کے بغیر دیے گئے وسیع اختیارات کسی بھی جائز مقصد کے لیے انتہائی غیر متناسب ہیں۔" ہانگ کانگ کی حکومت کے ترجمان نے کہا کہ ترمیم شدہ قوانین شہر کے چھوٹے آئین، بنیادی قانون اور اس کے انسانی حقوق کی دفعات کے مطابق ہیں، اور عام لوگوں کی زندگیوں یا اداروں اور تنظیموں کے معمول کے کام کو متاثر نہیں کریں گے۔

پاکستان اس سال دنیا کا سب سے زیادہ آلودہ ملک قرار پایا

یہ ذرات، دھن، صنعتی اخراج اور جنگل کی آگ سے پیدا ہونے والے، پھیپھڑوں اور خون کے دھارے میں گہرائی تک داخل ہوتے ہیں

اسلام آباد: پاکستان کو 2025 میں دنیا کا سب سے زیادہ آلودہ ملک قرار دیا گیا، جہاں PM2.5 کے نام سے جانے جانے والے خطرناک چھوٹے ذرات کی تعداد عالمی ادارہ صحت کی تجویز کردہ سطح سے 13 گنا زیادہ ہے۔ یہ تحقیق منگل کو ظاہر ہوئی۔ یہ ذرات، دھن، صنعتی اخراج اور جنگل کی آگ سے پیدا ہونے والے، پھیپھڑوں اور خون کے دھارے میں گہرائی تک داخل ہوتے ہیں، جو دل اور سانس کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ قبل از وقت اموات کا باعث بنتے ہیں۔ سوئس ایئر کوالٹی مانیٹرنگ فرم IQAir نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ 13 ممالک اور علاقوں نے عالمی صحت ادارہ کے معیار کے مطابق PM2.5 کی اوسط سطح کو گزشتہ سال 5 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر سے کم رکھا، جو کہ 2024 میں سات سے زیادہ ہے۔ کراچی میں 29 ستمبر 2025 کو 100 سے زیادہ AQI کے ساتھ PM2.5 کی خطرناک حد تک بلند سطح ریکارڈ کی گئی، جسے حساس گروپوں کے لیے غیر صحت بخش" کے طور پر درجہ بندی کیا گیا۔ حیدرآباد اور لاہور جیسے شہروں کو بھی اسی طرح کے ہوا کے معیار کے خدشات کا سامنا ہے۔ دنیا کے 25 سب سے زیادہ آلودہ شہر بھارت، پاکستان اور چین کے تھے۔ ہندوستان کا لونی 2025 میں دنیا کا سب سے آلودہ شہر تھا، جس میں پی ایم 2.5 کی اوسط سطح 112.5 مائیکرو گرام تھی، اس کے بعد شمال مغربی چینی علاقے سنکیانگ میں 109.6 مائیکرو گرام کے ساتھ ہوٹن کا نمبر آتا ہے۔ سب سے زیادہ آلودہ فہرست میں بنگلہ دیش اور تاجکستان دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔ مجموعی طور پر، 143 میں سے 130 مانیٹر ممالک اور علاقے ڈبلیو ایچ او کی گائیڈ لائن کو پورا کرنے میں ناکام رہے۔ دنیا کے صرف 14٪ شہر 2025 میں ڈبلیو ایچ او کے معیار پر پورا اترے، جو کہ ایک سال پہلے کے 17٪ سے کم تھے، کینیڈا کے جنگلات کی آگ نے پورے امریکہ اور یورپ تک PM2.5 کو بڑھا دیا۔ 2025 میں اس معیار پر پورا اترنے والے ممالک میں آسٹریلیا، آئس لینڈ، ایسٹونیا اور پاناما شامل تھے۔ لاؤس، کمبوڈیا اور انڈونیشیا سبھی نے پچھلے سال کے مقابلے میں PM2.5 میں نمایاں کمی کی اطلاع دی، بنیادی طور پر گیلے اور ہوادار لا نینا موسم کی بدولت۔ منگولیا نے دیکھا کہ اوسط ارتکاز 31 فیصد سے 8.17 مائیکرو گرام فی مکعب میٹر گر گیا۔ چاڈ، شماریاتی طور پر 2024 کا سب سے زیادہ سموگی والا ملک، 2025 میں چوتھے نمبر پر تھا، لیکن پچھلے سال PM2.5 کے ارتکاز میں کمی کا امکان اعداد و شمار کے خلا کا نتیجہ ہے۔ گزشتہ مارچ میں، ریاستہائے متحدہ نے ایک عالمی نگرانی کے پروگرام کو بند کر دیا جس نے بجٹ کی رکاوٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اپنے سفارت خانے اور قونصل خانے کی عمارتوں سے جمع کیے گئے آلودگی کے اعداد و شمار کو مرتب کیا۔ IQAir رپورٹ کی مرکزی مصنف، کرسٹی چیسٹر شروڈر نے کہا کہ مارچ میں ڈیٹا کے ضائع ہونے سے یہ ظاہر ہوا کہ PM2.5 کی سطح (چاڈ میں) میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے۔ امریکی فیصلے نے بہت سے سموگ کے شکار ممالک کے لیے بنیادی ڈیٹا سورس کو ختم کر دیا، اور برونڈی، ترکمانستان اور ٹوگو کو معلومات کے خلا کی وجہ سے 2025 کی رپورٹ سے خارج کر دیا گیا۔

چین کے ساتھ قازقستان کی تجارت بڑھ رہی ہے

لیکن بھی خسارہ بڑھ رہا ہے۔ حکام

بیجنگ: چین کے ساتھ قازقستان کے تجارتی اور اقتصادی تعلقات بدستور گہرے ہوتے جا رہے ہیں، پھر بھی دوطرفہ تجارت میں توسیع کے ساتھ عدم توازن بڑھتا جا رہا ہے۔ 2025 کے آخر تک، چین نے ملک کے اہم تجارتی شراکت داروں میں سے ایک کے طور پر اپنی پوزیشن مستحکم کر لی تھی، جو کل غیر ملکی تجارتی کاروبار کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ ہے۔ ایسوسی ایشن آف فنانسرز آف قازقستان کے تجزیاتی مرکز کے اعداد و شمار کے مطابق، دوطرفہ تجارت 34.1 بلین ڈالر تک پہنچ گئی، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 13.2 فیصد زیادہ ہے۔ قازقستان کی غیر ملکی تجارت میں چین کا حصہ ایک سال پہلے 21.2 فیصد سے بڑھ کر 23.7 فیصد ہو گیا۔ تجارت میں اضافہ بنیادی طور پر چینی اشیاء کی درآمدات میں اضافے سے ہوا ہے۔ 2025 میں، چین سے درآمدات 18.9 بلین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 23.6 فیصد زیادہ ہے۔ چین نے ملک میں تمام درآمدات کا 29.2 فیصد حصہ لیا۔ درآمدات کا ڈھانچہ اشیائے صرف اور صنعتی مصنوعات دونوں کی ترسیل میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، یہ سرمایہ کاری کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں اور گھریلو طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ درآمدات کے برعکس، قازقستان کی چین کو برآمدات میں صرف معتدل اضافہ ہوا، جو کہ 2.1 فیصد بڑھ کر 15.2 بلین ڈالر تک پہنچ گئی۔ ایک ہی وقت میں، برآمدی ڈھانچہ بدل گیا۔ زرعی اور کیمیائی مصنوعات کی ترسیل میں اضافہ ہوا، جبکہ روایتی خام مال کی برآمدات میں کمی آئی۔ ماہرین اس کی وجہ چین میں صنعتی طلب کو ٹھنڈا کرنے، کموڈٹی کی عالمی قیمتوں میں کمی اور خود چین کے اندر ملکی پیداوار میں اضافے کو قرار دیتے ہیں۔ درآمدات میں تیزی سے اضافہ تجارتی توازن میں تیزی سے بگاڑ کا باعث بنا۔ اے ایف کے کے اعداد و شمار کے مطابق، چین کے ساتھ دوطرفہ تجارتی خسارہ دس گنا بڑھ کر 370 ملین ڈالر سے 3.7 بلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ ایک ہی وقت میں، چین سے درآمد شدہ سامان کی قیمتوں کا رجحان بڑی حد تک نیچے رہا۔ متعدد اشیاء کی گرتی ہوئی قیمتوں کا تعلق چین میں کم افراط زر اور غیر ملکی منڈیوں میں چینی مینوفیکچررز سے مسابقت میں اضافے سے ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا، فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔ ان کے زمانے میں انصاف کا دور دورہ تھا، اور ان کے زیر انتظام علاقوں میں بہت امن تھا۔ انہوں نے ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق رہنے دیا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا، ان کے پاس، عیسائیوں اور ان کی خانقاہوں کے بارے میں ایک ایسے شخص کی طرف سے احکامات تھے جو ان کا رہنما تھا۔ نیز اس آدمی کی رہنمائی کے نتیجے میں وہ قدیم قانون کے رواج کے مطابق ایک خدا کی عبادت پر قائم رہے۔ ابتدا میں انہوں نے محمد ﷺ کی روایات کو برقرار رکھا، جو ان کے استاد تھے، اس حد تک کہ جو بھی ان کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا دیکھا جاتا، اس کو سزائے موت دی جاتی۔"

یہ دلچسپ بات ہے کہ عباسی دور میں لکھے گئے بعد کے کچھ مسلم ذرائع کے برعکس، معاویہ کو ایک ایسے شخص کے طور پر بیان کیا گیا ہے جنہوں نے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کے مطابق قانون کی حکمرانی کو نافذ کیا۔

اسلامی مآخذ میں پیغمبر ﷺ کا پہلا تفصیلی تذکرہ جو ہم تک پہنچا ہے وہ یروشلم میں بیت المقدس کے گنبد پر درج نوشتہ جات سے ملتا ہے جسے اموی خلیفہ عبدالملک ابن مروان نے 692 عیسوی کے لگ بھگ تعمیر کروایا تھا۔ مثال کے طور پر گنبد کی بیرونی سطح پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر ہیں:

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ ان پر سلامتی عطا فرمائے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ بے شک خدا اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ان پر درود بھیجو! محمد اللہ کے رسول ہیں، ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور فرشتے اور اس کے نبیوں کی، اور ان پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت ہو۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ وہ قیامت کے دن ان کی شفاعت کو قبول فرمائے۔"

اسلامی تاریخ کے پہلے سوسالہ دور میں حضور ﷺ کے ارشادات کو مرتب کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس دور میں اسلام کی ابتدا کے بارے میں کچھ تحریریں ضرور موجود ہوں گی لیکن وہ سلامت نہیں رہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی پر بعد کی تحریریں انہی ابتدائی ماخذوں پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے اولین عروہ بن الزبیر تھے جو عائشہ کے بھتیجے تھے۔ عائشہ، رسول اللہ ﷺ کی بیوی اور خلیفہ اول ابوبکر کی بیٹی تھیں۔ بعد کے مورخین میں سے اکثر نے نبی ﷺ کی زندگی کے پہلوؤں کے بارے میں عروہ بن الزبیر کی ان روایات کا حوالہ دیا ہے جو انھوں نے اپنی خالہ عائشہ سے حاصل کی تھیں۔ عروہ کا انتقال 713 عیسوی کے لگ بھگ ہوا۔

ایک اور اہم شخصیت وہب بن منبہ ہے جو آٹھویں صدی کے پہلے نصف میں زندہ رہے۔ ان کی کوئی بھی کتاب ہم تک نہیں پہنچی لیکن بعد کے مورخین ابن اسحاق، ابن ہشام اور ابن جریر الطبری نے ان کی تصانیف کا حوالہ دیا۔

ایک اور مرکزی شخصیت ابن شہاب الزہری ہیں جنہوں نے حدیث اور مغازی (فوجی مہمات کی کہانیاں) دونوں کو جمع کیا۔ ان کے شاگرد موسیٰ بن عقبہ نے کتاب المغازی لکھی، جو کہ نبی ﷺ کے دور میں ہونے والی لڑائیوں کو بیان کرتی ہے۔ اس زمانے میں تاریخ لکھنے کا یہ عام طریقہ تھا۔ مخصوص واقعات، خاص طور پر لڑائیوں کو عموماً شاعری میں بیان کیا جاتا تھا۔ ان ذرائع میں سے کوئی بھی نہیں بچا۔

پیغمبر اسلام (ص) کی مسلسل سیرت لکھنے والے پہلے شخص محمد بن اسحاق تھے جو الزہری کے ایک اور شاگرد تھے۔ نبی ﷺ کی زندگی کی تاریخ کے بارے میں جو کچھ ہم جانتے ہیں ان میں سے زیادہ تر ان کی کتاب سیرت رسول للہ سے آتا ہے جو آٹھویں صدی کے آخر میں لکھی گئی تھی۔

ابن اسحاق کی تصنیف پر بات کرنے سے پہلے، میں ایک مختصر تاریخی جائزہ پیش کرتا ہوں تا کہ اس زمانے کو سمجھا جا سکے جب یہ کتابیں اور ابتدائی اسلام کے دیگر ماخذ لکھے اور مرتب کیے گئے۔

اسلامی دور کے پہلے 150 سال ایک ہنگامہ خیز دور تھا۔ مدینہ کے برسوں (622۔632) کے دوران، تین اہم جنگیں ہوئیں، بدر، احد اور خندق۔ 630 میں، رسول اللہ ﷺ کی وفات سے دو سال پہلے، مکہ فتح ہو گیا۔ کچھ دیگر فوجی مہمات کے نتیجے میں، پورا جزیرہ نما عرب اس وقت تک مسلمان ہو چکا تھا جب 632 میں نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔ یہ وہ وقت تھا جب مسلمان اپنے اطراف کی سلطنتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ عمر بن خطاب (634۔644) کے دور خلافت میں قادسیہ (نومبر 636) اور یرموک (اگست 636) کی مشہور لڑائیوں میں وقت کی دو سپر طاقتوں فارس اور بازنطین (شام) کو شکست دے کر مسلمان عالمی منظر نامے پر نمودار ہوئے۔

عمر بن خطاب کے دور میں فارس، شام اور مصر کی فتوحات نے اسلامی سلطنت کو مشرق وسطیٰ کے ایک بڑے حصے تک پھیلا دیا۔ 662 میں، علی ابن ابوطالب اور معاویہ ابن ابوسفیان کے درمیان خانہ جنگی کے بعد، بنوامیہ نے اقتدار پر قبضہ کیا، اور دمشق کو دارالحکومت قرار دے دیا۔ امیہ بن عبدشمس، جن کی اولاد میں عثمان بن عفان، ابوسفیان، اور مروان بن حکم شامل تھے، ہاشم کے بھتیجے تھے جو نبی ﷺ کے پردادا تھے۔ بنی امیہ اور ہاشم کے درمیان قبیلے کی بالادستی کے لیے خاندانی دشمنی تھی جس کے اسلامی تاریخ اور اس کے نتیجے میں عالمی تاریخ کے لیے اہم نتائج برآمد ہوئے۔

682 عیسوی میں ہونے والے کربلا کے المناک واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کے نواسے حسین اور ان کے ساتھیوں کو یزید بن معاویہ کی فوجوں کے ہاتھوں قتل کیا گیا، اس واقعے نے دونوں قبیلوں کے درمیان دشمنی کو مزید مضبوط کیا۔ اموی خاندان (661۔ 750) کی حکومت کے دوران، شمالی افریقہ، سپین، مغربی چین (سنکیانگ)، اور مغربی ہندوستان (جدید پاکستان) مسلم حکمرانی کے تحت آئے۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

کھانے میں ملاوٹ کا معاملہ، لائسنس رد کرنے کی کارروائی ۶۰ فیصد گھٹی

ملک بھر میں لاکھوں خوراک کے نمونوں کی جانچ کے باوجود لائسنس رد کرنے جیسے سخت اقدامات میں گراوٹ کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ سرکاری اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ خلاف ورزیاں مسلسل سامنے آرہی ہیں، لیکن کارروائی کمزور ہوتی جارہی ہے۔ اس سے غذائی تحفظ کے نظام کی افادیت اور صارفین کے تحفظ پر سنگین سوال کھڑے ہوتے ہیں۔ فروری 2026 میں آندھرا پردیش کے ایسٹ گوداوری ضلع میں اچانک کچھ لوگوں کو قے، پیٹ درد، پیشاب نہ آنے اور گردوں سے متعلق پریشانیاں شروع ہوگئیں۔ جب کڈنی فیل ہونے کی شدید علامات والے کئی مریض سامنے آئے تو صحت کے حکام نے جانچ شروع کی۔ 16 فروری سے 21 مارچ کے درمیان ان علامات کے ساتھ کل 20 افراد مختلف اسپتالوں میں بھرتی ہوئے، جن میں سے 16 کو نہیں بچایا جاسکا، تین کا علاج جاری ہے اور ایک کو صحت یاب ہونے کے بعد چھٹی دے دی گئی۔

ملک بھر میں لاکھوں خوراک کے نمونوں کی جانچ کے باوجود لائسنس رد کرنے جیسے سخت اقدامات میں گراوٹ کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ سرکاری اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ خلاف ورزیاں مسلسل سامنے آرہی ہیں، لیکن کارروائی کمزور ہوتی جارہی ہے۔ اس سے غذائی تحفظ کے نظام کی افادیت اور صارفین کے تحفظ پر سنگین سوال کھڑے ہوتے ہیں۔ فروری 2026 میں آندھرا پردیش کے ایسٹ گوداوری ضلع میں اچانک کچھ لوگوں کو قے، پیٹ درد، پیشاب نہ آنے اور گردوں سے متعلق پریشانیاں شروع ہوگئیں۔ جب کڈنی فیل ہونے کی شدید علامات والے کئی مریض سامنے آئے تو صحت کے حکام نے جانچ شروع کی۔ 16 فروری سے 21 مارچ کے درمیان ان علامات کے ساتھ کل 20 افراد مختلف اسپتالوں میں بھرتی ہوئے، جن میں سے 16 کو نہیں بچایا جاسکا، تین کا علاج جاری ہے اور ایک کو صحت یاب ہونے کے بعد چھٹی دے دی گئی۔

ان مریضوں میں بزرگ اور بچے بھی شامل تھے، جن میں سے کئی کو ڈائلیسس اور وینٹی لیٹر سپورٹ کی ضرورت پڑی تھی۔ گزشتہ اتوار (22 مارچ) کو جاری ایک سرکاری پریس ریلیز میں لیب جانچ کے نتائج شیئر کیے گئے، جن کے مطابق ان 16 مریضوں کی موت ملاوٹی دودھ پینے سے ہوئی، جس میں 'ایتھلین گلائکول' نامی زہریلا مادہ ملا ہوا تھا۔ آلودہ دودھ پینے کے نتیجے میں ان کے گردے شدید متاثر ہوئے اور بالآخر کئی اعضا نے کام کرنا بند کر دیا۔

اس سے پہلے 14 مارچ کو راجستھان کے دارالحکومت جے پور سے 1.5 لاکھ کلوگرام ایکسپائرڈ پیکڈ غذائی اجناس ضبط کی گئی تھیں۔ ان میں نوڈلز، ساس اور مایونیز شامل تھے۔ تحقیقات کے دوران ایسے آلات بھی ملے جن سے پیکج کی ایکسپائری تاریخ بدل کر پرانے سامان کو دوبارہ بازار میں فروخت کیا جارہا تھا۔

رواں مہینے کے آغاز میں الگ -الگ چھاپوں کے دوران حیدرآباد کمشنر کی ٹاسک فورس نے ایک ٹن سے زائد ملاوٹی ادرک-لہسن پیسٹ اور سینکڑوں کلو گلے سڑے بکری اور بھیڑ کے اعضا ضبط کیے تھے۔

گزشتہ ماہ جھارکھنڈ کے پلاموں میں ایک میلے میں مشتبہ ملاوٹی کھانا کھانے سے کم از کم 175 افراد، جن میں اکثر بچے تھے، بیمار ہو گئے۔ یہ چند مثالیں محض ہیں، جو عام لوگوں کی کھانے کی تھالی کے تحفظ پر سنگین سوال اٹھاتی ہیں۔ نقلی پنیر، ملاوٹی شہد، آلودہ دودھ اور غلط لیبل والے اشیائے خوردونوش کی خبروں سے انٹرنیٹ بھرا ہوا ہے۔ درمیان میں غذائی تحفظ اور معیارات کا ریگولیٹری ادارہ بھارتی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی (ایف ایس ایس آئی) کی محدود کارروائیاں بھی سرخیوں میں آتی ہیں، لیکن غیر محفوظ خوراک کا بازار چلتا رہتا ہے۔

گزشتہ 13 مارچ کو لوک سبھا میں وزارت صحت وخاندانی بہبود کی جانب سے دیے گئے ایک جواب کے مطابق، گزشتہ تین برسوں میں ملک بھر میں لاکھوں غذائی نمونوں کی جانچ کی گئی، لیکن اس کے مقابلے میں لائسنس رد کرنے جیسے سخت اقدامات انتہائی محدود رہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، 2022-23 سے 2024-25 کے درمیان مجموعی طور پر 5.18 لاکھ نمونوں کی جانچ کی گئی۔ ہر سال تقریباً 1.7 لاکھ نمونوں کی جانچ ہو رہی ہے۔

سال 2022-23 میں: 1.77 لاکھ، سال 2023-24 میں: 1.70 لاکھ۔ سال 2024-25 میں: 1.70 لاکھ۔ یعنی نگرانی کا دائرہ وسیع ہے اور جانچ کے اعداد تقریباً مستحکم ہیں۔ اس کے باوجود، لائسنس منسوخ کرنے کے معاملوں کی

تعداد سینکڑوں تک محدود ہے اور حالیہ برسوں میں اس میں نمایاں گراوٹ کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔

سال 2022-23 میں جہاں 500 سے زائد لائسنس رد کیے گئے تھے، وہیں 2024-25 میں یہ تعداد گھٹ کر تقریباً 200 رہ گئی۔ اس کے برعکس 2022-23 کے مقابلے میں 2024-25 میں سزا اور جرمانے کے ساتھ نمٹائے گئے معاملات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ خوراک میں ملاوٹ کے معاملوں میں اضافہ ہوا ہے۔

تین برسوں میں آدھے ہو گئے ہیں لائسنس رد کرنے کے معاملے

سال 2022-23 - 533 معاملے۔
سال 2023-24 - 408 معاملے۔ سال 2024-25 220 معاملے

سزا اور جرمانے کے ساتھ نمٹائے گئے معاملے: سال 2022-23، فوجداری معاملے/سزائیں- 1188، دیوانی معاملے/ جرمانے سے نمٹائے گئے معاملوں کی تعداد- 28464 سال 2024-25، فوجداری معاملے/سزائیں- 1265، دیوانی معاملے/ جرمانے سے نمٹائے گئے معاملوں کی تعداد- 30142 یہ رجحان اس سوال کو جنم دیتا ہے کہ جب خلاف ورزیوں کی نشاندہی مسلسل ہو رہی ہے تو سخت کارروائی میں اضافہ کیوں نہیں ہو رہا؟ اور کیا صرف جرمانے پر مبنی نظام خلاف ورزیوں کو روکنے میں ناکام ہے؟

ان سوالوں کے جواب کے لیے اس رپورٹر نے انڈین فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی سے رابطہ کیا ہے، لیکن خبر شائع ہونے تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ جواب موصول ہونے پر اس خبر کو اپڈیٹ کیا جائے گا۔

تاہم، مرکزی حکومت کا کہنا ہے کہ غذائی تحفظ کے قانون کا نفاذ مرکز اور ریاستوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ یعنی مرکز کا کام معیارات طے کرنا اور قانون بنانا ہے، جبکہ ان معیارات پر عملدرآمد اور غذائی تحفظ کا نظام قائم کرنا ریاستوں کی ذمہ داری ہے، جس کے تحت فوڈ کنٹرولر، فوڈ انسپکٹر اور فوڈ سیفٹی افسران مقرر کیے جاتے ہیں۔

کن ریاستوں میں سب سے زیادہ خلاف ورزیاں؟ ریاستی لحاظ سے اعداد وشمار میں عدم توازن واضح ہے۔ اتر پردیش جیسے بڑے صوبے میں 2024-25 کے دوران 30 ہزار سے زائد نمونوں کی جانچ کی گئی اور تقریباً 15 ہزار معاملوں میں خلاف ورزیاں درج ہوئیں، لیکن لائسنس منسوخی کی کارروائی محض 16 معاملوں تک محدود رہی۔ راجستھان اور مدھیہ پردیش میں بھی ہزاروں معاملوں کے باوجود لائسنس رد کرنے کے معاملے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان کی ریاستوں میں تصویر کچھ مختلف ضرور نظر آتی ہے، جہاں مجرمانہ معاملات کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے۔ تمل ناڈو اور کیرالہ میں سینکڑوں فوجداری مقدمات درج ہوئے ہیں، لیکن وہاں بھی آخری سزا دینے والی کارروائیاں محدود ہی دکھائی دیتی ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ 2006 کے تحت معائنہ، سیمپلنگ اور نفاذ کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے اور خلاف ورزی پائے جانے پر جرمانہ، نوٹس یا دیگر ضابطہ جاتی کارروائی کی جاتی ہے۔ تاہم، دستیاب اعداد و شمار یہ اشارہ دیتے ہیں کہ زیادہ تر معاملوں میں کارروائی جرمانے یا وارننگ تک ہی محدود رہ جاتی ہے، جبکہ لائسنس منسوخ کرنے جیسے سخت اقدامات بہت کم کیے جاتے ہیں۔

مجموعی طور پر، اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ خوراک کے تحفظ کے حوالے سے نگرانی تو وسیع ہے، لیکن سخت کارروائی کی کمی اس نظام کی افادیت پر سوال اٹھاتی ہے۔ کیا خاطر خواہ کارروائی ہو رہی ہے؟ ایسے میں یہ تشویش فطری ہے کہ کیا موجودہ نظام صارفین کو محفوظ خوراک فراہم کرنے میں واقعی مؤثر ہے یا پھر یہ صرف رسمی نگرانی تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ عوامی مفاد میں غذائیت کی پالیسی کی وکالت کرنے والے تھنک ٹینک 'نیوٹریشن ایڈووکیسی فار پبلک انٹریسٹ' کی رکن اور پبلک ہیلتھ پروفیشنل ڈاکٹر وندنا پرساد ہندوستان کے موجودہ ریگولیٹری نظام کو کمزور قرار دیتی ہیں۔ دی وائر سے بات چیت میں وہ کہتی ہیں، 'خوراک کے شعبے کا بڑا حصہ غیر منظم ہونے کی وجہ سے ملاوٹ یا آلودگی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ لیکن ہمارا موجودہ ریگولیٹری نظام کمزور ہے، اور اسی وجہ سے یہ عوامی صحت کے لیے ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔'

سرکاری اعداد وشمار ظاہر کرتے ہیں کہ سخت کارروائیوں میں کمی آئی ہے، جبکہ ڈاکٹر وندنا کا ماننا ہے کہ سنگین معاملوں میں سخت کارروائی بہت ضروری ہے۔ وہ کہتی ہیں، 'کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ (ایڈلٹریشن) زیادہ تر منافع کے لیے کی جاتی ہے۔' وہ واضح کرتی ہیں کہ یہاں ہم ہلکی ملاوٹ جیسے دودھ میں پانی ملانے کی بات نہیں کر رہے، بلکہ خوراک میں کیمیکلز اور دیگر نقصاندہ عناصر کی خطرناک ملاوٹ کی بات کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر وندنا کے مطابق، ایسے معاملوں میں سخت کارروائی نہایت ضروری ہے تا کہ ایک مثال قائم ہو اور دوسرے لوگ ایسا کرنے سے ڈریں۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریگولیٹری نظام کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے، تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ موجودہ نظام کافی ہے یا نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مؤثر کنٹرول تبھی ممکن ہے جب مجرموں کو پکڑا جائے اور ٹھوس نگرانی سسٹم کام کرے۔

اس مسئلے کو پارلیامنٹ میں اٹھانے والے گنگا نگر سے رکن پارلیامنٹ کلدیپ اندورا نے دی وائر سے بات چیت میں کہا کہ حکومت کے اپنے اعداد وشمار ہی غذائی تحفظ کے نظام کی کمزوری ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، 'اعداد و شمار سے صاف ہے کہ خلاف ورزیاں تو ہو رہی ہیں، لیکن کارروائی کمزور ہوتی جارہی ہے۔ ایف ایس ایس اے آئی اور حکومت کی یہ نرمی ملاوٹ کرنے والوں کو کھلی چھوٹ دینے کے مترادف ہے۔ آج حالات یہ ہیں کہ لوگ قانون شکنی کرتے ہیں اور پکڑے جانے پر بھی معمولی جرمانہ دے کر بچ نکلتے ہیں۔'

انہوں نے تشویش ظاہر کی کہ ملاوٹ شدہ اور ناقص خوراک عام لوگوں کی پلیٹ تک پہنچ رہی ہے، جو 'دھیمے زہر' کی طرح کام کر رہی ہے۔ اندورا نے کہا، 'اگر حکومت واقعی سنجیدہ ہے تو صرف کاغذی کارروائی نہیں بلکہ سخت اور مؤثر سزائیں یقینی بنانی ہوں گی، ورنہ موجودہ نظام ملاوٹ کرنے والوں کے لیے 'نو فیئر زون' بن چکا ہے۔'

جانچ کی تعداد اور زیادہ ہو سکتی ہے! پچھلے تین برسوں سے نمونوں کی جانچ کی تعداد تقریباً 1.7 لاکھ کے آس پاس رہی ہے، لیکن یہ اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۵ مارچ ۲۰۲۶

مسلمان، مابعد رمضان

ماہ رمضان المبارک ہم سے وداع ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مقدس مہینے کی رحمتیں، برکتیں اور رونقیں بھی ہم سے جدا ہو گئی ہیں۔ اس ایک ماہ کے عرصہ میں ساری دنیا کے مسلمانوں نے انتہائی ڈسپلین کا مظاہرہ کیا تھا۔ روزے رکھے، نمازوں کی پابندی کی گئی، عبادات واذکار میں مشغول رہے، تلاوت قرآن مجید کی گئی، غریبوں کی دادرسی کی گئی۔ غریب رشتہ داروں کی ضروریات کا خیال رکھا گیا۔ معاشرہ کے غرباء اور یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا گیا۔ ان کی حتی المقدور مدد کی گئی۔ زکواۃ، صدقات اور خیرات کا وسیع تر انتظام کیا گیا تھا۔ بھوک اور پیاس کا احساس کیا گیا۔ ہم نے محسوس کیا کہ جب کسی کا پیٹ خالی ہوتا ہے تو اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ ایک مہینے میں ہم نے اپنے رب اللہ تبارک وتعالی کو راضی کرنے کی اپنی بساط کے مطابق کوشش کی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کوشش میں کئی خامیاں اور کوتاہیاں بھی ہوئی ہیں۔ تاہم یہ بھی ضرور ہے کہ ہم نے اپنی جانب سے کوشش ضرور کی ہے۔ اللہ تبارک وتعالی ہماری کوشش اور ہماری نیت کو ہی دیکھتا ہے۔ نتائج کی اسے پرواہ نہیں۔ رب کائنات بے نیاز ہے۔ بندگان خدا نے اپنے رب کو راضی کرنے کی جو کچھ بھی کوششیں کی تھیں وہ قابل ستائش ہی کہی جاسکتی ہیں۔ جہاں ہم نے دن میں روزے رکھے وہیں راتوں میں جاگ کر تراویح کا اہتمام کیا۔ نماز تہجد بھی ادا کی گئی۔ تلاوت قرآنی بھی کی گئی اور اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کرتے ہوئے رب تبارک وتعالی کو راضی کرنے کی کوشش کی گئی۔ اب یہ مقدس مہینہ ہم سے رخصت ہو چلا ہے اور ہم اس کی رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں سے جدا ہو گئے ہیں۔ حالانکہ رمضان کا مہینہ رخصت ہو چکا ہے تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ جو جذبہ ہم نے اپنے اندر اس ماہ مقدس کے دوران پیدا کیا تھا اور جس جذبہ کے ساتھ ہم زندگی گذار رہے تھے اسی جذبہ کو آئندہ مہینوں میں بھی اپنے اندر برقرار رکھیں۔ جو اسلامی ڈسپلین ہم نے اس ماہ مقدس میں اختیار کیا تھا اسی کو سارا سال اختیار کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم کامیاب ہو جائیں اور دنیا میں رسواء ہونے کا جو سلسلہ چل رہا ہے اس کو روکا جاسکے۔ مسلمانوں کیلئے ماہ رمضان المبارک نے صرف روزوں یا نمازوں کا ہی درس نہیں دیا ہے۔ صرف زکواۃ وخیرات تک ہی اس کا پیام محدود نہیں رہا ہے بلکہ ماہ رمضان المبارک نے ہمیں ساری زندگی گذارنے کا ایک ایسا ضابطہ فراہم کیا ہے جس کو اختیار کرتے ہوئے اور جس پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی زندگیوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ اس بات کو ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے کہ روزے بھلے ہی ماہ رمضان المبارک کے ہی فرض ہیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ نمازیں ہم پر ہر ایک دن میں پانچ مرتبہ فرض ہیں۔ ہمیں مسجدوں سے اپنے رابطوں کو ٹوٹنے نہیں دینا چاہئے۔ نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے۔ جو تعلق اور رابطہ ہم نے اپنے رب کریم سے ماہ رمضان میں استوار کیا تھا اسے برقرار رکھنا چاہئے۔ ہمیں اسی جوش وجذبہ اور شوق وذوق کے ساتھ نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے جس کا مظاہرہ ہم نے ماہ رمضان المبارک میں کیا تھا۔ ہمیں غریبوں اور مجبوروں کی دادرسی کا سلسلہ ماہ رمضان میں بھی جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر اپنے غریب رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اپنے پڑوسیوں کی ضروریات سے ہمیں غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ ہمیں مثالی مسلمان بننے کی ضرورت ہے کہ دنیا یہ محسوس کرے کہ حقیق مسلمان کیا ہوتا ہے اور وہ دنیا اور ساری انسانیت کیلئے کس طرح کی مثال قائم کر سکتا ہے۔ ہمیں اپنے دلوں سے کدورتوں کو دور کرتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت اور اخوت کو عام کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ آج ساری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی ہو رہی ہے۔ دنیا کا ہر طبقہ صرف اور صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانے پر تلا ہوا ہے۔ آپسی اختلافات کو فراموش کرتے ہوئے تمام معاشرے صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے معاملے میں ایک جٹ نظر آنے لگے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان بھی ایک ہو جائیں۔ ایک اللہ، ایک رسولؐ اور ایک قرآن کو ماننے والے مسلمان اگر اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر لیں اور حقیقی اسلامی جذبہ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ذلیل و رسواء نہیں کر سکتی۔ ہمارے پاس موقع ہے کہ جس ضابطہ حیات کو رمضان میں اختیار کیا تھا اسے پوری زندگی کیلئے اختیار کیا جائے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

ملک کے مسلمانوں کی سیاسی ومالی تباہی کے لئے بددیانت سیاستداں ذمہ دار

سیاست کا مقصد عوام کو انصاف دلانے کے ساتھ ان کی فلاح بہبود کی راہ ہموار بنانا ہے، مگر آزادی کے بعد سے اس کے معنی تبدیل ہو گئے، اور یہیں سے مفاد وفریب کی سیاست کا آغاز ہوا۔ ملک کے اقتدار پر قابض ہونے والی سیاسی پارٹیوں نے اپنے مفاد کے لئے عوام کو فرقہ وارانہ و ذات پات کی سیاست میں الجھا کر ان کا ووٹ تو حاصل کیا، مگر کوئی بنیادی کام نہیں کیا، خصوصی طور سے مسلم سماج کا ووٹ حاصل کرنے والی کانگریس، سماجوادی پارٹی و بی ایس پی جیسی سیاسی پارٹیوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد صرف انہیں انتخاب کے وقت سبز خواب دکھا کر بے یار ومددگار چھوڑ دیا، اور انہیں فسادات میں ایسا الجھایا کہ وہ آج تک پریشان ہیں، اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے ملک کے مسلمانوں کی سیاسی و مالی تباہی کے لئے بدیانت سیاستدانوں کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے مذکورہ تاثرات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ پیس پارٹی کی تشکیل بدیانت سیاستدانوں کی عوام مخالف کردار کو دیکھتے ہوئے ہوئی ہے۔ پیس پارٹی روز اول سے یہ پالیسی رہی ہے کہ ملک کے ہر شہری کے ساتھ بغیر تفریق انصاف کرنے سے ہی ملک کی ترقی ہوگی، مگر اپنے مفاد کے لئے عوام کو فریب دے کر ووٹ حاصل کر اقتدار حاصل کرنے والی سیاسی پارٹیوں کی ترقی صرف اپنے طبقے تک محدود ہے۔ سماجوادی پارٹی نے صرف یادو، بی ایس پی نے صرف ہرجن و کانگریس نے اپنے خصوصی طبقے کی ترقی کے لئے کام کرتی ہے۔ صرف مسلم سماج ایسا ہے جو ہار جیت کی سیاست تک محدود ہے، اور اپنی جیت کے لئے کبھی کوشش نہیں کرتا، جبکہ دیگر طبقے اپنی قیادت کی جیت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اسی ہار جیت کی سیاست کا سبب ہے کہ موجودہ بی جے پی کی حکومت میں وہ نشانہ پر ہے، اور ان کے ووٹ حاصل کرنے والی سیاسی پارٹیاں تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم سماج آج تک ان بھیانک سیاسی چہروں کی شناخت کرنے سے قاصر ہیں، جو ان کے خلاف ہمیشہ سازش کرتی رہتی ہیں، اور جب تک وہ ان بھیانک بدیانت چہروں کی شناخت و مشاہدہ کر اپنی جیت کے متعلق فیصلہ نہیں کریں گے، تب تک ان کے حالات بہتر ہونے والے نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ ملت کو سب سے زیادہ نقصان بدیانت سیاستدانوں نے پہنچایا، اور انہوں رہبر کے بجائے رہزن کا کردار ادا کیا، جس کا نتیجہ یہ کہ آج فرقہ پرست طاقتیں سرگرم اور مسلمانوں کو نوالہ بنانے میں کوشاں ہیں۔ بی جے پی اگر فرقہ پرستی کی سیاست کرتی ہے تو یہ اس کی کھلی پالیسی ہے، مگر وہ سیاسی پارٹیاں جو اپنے کو سیکولر باور کراتی، اور سیکولریزم کے نام پر ووٹ حاصل کرتی ہیں، مگر خفیہ طور پر فرقہ پرستوں کو آکسیجن دینے کا کام کرتی ہیں، یہی سبب ہے کہ ان کے دور اقتدار میں فسادات کے ایک بھی ملزم کو آج تک سزا نہیں ملی، وہ سب آزاد گھوم رہے، اور بی جے پی کی حمایت میں نعرے لگا رہے ہیں۔ مسلم سماج کو حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھتے ہوئے کسی کو ہرانے کی نہیں بلکہ صرف اپنی جیت کو یقینی بنانے کی کوشش کرنے کی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

کئی حجامت خانوں میں گندگی

شہر حیدرآباد کے بشمول ملک کے عام حجامت خانوں کی ابتر حالت اور صفائی کی ناقص و سنگین صورتحال باعث تشویش ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک اور شہر میں بیشتر حجامت خانے حفظان صحت کے بنیادی اصولوں سے یکسر غافل نظر آتے ہیں۔ کئی حجامت خانوں میں گندگی، بدبو اور بے ترتیبی عام بات ہے۔ فرش پابندی سے صاف نہیں کیے جاتے، بالوں کے ڈھیر فرش پر پڑے رہتے ہیں اور استعمال شدہ کپڑا، بغیر دھوئے ہوئے تولیئے بار بار مختلف گاہکوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ استرے، قینچیاں اور دیگر اوزار جراثیم سے پاک کیے بغیر استعمال کیے جاتے ہیں، جو جلدی بیماریوں، انفیکشن اور خطرناک قسم کے امراض کے پھیلاؤ کا سبب بنتے ہیں۔ بہت سے حجام سگریٹ پیتے ہیں، انکے ہاتھوں سے گندی بو آتی ہے، ایک گاہک کا کام کرنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر دوسرے گاہک کے سر اور گالوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیتے ہیں۔

درحقیقت یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان کی فطرت اپنی اصل حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو اسی حقیقت کی طرف بار بار متوجہ کرتا ہے کہ زندگی کے ہر حال میں اپنے ربّ کو یاد رکھو، کیونکہ وہی حقیقی کارساز، وہی مشکل کشا اور وہی پناہ دینے والا ہے۔ خطرات اور آزمائشیں دراصل انسان کے لیے بیداری کے مواقع ہوتے ہیں، جو اسے اپنی بے بسی اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں قدرت کا احساس دلاتے ہیں۔ زیرِ نظر واقعہ بھی اسی حقیقت کی ایک عملی جھلک پیش کرتا ہے۔ سمندر کی موجوں کے درمیان پیش آنے والا یہ منظر محض ایک سفر کی داستان نہیں بلکہ ایک ایسا تجربہ ہے جس نے قرآن کی آیات کو گویا زندہ حقیقت کی صورت میں ہمارے سامنے نمایاں کر دیا۔ اس واقعے میں انسان کی فطری بے بسی، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، اور ہدایت کی روشنی سے بدل جانے والی انسانی زندگی سب کچھ ایک ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔

اصل طاقت اور اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں

مسعود محبوب خان

انسان کی زندگی میں بعض لمحات ایسے آتے ہیں جب اسے اپنی حقیقت اور اپنے خالق کی عظمت کا اچانک اور گہرا احساس ہو جاتا ہے۔ روزمرّہ کی مصروفیات اور ظاہری اسباب پر اعتماد اکثر انسان کو اس حقیقت سے غافل کر دیتا ہے کہ اصل طاقت اور اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جب حالات غیر معمولی ہو جائیں، خطرہ سامنے کھڑا ہو اور ظاہری سہارے کمزور دکھائی دینے لگیں تو انسانی فطرت فوراً اپنے حقیقی ربّ کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قرآنِ مجید نے انسانی نفسیات کے اس پہلو کو نہایت حکیمانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ سمندر کی مثال دے کر بتایا گیا ہے کہ جب انسان موجوں کے درمیان گھِر جاتا ہے اور طوفانی لہریں اسے ہر طرف سے ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ بے اختیار اللہ ہی کو پکارتا ہے۔ اس وقت نہ مال و دولت یاد رہتا ہے، نہ منصب و طاقت اور نہ ہی انسان کے بنائے ہوئے دوسرے سہارے۔ دل کی گہرائیوں سے بس ایک ہی صدا بلند ہوتی ہے کہ اے ربّ کائنات! ہمیں بچا لے۔

درحقیقت یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان کی فطرت اپنی اصل حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو اسی حقیقت کی طرف بار بار متوجہ کرتا ہے کہ زندگی کے ہر حال میں اپنے ربّ کو یاد رکھو، کیونکہ وہی حقیقی کارساز، وہی مشکل کشا اور وہی پناہ دینے والا ہے۔ خطرات اور آزمائشیں دراصل انسان کے لیے بیداری کے مواقع ہوتے ہیں، جو اسے اپنی بے بسی اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں قدرت کا احساس دلاتے ہیں۔ زیرِ نظر واقعہ بھی اسی حقیقت کی ایک عملی جھلک پیش کرتا ہے۔ سمندر کی موجوں کے درمیان پیش آنے والا یہ منظر محض ایک سفر کی داستان نہیں بلکہ ایک ایسا تجربہ ہے جس نے قرآن کی آیات کو گویا زندہ حقیقت کی صورت میں ہمارے سامنے نمایاں کر دیا۔ اس واقعے میں انسان کی فطری بے بسی، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، اور ہدایت کی روشنی سے بدل جانے والی انسانی زندگی سب کچھ ایک ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔

اسی پس منظر میں یہ مختصر تحریر ''موجِ بلا میں یادِ خدا'' کے عنوان سے پیش کرنے کی کوشش کروں گا، جو اس حقیقت کی یاددہانی ہے کہ انسان کی اصل پناہ گاہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب زندگی کی موجیں تیز ہو جائیں اور حالات طوفان کا روپ دھار لیں تو مومن کا دل اسی ربّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو زمین و آسمان کا مالک اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان کو اپنی بے بسی اور ربّ کی قدرت کا حقیقی احساس ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام سہارے کمزور نظر آنے لگتے ہیں اور دل بے اختیار اسی در پر جھک جاتا ہے جہاں سے حقیقی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ دراصل آزمائشوں اور مصیبتوں کے یہی لمحات انسان کو اس حقیقت سے آشنا کرتے ہیں کہ زندگی کی کشتی خواہ کتنی ہی طوفانی لہروں میں گھِر جائے، اس کا اصل سہارا صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی عنایت ہے۔ چنانچہ مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے ربّ کو یاد رکھے، چاہے حالات سازگار ہوں یا ناموافق۔ کیونکہ یادِ خدا ہی وہ چراغ ہے جو اندھیروں میں روشنی دیتا ہے اور وہ سہارا ہے جو موجِ بلا میں بھی دل کو ڈوبنے نہیں دیتا۔

سمندر کی وسعت میں ایک عجیب ہیبت اور ایک عجیب کشش ہوتی ہے۔ اس کی موجیں کبھی دل کو مسحور کرتی ہیں اور کبھی انسان کو اس کی اپنی بے بسی کا احساس دلا دیتی ہیں۔ شاید 1991ء کے قریب ایسا ہی ایک واقعہ اُس وقت پیش آیا جب ہم چند ساتھی ارنالہ قلعہ سے واپس لوٹ رہے تھے۔ شام ڈھل چکی تھی، آسمان کے کناروں پر سرخی بکھر رہی تھی اور سمندر کی سطح پر ہلکی سی بے قراری محسوس ہونے لگی تھی۔ واپسی کے لیے ہمیں کشتی ہی کا سہارا تھا۔

جب ہم کشتی میں سوار ہونے لگے تو ناخدا (ملاح) نے ذرا توقف کے ساتھ کہا: (سمندر میں طغیانی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں، اگر ابھی روانہ نہ ہوئے تو پھر صبح سویرے تک انتظار کرنا پڑے گا)۔

یہ سن کر ہم سب ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گئے۔ ایک طرف واپسی کی جلدی تھی اور دوسری طرف سمندر کی بڑھتی ہوئی بے قراری کا اندیشہ۔ شام کا سایہ گہرا ہوتا جا رہا تھا اور قلعے کے گرد پھیلی ہوئی خاموشی گویا ہمیں کسی فیصلے کی طرف دھکیل رہی تھی۔ کچھ دیر آپس میں مشورہ ہوا۔ کسی نے احتیاط کا مشورہ دیا اور کسی نے کہا کہ اگر ابھی روانہ نہ ہوئے تو رات بھر وہیں ٹھہرنا پڑے گا۔ بالآخر یہ طے پایا کہ کشتی کا سفر شروع کر دیا جائے۔ ناخدا نے بھی سمندر کی کیفیت کا اندازہ لگاتے ہوئے احتیاط برتنے کی یقین دہانی کرائی۔ ہم سب نے دل میں اللہ کا نام لیا اور کشتی میں اپنی اپنی جگہ سنبھال لی۔

یہ ایک لمحۂ تردد تھا۔ مگر آخر کار طے پایا کہ سفر جاری رکھا جائے۔ کشتی نے آہستہ آہستہ ساحل سے رشتہ توڑا اور سمندر کی وسعت میں داخل ہونے لگی۔ ابتداء میں موجیں معمولی تھیں، مگر کچھ ہی دیر بعد کشتی گویا سمندر کی لہروں سے باتیں کرنے لگی۔ ایک لہر کشتی کو اوپر اٹھاتی تو دوسری نیچے لے آتی۔ اس لمحے انسان کو اپنی کم مائیگی اور قدرتِ الٰہی کی عظمت دونوں کا بیک وقت احساس ہوتا ہے۔ انہی لمحوں میں قرآنِ کریم کی ایک آیت بے اختیار ذہن میں ابھر آئی، جو انسان کی اسی نفسیاتی کیفیت کو نہایت بلیغ انداز میں بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔ اور جب انہیں موجیں سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ خالص ہو کر اللہ ہی کو پکارتے ہیں''۔ (سورۂ لقمان:32)

سمندر کی گہرائیوں میں یہ آیت صرف ایک قرآنی بیان نہیں رہتی، بلکہ ایک زندہ حقیقت بن کر سامنے آتی ہے۔ جب چاروں طرف پانی کی وسعت ہو، زمین کا سہارا نظروں سے اوجھل ہو اور کشتی لہروں کے رحم و کرم پر ہو، تو انسان کے دل میں موجود تمام مصنوعی سہارے یکایک بے معنی ہو جاتے ہیں۔ اس وقت دل بے اختیار اسی ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو زمین و آسمان کی مالک ہے۔ کشتی کے مسافر بھی اسی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ کچھ خاموشی سے افق کو دیکھ رہے تھے، کچھ زیرِ لب دعا میں مشغول تھے، اور کچھ کی آنکھوں میں سمندر کی وسعت کے ساتھ ساتھ اپنے ربّ کی عظمت کا احساس جھلک رہا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس مختصر سے سفر نے انسان کو اس کی اصل حقیقت یاد دلا دی ہو کہ وہ کتنا کمزور ہے اور اس کا ربّ کتنا عظیم اور قادرِ مطلق۔

واقعی اس وقت محسوس ہوا کہ قرآن کا بیان کس قدر حقیقت سے قریب ہے۔ جب انسان سمندر میں ہوتا ہے اور چاروں طرف سے بلند و بالا لہریں اسے گھیر لیتی ہیں تو اس کی ساری ظاہری قوتیں اور سہارے بے معنی ہو جاتے ہیں۔ وہ سب کچھ بھول کر صرف اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور اس کی زبان سے بے ساختہ دعا نکلتی ہے۔ اسی مفہوم کو قرآنِ مجید نے ایک اور مقام پر یوں بیان کیا ہے: وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ۔ اور جب تمہیں سمندر میں تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو سب گم ہو جاتے ہیں''۔ (سورۂ الِاسراء:67)

یہ آیات گویا اس منظر کی زندہ تفسیر بن گئی تھیں۔ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی طرف پوری یکسوئی کے ساتھ متوجہ تھے۔ اس

اضطراب کے عالم میں ہمیں ایک اور منظر بھی دیکھنے کو ملا۔ کشتی میں سوار کچھ غیر مسلم حضرات بھی تھے۔ طوفانی لہروں نے ان کے چہروں کا رنگ بدل دیا تھا، پسینے ان کی پیشانیوں سے ٹپک رہے تھے۔ ہر شخص اپنے عقیدے کے مطابق اپنے خدا کو پکار رہا تھا۔ اس لمحے انسانی فطرت کی وہ سچائی سامنے آ گئی جسے قرآن نے بیان کیا ہے کہ خطرے کے وقت انسان فطری طور پر کسی بالاتر ہستی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اسی موقع کو تذکیری انداز میں استعمال کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی مذکورہ آیت کو عنوان بنا کر چند مختصر مگر دل نشیں کلمات عرض کیے گئے۔ دراصل بات ایسی تھی جو براہِ راست دلوں تک پہنچ رہی تھی، کیونکہ حالات خود اس حقیقت کی گواہی دے رہے تھے۔ سمندر کی بے قرار موجیں، کشتی کی ہلچل اور چاروں طرف پھیلی ہوئی خاموشی گویا انسان کو اس کی بے بسی اور اپنے ربّ کی قدرت یاد دلا رہی تھی۔ چنانچہ اسی کیفیت میں ہمارے ایک ساتھی نے نہایت رقت آمیز آواز میں ایک حمد پڑھنا شروع کی۔ اُس کی آواز میں عجز و نیاز کی ایسی تاثیر تھی کہ فضاء مزید پراثر ہو گئی:

تو ہی مالک ہمارا ہے — تو ہی خالق ہمارا ہے

ان سادہ مگر پُراثر الفاظ نے دلوں کو عجیب طرح سے چھو لیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سمندر کی موجوں کے درمیان یہ صدا براہِ راست ربّ کائنات کی بارگاہ میں پہنچ رہی ہو اور ہر دل بے اختیار اسی حقیقت کا اقرار کر رہا ہو کہ انسان کے تمام سہارے عارضی ہیں، اصل سہارا صرف اسی ربّ کی ذات ہے جو زمین و آسمان کا مالک اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

برادرِ محترم کی آواز میں عجب درد اور تاثیر تھی۔ آنکھیں نم تھیں اور لہجہ ایسا کہ گویا دل کی گہرائیوں سے دعا بن کر نکل رہا ہو۔ کشتی کے مسافر خاموشی سے سن رہے تھے۔ سمندر کی لہریں اپنی روانی میں تھیں اور فضاء میں ایک روحانی سکون سا اتر آیا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وقت کی رفتار تھم سی گئی ہو اور ہر دل کسی انجانی کیفیت میں ڈوب گیا ہو۔ الفاظ کم تھے مگر ان میں ایسی صداقت اور سوز تھا کہ سننے والوں کے دلوں پر براہِ راست اثر ہو رہا تھا۔ بعض مسافروں کی نگاہیں جھک گئیں، کچھ کے لبوں پر بے ساختہ ''آمین'' جاری تھی، اور کچھ خاموشی کے عالم میں اپنے ربّ سے ہم کلام دکھائی دیتے تھے۔ کشتی اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی، مگر اس لمحے میں سب کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اور ہی سفر پر نکل پڑے ہوں۔ ایک ایسا سفر جو سمندر کی وسعتوں سے گزر کر دل کی گہرائیوں تک پہنچتا ہے، جہاں انسان اپنے خالق کے حضور خود کو بے بس، محتاج اور سراپا دعا محسوس کرتا ہے۔

اس ساتھی کی زندگی کی داستان بھی بڑی معنی خیز تھی۔ ہدایت پانے سے پہلے وہ ممبئی کے ایک بڑے اور معروف کالج کے طالب علم تھے۔ اس زمانے میں وہ گٹار (میوزیکل انسٹرومنٹ) لے کر کالج جاتے، موسیقی بجاتے اور گانے گایا کرتے تھے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو ہدایت کی روشنی سے منور کیا اور اسے اپنے دین کی خدمت کے لیے منتخب کیا تو وہی آواز، جو کبھی محض تفریح کا ذریعہ تھی، اب ذکرِ الٰہی اور دعوتِ حق کا وسیلہ بن گئی۔

اس شام سمندر کے بیچوں بیچ وہ منظر ہمارے لیے ایک زندہ سبق بن گیا۔ ہمیں شدت سے احساس ہوا کہ انسان خواہ کتنی ہی ترقی کر لے، اس کی اصل پناہ گاہ وہی ذات ہے جو زمین و آسمان کی مالک ہے۔ جب موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو انسان کے تمام مصنوعی سہارے ٹوٹ جاتے ہیں اور اس کے دل سے بس ایک ہی صدا نکلتی ہے: اے ربّ کائنات! تو ہی ہمارا مالک ہے، اور تو ہی ہمارا حقیقی سہارا۔ سمندر کے بیچ پیش آنے والا یہ واقعہ محض ایک یادگار سفر کی داستان نہیں، بلکہ انسان کی فطرت اور اس کے خالق کے ساتھ اس کے تعلق کی ایک زندہ مثال ہے۔ قرآنِ مجید نے جس حقیقت کو الفاظ کی صورت میں بیان کیا ہے، وہ اس لمحے ہمارے سامنے ایک واضح اور محسوس تجربہ بن کر ظاہر ہو گئی۔ انسان جب اپنی بے بسی کو محسوس کرتا ہے تو اس کے دل کی گہرائیوں سے جو صدا بلند ہوتی ہے، وہ دراصل اس کی فطرتِ سلیم کی آواز ہوتی ہے۔ اور وہ آواز اپنے ربّ ہی کو پکارتی ہے۔ درحقیقت قرآن کا پیغام یہی ہے کہ انسان کو صرف مصیبت اور خطرے کے وقت ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر حال میں اپنے ربّ کو یاد رکھنا چاہیے۔ افسوس یہ ہے کہ اکثر انسان امن و عافیت کے زمانے میں اپنے ربّ کو بھول جاتا ہے اور صرف مصیبت کے وقت اسے یاد کرتا ہے۔ حالانکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ خوشی میں بھی اللہ کو یاد رکھے اور آزمائش میں بھی اسی کے سامنے جھکے۔

یہ واقعہ ہمیں یہ سبق بھی دیتا ہے کہ دعوتِ دین کے مواقع کبھی کبھی غیر متوقع حالات میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر دل میں اخلاص ہو اور زبان میں سچائی ہو تو چند سادہ کلمات بھی لوگوں کے دلوں کو چھو سکتے ہیں۔ اس کشتی میں پیش آنے والا مختصر سا تذکیری لمحہ اسی حقیقت کی ایک مثال تھا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے تو عام سے حالات کو بھی ہدایت اور نصیحت کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح اس ساتھی کی زندگی کی تبدیلی بھی ایک روشن مثال ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا انعام ہے۔ جب اللہ کسی بندے کو اپنے دین کے لیے منتخب کر لیتا ہے تو اس کی صلاحیتیں اور اس کی آواز تک ایک نئی معنویت اختیار کر لیتی ہیں۔ جو چیز کبھی صرف تفریح کا ذریعہ تھی، وہی بعد میں ذکرِ الٰہی اور دلوں کی تسکین کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی موجیں صرف سمندر میں ہی نہیں اٹھتیں، بلکہ انسان کی زندگی میں بھی کبھی نہ کبھی طوفان آتے ہیں۔ آزمائشیں، مشکلات اور غیر یقینی حالات انسان کو گھیر لیتے ہیں۔ ایسے تمام مواقع پر ایک مومن کے دل کو اسی ربّ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے جو زمین و آسمان کا مالک ہے اور جو اپنے بندوں کی پکار کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد کو محض اضطرار کے لمحات تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنا لیں۔ جب بندہ اپنے ربّ سے سچا تعلق قائم کر لیتا ہے تو پھر زندگی کے طوفان بھی اس کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے، اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے اور ہر حال میں اسی پر بھروسہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور ہمارے دلوں میں ہمیشہ یہی یقین زندہ رکھے کہ:

وہی ہمارا مالک ہے، وہی ہمارا خالق ہے، اور وہی ہماری حقیقی پناہ گاہ ہے۔

غزل

ڈرپوک تھا کمزور خطا کار بھی پکّا
ہر آنکھ میں شرمندہ کردار بھی پکّا

ثابت تو ہے یہ چال سے چہرے سے بھی اس کے
کمبخت سیہ رو ہے سیہ کار بھی پکّا

ملکہ ہے اسے جھوٹ پہ تو اس پہ بھی قابو
اس کی تو ہر اک بات کا انکار بھی پکّا

چھ روز اسے پڑتے ہیں کم لاف زنی میں
چھٹی ہو مگر اس کا ہے اتوار بھی پکّا

اب ہیں یہی اطوار تو اندر بھی ہے ممکن
ہوگا کوئی دشمن پسِ دیوار بھی پکّا

کب کس نے کہاں گوٹ بچھائی ہے زمیں پر
کھل جائے گا اک روز یہ اسرار بھی پکّا

اشہر ہاشمی

شبیر احمد انصاری ایک عہد

ایک تحریک اور ایک تاریخ

محمد عارف انصاری

شبیر احمد انصاری برصغیر کے اُن نادر سماجی رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی پسماندہ طبقات کی بیداری، تنظیم اور حقوق کی جدوجہد کے لیے وقف کر دی۔ ان کی وفات 22 مارچ 2026 کو جالنہ، مہاراشٹر میں واقع ہوئی، مگر ان کا فکری و تحریکی ورثہ آج بھی زندہ ہے۔ وہ محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک عہد، ایک فکر اور ایک مسلسل تحریک کا نام تھے۔ مسلم او بی سی تحریک کو منظم شکل دینے میں ان کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جس کے باعث وہ سماجی انصاف کے باب میں ایک روشن اور ناقابلِ فراموش حوالہ بن چکے ہیں۔ ان کی جدوجہد نے تاریخ میں ایک مستقل اور تابندہ مقام پیدا کیا۔ سماجی انصاف کے علمبردار: شبیر احمد انصاری کی زندگی کا بنیادی وصف سماجی انصاف کے لیے ان کی بے مثال وابستگی تھی۔ انہوں نے معاشرے کے اُن طبقات کی نمائندگی کی جو صدیوں سے محرومی، استحصال اور نظر اندازی کا شکار رہے۔ ان کے نزدیک انصاف محض ایک نعرہ نہیں بلکہ عملی جدوجہد تھی جس کے لیے انہوں نے اپنی پوری توانائیاں صرف کر دیں۔ انہوں نے نہ صرف مسائل کی نشاندہی کی بلکہ ان کے حل کے لیے عملی اقدامات بھی کیے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی جدوجہد نے ایک خاموش طبقے کو زبان دی اور انہیں اپنے حقوق کے لیے کھڑے ہونے کا حوصلہ عطا کیا نیز سماج میں عزت و وقار کے ساتھ جینے کا شعور بھی بخشا۔ مسلم او بی سی تحریک کے بانی و قائد: آل انڈیا مسلم او بی سی آرگنائزیشن کا قیام شبیر احمد انصاری کی دور اندیشی اور قیادت کا مظہر ہے۔ 1978 میں رکھی گئی اس بنیاد نے بعد ازاں ایک ہمہ گیر تحریک کی شکل اختیار کر لی، جس نے مسلم سماج کے پسماندہ طبقات کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کیا۔ انہوں نے حکمت عملی کے ساتھ اس تحریک کو قومی سطح پر متعارف کرایا۔ ان کی قیادت میں یہ تنظیم نہ صرف ایک مضبوط آواز بنی بلکہ ایک مؤثر دباؤ گروپ کے طور پر ابھری، جس نے پالیسی سازی اور سماجی مباحث میں اہم کردار ادا کیا۔ حکومت کو عملی اقدامات پر آمادہ کرنے میں بھی انہیں غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی اور دیرپا نتائج سامنے آئے۔ منڈل کمیشن تحریک کے مؤثر ترجمان: شبیر احمد انصاری نے منڈل کمیشن کی سفارشات کو محض ایک سرکاری دستاویز کے طور پر نہیں دیکھا بلکہ اسے سماجی انقلاب کا پیش خیمہ سمجھا۔ انہوں نے اس کے نکات کو عام فہم زبان میں پیش کرتے ہوئے مسلم پسماندہ طبقات تک پہنچایا اور انہیں اس کے عملی فوائد سے آگاہ کیا۔ ان کی کاوشوں نے اس تحریک کو نئی جہت عطا کی جہاں شعور اور جدوجہد کا امتزاج نظر آتا ہے۔ انہوں نے حکومتی سطح پر بھی اس کے نفاذ کے لیے مسلسل دباؤ برقرار رکھا، جس کے نتیجے میں کئی اہم فیصلے عمل میں آئے اور پسماندہ طبقات کو ان کا حق ملنا شروع ہوا۔ یہ جدوجہد آنے والی نسلوں کے لیے امید اور رہنمائی کا مستقل ذریعہ بن گئی۔ پسماندہ مسلم طبقات کے منظم کرنے والے: شبیر احمد انصاری کا ایک بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے بکھرے ہوئے اور غیر منظم پسماندہ مسلم طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ انہوں نے انصاری، منصوری، قریشی، دھوبی، نٹ اور دیگر پیشہ ور برادریوں کو ایک مشترکہ شناخت دی اور انہیں اپنے حقوق کے لیے متحد کیا۔ ان کی یہ کوشش محض تنظیمی نہیں بلکہ فکری بھی تھی جس کے ذریعے انہوں نے طبقاتی شعور کو بیدار کیا۔ اس اتحاد نے نہ صرف ان طبقات کی آواز کو مضبوط بنایا بلکہ انہیں قومی سطح پر ایک باوقار مقام بھی دلایا جو پہلے ممکن نظر نہیں آتا تھا۔ یہی اتحاد آگے چل کر ایک مضبوط سماجی تحریک کی بنیاد بھی ثابت ہوا اور دیرپا و نمایاں اثرات مرتب کیے۔ تحریک ساز اور عوامی رہنماء: شبیر احمد انصاری ایک عوامی رہنما تھے، جنہوں نے تحریک کو کاغذی نعروں تک محدود نہیں کیا بلکہ اسے عوامی سطح پر زندہ رکھا۔ انہوں نے جلسوں، جلوسوں، ریلیوں اور کانفرنسوں کے ذریعے عوامی بیداری کو فروغ دیا۔ اورنگ آباد اور لکھنؤ کی تاریخی ریلیاں ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کی قیادت میں تحریک نے عوامی شکل اختیار کی، جس میں ہر طبقے کے لوگ شامل ہوئے۔ وہ عوام کے درمیان رہ کر ان کے مسائل کو سمجھتے اور انہیں حل کرنے کی کوشش کرتے، یہی وصف انہیں ایک حقیقی عوامی رہنما بناتا ہے۔ ان کی تقریریں عوام کے دلوں میں جوش اور بیداری کی نئی روح پھونک دیتی تھیں۔ تعلیم و روزگار کے لیے جدوجہد کرنے والے: شبیر احمد انصاری نے اپنی جدوجہد کو صرف ریزرویشن تک محدود نہیں رکھا بلکہ تعلیم اور روزگار کے مواقع کی فراہمی کو بھی اپنی تحریک کا اہم حصہ بنایا۔ ان کا ماننا تھا کہ حقیقی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب پسماندہ طبقات تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں اور انہیں باعزت روزگار حاصل ہو۔ انہوں نے اس مقصد کے لیے مختلف مہمات چلائیں اور حکومتی سطح پر پالیسی سازی میں اپنا کردار ادا کیا۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں متعدد سرکاری فیصلے سامنے آئے جنہوں نے ہزاروں افراد کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی پیدا کی۔ انہوں نے نوجوانوں کو ہنرمندی، پیشہ ورانہ تربیت اور خود انحصاری کی طرف بھی راغب کیا۔ آئینی حقوق اور مردم شماری کے علمبردار: شبیر احمد انصاری نے ہمیشہ آئینِ ہند کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنایا۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ آئینی حقوق کا تحفظ ہی سماجی انصاف کی ضمانت ہے۔ انہوں نے ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ شدت سے کیا اور اسے پسماندہ طبقات کے حقوق کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ ان کی یہ جدوجہد آخری وقت تک جاری رہی۔ وہ سمجھتے تھے کہ درست اعداد و شمار کے بغیر پالیسی سازی ممکن نہیں، اس لیے انہوں نے اس مسئلے کو قومی سطح پر اجاگر کیا اور اسے ایک مضبوط تحریک میں تبدیل کیا۔ انہوں نے مختلف سماجی و سیاسی پلیٹ فارمز پر اس مطالبے کو مدلل انداز میں پیش کیا اور وسیع پیمانے پر عوامی حمایت بھی حاصل کی۔ مصنف و مفکر: شبیر احمد انصاری صرف ایک رہنماء ہی نہیں بلکہ ایک صاحبِ فکر مصنف بھی تھے۔ ان کی کتاب ''منڈل نامہ'' ان کی فکری بصیرت اور تحریکی شعور کی عکاس ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے نہ صرف اپنی زندگی کی جدوجہد کو بیان کیا بلکہ مسلم پسماندہ طبقے کی تاریخ، مسائل اور امکانات کو بھی مدلل انداز میں پیش کیا۔ یہ تصنیف ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، جو آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ ان کی تحریروں میں درد، شعور اور تبدیلی کی خواہش واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اپنے قلم کے ذریعے بھی خاموش طبقات کی ترجمانی کی اور فکری بیداری کی ایک نئی روایت قائم کی۔ سادہ مزاج اور بے لوث شخصیت: شبیر احمد انصاری کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو ان کا سادہ مزاج اور بے لوث کردار تھا۔ انہوں نے کبھی ذاتی مفاد کو اپنی جدوجہد پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ وہ ایک فقیر منش انسان تھے، جنہوں نے ہمیشہ قوم و ملت کے مفاد کو ترجیح دی۔ ان کی زندگی اخلاص، دیانت اور خدمت کا عملی نمونہ تھی۔ ان کی سچائی اور خلوص کے ان کے مخالفین بھی معترف تھے۔ ان کی شخصیت میں وہ کشش تھی جو لوگوں کو ان کے قریب لاتی اور ان کے مقصد سے جوڑ دیتی تھی۔ وہ نہایت نرم خو، ملنسار اور دردمند دل کے مالک تھے۔ وہ ہر ملنے والے کو عزت دیتے، اس کے مسائل کو سنجیدگی کے ساتھ سنتے اور خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ بین الطبقاتی و سیاسی رابطوں کے حامل رہنماء: شبیر احمد انصاری نے اپنی تحریک کو محدود دائرے تک نہیں رکھا بلکہ مختلف سیاسی اور سماجی طبقات کے ساتھ روابط استوار کیے۔ انہوں نے شرد پوار، رام ولاس پاسوان اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ ان روابط نے ان کی تحریک کو تقویت بخشی اور اسے قومی سطح پر پذیرائی حاصل ہوئی۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ اجتماعی جدوجہد ہی پائیدار تبدیلی لا سکتی ہے، اسی لیے انہوں نے مختلف نظریات کے حامل افراد کو ایک مقصد کے تحت متحد کیا۔ انہوں نے اختلافات کے باوجود مکالمے کی فضا قائم رکھی اور باہمی احترام کے اصولوں کو ہمیشہ مقدم رکھا، جو ان کی سیاسی بصیرت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ علامتی و تاریخی شخصیت: شبیر احمد انصاری کی زندگی اور جدوجہد انہیں ایک علامتی اور تاریخی شخصیت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ انہیں ''مسلم سماج کا جیوتیبا پھولے'' کہنا ان کی خدمات کا اعتراف ہے۔ انہوں نے ایک ایسی تحریک کو جنم دیا جو محض وقتی نہیں بلکہ دائمی اثرات کی حامل ہے۔ ان کا انتقال بلاشبہ ایک عظیم نقصان ہے، مگر ان کا فکر و عمل آج بھی زندہ ہے۔ وہ آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں اور ان کی جدوجہد ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ حق اور انصاف کی لڑائی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی اور ان کا مشن آنے والے وقتوں میں بھی رہنمائی فراہم کرتا رہے گا اور نئی نسل کو حوصلہ دیتا رہے گا۔

امت کا افسانہ اور پاکستان میں طاقت کی سیاست کی حقیقت

توفیق انصاری

حالیہ دنوں میں پاکستان کے اقتدار کے ایوانوں سے ایک نہایت چشم کشا تنازع سامنے آیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق پاکستان کے آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے ایک بند کمرہ اجلاس میں شیعہ علما سے کہا، ''اگر آپ کو ایران سے اتنی محبت ہے تو آپ ایران کیوں نہیں چلے جاتے۔''

یہ بیان محض ایک سرسری جملہ نہیں ہے۔ یہ ایک بڑی حقیقت کی جھلک ہے، جو پاکستان کی سیاسی اور اسٹریٹجک سوچ میں بار بار دہرائے جانے والے امت کے تصور کی کھوکھلاہٹ کو بے نقاب کرتا ہے۔ دہائیوں سے پاکستان خود کو عالمی مسلم امت کا علمبردار پیش کرتا آیا ہے، ایک ایسی متحد اسلامی برادری جو سرحدوں سے بالاتر ہو۔ یہ بیانیہ 1947 سے اس کی نظریاتی شناخت کا مرکزی حصہ رہا ہے۔ لیکن حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے۔ جب جغرافیائی سیاسی کشیدگی بڑھتی ہے، جیسے کہ موجودہ ایران بحران، تو پاکستان کی قیادت مسلم اتحاد کی محافظ کے طور پر عمل نہیں کرتی۔ اس کے بجائے وہ ایک سرد اور حساب شدہ اصول کی طرف لوٹ آتی ہے، یعنی قومی مفاد سب سے بڑھ کر۔ منیر کا بیان اسی حقیقت کو عیاں کرتا ہے۔ ایران کے لیے ہمدردی کو مشکوک قومی وفاداری سے جوڑ کر پاکستان کی اعلیٰ فوجی قیادت نے مذہبی یکجہتی کو عملاً ایک بوجھ بنا دیا ہے۔ یہ امت کی زبان نہیں ہے۔ یہ ریاستی کنٹرول کی زبان ہے۔ پاکستان دنیا کی بڑی شیعہ آبادیوں میں سے ایک کا گھر ہے، جس کا اندازہ تقریباً پندرہ سے بیس فیصد لگایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود تاریخی طور پر اس برادری کو ہمیشہ حاشیہ نشینی، ہدفی تشدد اور نظامی نظر اندازی کا سامنا رہا ہے۔ منیر کے بیان کو اسی تناظر میں سمجھنا ہوگا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مذہبی شناخت کو صرف اسی حد تک قبول کیا جاتا ہے جہاں وہ ریاست کی متعین کردہ وفاداری کے دائرے میں ہو۔ سرحد پار مذہبی

روابط، خاص طور پر ایران کے ساتھ، شک کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ جب فرقہ وارانہ شناخت خارجہ پالیسی سے ٹکراتی ہے تو اسے سیاسی رنگ دے دیا جاتا ہے۔ یہ اتحاد نہیں ہے۔ یہ مشروط وابستگی ہے۔ اور پاکستان میں شیعہ برادری کے لیے پیغام بالکل واضح ہے۔ آپ کا مذہب اسی وقت قابل قبول ہے جب وہ ریاستی مفادات سے ہم آہنگ ہو۔ اس تنازع کا وقت بھی اتنا ہی اہم ہے۔ آج پاکستان ایک پیچیدہ جغرافیائی سیاسی توازن میں پھنسا ہوا ہے۔ ایک طرف سعودی عرب ہے جو ایک دیرینہ مالی اور اسٹریٹجک شراکت دار ہے۔ دوسری طرف ایران ہے، ایک ہمسایہ شیعہ اکثریتی ریاست جس کے پاکستان کی شیعہ آبادی سے گہرے مذہبی روابط ہیں۔ ایسی صورتحال میں اسلامی اتحاد کا تصور غیر موزوں ہو جاتا ہے۔ ریاست نظریاتی تسلسل کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اسے اسٹریٹجک اتحادوں کو ترجیح دینی ہوتی ہے۔ منیر کا تبصرہ اسی کشمکش کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ایران نواز جذبات کے درمیان داخلی بے چینی کو قابو میں رکھنے، خلیجی اتحادیوں کو یقین دہانی کرانے اور ایک غیر مستحکم علاقائی ماحول میں اندرونی کنٹرول کو مضبوط کرنے کی کوشش ہے۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے یہ ایک بنیادی تضاد کو بے نقاب کرتا ہے۔ پاکستان جب چاہے امت کا حوالہ دیتا ہے، اور جب مفادات کا تقاضا ہو تو اسے ترک کر دیتا ہے۔ پاکستان میں شیعہ برادری کے لیے یہ لمحہ سنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے۔ دہائیوں سے انہیں بتایا گیا کہ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے جو مسلم اتحاد کے تصور پر قائم ہے۔ لیکن جب یہی اتحاد ریاستی مفادات سے ٹکراتا ہے تو اسے فوراً پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ منیر کا بیان کوئی الگ واقعہ نہیں ہے۔ یہ ایک وسیع تر رجحان کی عکاسی کرتا ہے، فرقہ وارانہ تشدد سے لے کر پالیسی میں نظر اندازی تک، سفارتی ابہام سے لے کر داخلی بداعتمادی تک۔ ہر ملک اپنے مفادات کو ترجیح دیتا ہے، لیکن پاکستان کو جو چیز مختلف بناتی ہے وہ اس کے دعووں اور حقیقت کے درمیان خلیج ہے۔ امت کا تصور طاقتور ہے۔ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں میں یکجہتی، ہمدردی اور مشترکہ تقدیر کا احساس پیدا کرتا ہے۔ لیکن ریاستی سیاست کے میدان میں یہ اکثر محض ایک نعرہ بن کر رہ جاتا ہے۔ پاکستان کی موجودہ صورتحال اس بات کو واضح کرتی ہے۔ وہ ایران کی مکمل حمایت نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے خلیجی شراکت داری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ وہ داخلی جذبات کو دبا نہیں سکتا کیونکہ اس سے اندرونی دراڑیں سامنے آ جائیں گی۔ وہ انتخابی قوم پرستی پر عمل کرتے ہوئے اتحاد کا تاثر برقرار نہیں رکھ سکتا۔ منیر کے صاف الفاظ اس تضاد کو واضح کر دیتے ہیں۔ ان بیانات کے گرد پیدا ہونے والا تنازع صرف ایک جملے کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ ایک طویل عرصے سے قائم بیانیے کے بکھرنے کی علامت ہے۔ پاکستان کی قیادت نے، شاید غیر ارادی طور پر، وہ حقیقت ظاہر کر دی ہے جو ہمیشہ سے موجود تھی۔ امت ایک تصور ہے۔ ریاست ایک حقیقت ہے۔ اور جب دونوں میں ٹکراؤ ہوتا ہے تو ریاست ہمیشہ جیتتی ہے۔ مشاہدین کے لیے، اور خاص طور پر پاکستان کی شیعہ برادری کے لیے، سبق واضح ہے۔ طاقت کی سیاست میں شناخت قابل سودے بازی ہوتی ہے۔ مفادات نہیں۔

'ٹرانس جینڈر بل' لوک سبھا سے منظور

اپوزیشن نے بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے کا کیا مطالبہ

سماجی انصاف کے وزیر ڈاکٹر وریندر کمار نے لوک سبھا میں بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ "یہ کسی کے خلاف نہیں ہے۔ یہ بل ٹرانس جینڈر معاشرے کے لوگوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے لایا گیا ہے۔" ٹرانس جینڈر رائٹس ایکٹ (ترمیمی) بل لوک سبھا سے منظور کر لیا گیا ہے۔ اس بل پر ہوئی بحث کا جواب دیتے ہوئے سماجی انصاف امپاورمنٹ کے وزیر ڈاکٹر وریندر کمار نے کہا کہ اس ترمیم کی منظوری سے قانونی وضاحت آئے گی۔ اس ترمیم کے ذریعے جرائم کے خلاف قانون کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ٹرانس جینڈرز' کی حساسیت کو کسی بھی طرح سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت ان کے مفاد کے حق میں کام کرنے کے لیے پرعزم ہے اور یہاں اپنی بات رکھنے والے اپوزیشن کے تمام اراکین کی باتوں سے بھی یہی لگا کہ وہ بھی ٹرانس جینڈر افراد کی بہتری ہی چاہتے ہیں۔ سماجی انصاف کے وزیر ڈاکٹر وریندر کمار نے لوک سبھا میں بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ "یہ کسی کے خلاف نہیں ہے۔ یہ بل ٹرانس جینڈر معاشرے کے لوگوں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے لایا گیا ہے۔" دوسری جانب اپوزیشن جماعتوں کے اراکین پارلیمنٹ نے اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اسے اسٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے، کانگریس کی ایس جوتیمنی، سماج وادی پارٹی کے آنند بھدوریا، ڈی ایم کے کی ٹی سمتھی سمیت اپوزیشن جماعتوں کے تمام اراکین پارلیمنٹ نے اس بل کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایس جوتیمنی نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا بھی حوالہ دیا اور ترمیم شدہ بل کے التزامات کی مخالفت کی۔ کانگریس لیڈر کے علاوہ سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ آنند بھدوریا نے بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ "اس بل میں ٹرانس جینڈر معاشرے کی تعریف غیر واضح ہے۔ یہ ایک 'امبریلا ٹرم' ہے۔ اس تنوع کو نظر انداز کرنا آئین کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ ترمیم سیلف ڈیکلریشن کے التزامات کو ہٹا دیتا ہے۔ اس میں انسان کے اپنی اصل شناخت کے ساتھ جینے کے حق کو ایک جرم جیسا بنا دیا گیا ہے۔" آنند بھدوریا کے مطابق نئی ترمیم کی وجہ سے ٹرانس جینڈرز کی قانونی شناخت اور انہیں ملنے والی سہولیات خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ 'مہابھارت' میں بھی 'شکھنڈی' کی عظیم داستان ملتی ہے۔ ٹرانس جینڈر کمیونٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہ کر اپنی حفاظت اور جینے کا حق رکھتا آیا ہے، یہ بل ان سے یہ حق چھین رہا ہے، یہ بل ان سے یہ حق چھین رہا ہے۔ دوسری جانب ایک وفد، جو پورے ہندوستان سے تعلق رکھنے والے ٹرانس جینڈر کارکنان پر مشتمل تھا، نے لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سے دہلی میں آج ہی ملاقات کی تھی۔ اس موقع پر کانگریس کی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی سمیت پارٹی کے دیگر سینئر رہنما بھی موجود تھے۔ وفد نے حکومت کی جانب سے پیش کردہ مجوزہ 'ٹرانس جینڈر پرسنز' بل کی سخت مخالفت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ بل ان کے اپنے جنس کی 'خود شناخت' کے حق کو کمزور کرتا ہے، جو کہ سپریم کورٹ کی جانب سے تسلیم شدہ حق ہے۔ وفد نے نشاندہی کی کہ یہ بل لاکھوں ٹرانس جینڈر افراد، جن میں تاریخی طور پر تسلیم شدہ برادریوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل ہیں، کو قانونی شناخت اور تحفظ سے محروم کر سکتا ہے۔ انہوں نے ان دفعات پر بھی تشویش کا اظہار کیا جنہیں انہوں نے غیر انسانی اور سزا دینے والی قرار دیا، جن میں لازمی طبی معائنہ، مناسب تحفظات کے بغیر فوجداری سزائیں، اور موجودہ تحفظات کو کمزور کرنا شامل ہیں۔ راہل گاندھی نے وفد کو یقین دلایا کہ کانگریس پارٹی ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق اور وقار کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے اور پارلیمنٹ میں اس بل کی مخالفت کرے گی۔

کروڑی مل کالج کے شعبۂ اردو میں نشستوں میں نمایاں اضافہ

،داخلوں کی تعداد ۲۳ رسے بڑھا کر ۴۰ رکی گئی ،شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر ندیم احمد نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ شعبۂ اردو میں نشستوں میں اضافہ اردو زبان وادب کے فروغ کی سمت ایک اہم اور خوش آئند قدم ہے۔

نئی دہلی: کروڑی مل کالج، دہلی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے لیے یہ ایک نہایت خوش آئند اور تاریخی پیش رفت ہے کہ گریجویٹ سطح پر اردو مضمون کی نشستوں میں نمایاں اضافہ منظور کر لیا گیا ہے۔ آئندہ تعلیمی سال سے شعبۂ اردو میں داخلوں کی تعداد 23 سے بڑھا کر 40 کر دی گئی ہے۔ اس اہم فیصلے کو اردو زبان و ادب کے فروغ اور اس کی تعلیمی اہمیت کے اعتراف کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ نشستوں میں اضافہ کا یہ مطالبہ گزشتہ کئی برسوں سے زیر غور تھا۔ اس کی منظوری سے نہ صرف اردو کے طلبہ و طالبات کے لیے اعلیٰ تعلیم کے مزید مواقع فراہم ہوں گے بلکہ کروڑی مل کالج میں اردو زبان وادب کی تدریسی، ادبی و تحقیقی سرگرمیوں کو بھی نئی توانائی اور وسعت حاصل ہوگی۔ اس اقدام سے اردو میں دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کے لیے تعلیمی راستے مزید ہموار ہوں گے اور زبان وادب کی روایت کو مضبوطی ملے گی۔ اس اہم کامیابی میں کالج کے معزز پرنسپل پروفیسر دنیش کھٹر کی سرپرستی اور رہنمائی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی مثبت سوچ، تعلیمی بصیرت اور ادارہ جاتی تعاون کے نتیجے میں شعبۂ اردو کی اس دیرینہ خواہش کو عملی شکل مل سکی۔ اس کے ساتھ ہی شعبۂ اردو کے اساتذہ کی مسلسل محنت، سنجیدہ کاوشوں اور تعلیمی سرگرمیوں نے بھی اس فیصلے کی راہ ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس تعلق سے بات کرتے ہوئے شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر ندیم احمد نے نمائندہ کو فون پر بتایا کہ شعبۂ اردو میں نشستوں میں اضافہ یقیناً ایک خوش آئند اور حوصلہ افزا فیصلہ ہے۔ اس سے اردو زبان و ادب میں دلچسپی رکھنے والے زیادہ سے زیادہ طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع میسر آئے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ اس اقدام سے نہ صرف شعبۂ اردو کی تدریسی اور ادبی سرگرمیوں کو مزید فروغ ملے گا بلکہ کالج میں اردو زبان و ادب کی علمی روایت بھی مزید مستحکم ہوگی۔ شعبۂ اردو اس تاریخی پیش رفت پر کالج انتظامیہ، اساتذہ، طلبہ و طالبات اور اردو زبان و ادب سے وابستہ تمام احباب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ شعبہ اس عزم کا اعادہ کرتا ہے کہ اردو زبان و ادب کی تدریس، تحقیق اور ترویج کے لیے اپنی کوششیں آئندہ بھی اسی سنجیدگی، خلوص اور علمی جذبے کے ساتھ جاری رکھے گا۔

مغربی ایشیا تنازعہ کے حل کیلئے بات چیت اور سفارت کاری ضروری

وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو عالمی سطح پر امن اور بات چیت کو فروغ دینے کے لئے متحد آواز پر زور دیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو عالمی سطح پر امن اور بات چیت کو فروغ دینے کے لئے متحد آواز پر زور دیا، کیونکہ مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ تجارت، توانائی کی فراہمی میں خلل ڈالتا ہے، اور خلیج میں لاکھوں ہندوستانیوں کی حفاظت کو متاثر کرتا ہے۔ راجیہ سبھا سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا،"مغربی ایشیا میں جنگ کو شروع ہوئے 3 ہفتے سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔ جنگ نے دنیا میں توانائی کا سنگین بحران پیدا کر دیا ہے۔ ہندوستان کے لیے بھی یہ صورتحال تشویشناک ہے۔ جنگ نے ہمارے تجارتی راستوں کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ پیٹرول، ڈیزل، گیس اور کھاد کی معمول کی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے، انہوں نے خطے کے رہنماؤں کے ساتھ متعدد فون پر بات چیت کی ہے اور تمام خلیجی ممالک، ایران، اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ ہندوستان کی مسلسل مصروفیت کی تصدیق کی ہے۔"تقریباً ایک کروڑ ہندوستانی خلیجی ممالک میں رہتے ہیں اور کام کرتے ہیں، اور ان کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانا بھی ہندوستان کے لیے ایک بڑی تشویش ہے۔ دنیا بھر سے بہت سے جہاز آبنائے ہرمز میں پھنسے ہوئے ہیں، اور ان پر ہندوستانی عملے کے ارکان کی ایک بڑی تعداد سوار ہے، جو ہندوستان کے لیے بھی ایک بڑی تشویش ہے، ایسے مشکل حالات میں ضروری ہے کہ ہندوستانی پارلیمنٹ کی اس اکائی اور امن و امان کے لیے آواز اٹھائے۔ پی ایم مودی نے کہا، جنگ شروع ہونے کے بعد سے، میں نے مغربی ایشیا کے بیشتر ممالک کے سربراہان مملکت کے ساتھ فون پر بات چیت کے دو دور کیے ہیں۔ ہم تمام خلیجی ممالک کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں، اور ہم ایران، اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ بھی رابطے میں ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان مغربی ایشیا کے تنازعہ کے دوران اپنے شہریوں کی حفاظت کو ترجیح دے رہا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اب تک 3,75,000 سے زیادہ ہندوستانیوں کو بحفاظت نکالا جا چکا ہے، جن میں 1,000 سے زیادہ ایران سے بھی شامل ہیں، جبکہ تمام فریقین پر زور دیا کہ وہ پرامن حل تلاش کریں۔

جنگ گیس اور گھریلو معیشت: بھارت ایل پی جی بحران سے کیسے نمٹ رہا ہے

عالمی تیل قیمتوں میں ریکارڈ اضافہ کے باوجود بھارت میں پٹرول و ڈیزل کی قیمتیں مستحکم

نئی دہلی: ایران سے متعلق جاری عالمی کشیدگی اور جنگی حالات نے بھارت میں ایل پی جی (LPG) کی سپلائی کو شدید متاثر کیا ہے، جس کے نتیجے میں گھریلو اور تجارتی سطح پر "کچن اکانومی" دباؤ کا شکار ہو گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس بحران کی بڑی وجہ اسٹریٹ آف ہرمز میں رکاوٹیں ہیں، جہاں سے بھارت کی تقریباً 60 فیصد ایل پی جی ضروریات پوری ہوتی ہیں، اور اسی راستے سے زیادہ تر درآمدات گزرتی ہیں۔ اس صورتحال کے باعث ملک بھر میں ایل پی جی کی ترسیل متاثر ہوئی ہے، کئی علاقوں میں سلنڈر کی فراہمی میں تاخیر دیکھی جا رہی ہے اور بعض جگہوں پر لوگ کئی دنوں تک انتظار کرنے پر مجبور ہیں۔ حکومتِ ہند نے اس بحران سے نمٹنے کے لیے فوری اقدامات کیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق حکومت نے ہنگامی اختیارات استعمال کرتے ہوئے ریفائنریوں کو ایل پی جی پیداوار بڑھانے کی ہدایت دی ہے اور گھریلو صارفین کو ترجیح دینے کی پالیسی اپنائی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمرشل سیکٹر، خصوصاً ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کو جزوی سپلائی فراہم کی جا رہی ہے تاکہ معیشت کے اس اہم حصے کو مکمل طور پر بند ہونے سے بچایا جا سکے۔ تاہم کئی مقامات پر کاروبار کو اب بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ حکومت نے سپلائی چین کو متنوع بنانے کے لیے متبادل ممالک سے ایل پی جی درآمدات بھی بڑھائی ہیں، جن میں امریکہ اور ارجنٹینا جیسے ممالک شامل ہیں، تاکہ مشرقِ وسطیٰ پر انحصار کم کیا جا سکے۔ ماہرین کے مطابق یہ بحران صرف عارضی نہیں بلکہ بھارت کے توانائی نظام کی ساختی کمزوریوں کو بھی ظاہر کرتا ہے، جہاں درآمدات پر زیادہ انحصار ملک کو عالمی جھٹکوں کے لیے حساس بناتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ موجودہ صورتحال نے یہ واضح کر دیا ہے کہ توانائی کے متبادل ذرائع، جیسے بایو گیس، قابلِ تجدید توانائی اور دیگر فیول آپشنز کو فروغ دینا ناگزیر ہے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے جھٹکوں سے بچا جا سکے۔ مجموعی طور پر بھارت اس بحران سے نمٹنے کے لیے فوری اور طویل مدتی دونوں حکمت عملیوں پر کام کر رہا ہے، تاہم عالمی حالات کے باعث غیر یقینی صورتحال اب بھی برقرار ہے۔ عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے، تاہم بھارت نے داخلی سطح پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں کو مستحکم رکھا ہوا ہے تاکہ عوام کو فوری جھٹکے سے بچایا جا سکے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بھارتی آئل باسکٹ کی قیمت 155 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی ہے اور 19 مارچ کو یہ 156.29 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی، جو بعض مواقع پر برینٹ کروڈ سے بھی زیادہ رہی۔ اس تیزی کی بنیادی وجہ مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور سپلائی میں رکاوٹیں ہیں، جس کے باعث عالمی توانائی منڈی شدید دباؤ کا شکار ہے۔ باوجود اس کے، بھارت میں عام صارفین کے لیے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق اس اضافی بوجھ کو اس وقت سرکاری اور نجی آئل کمپنیاں خود برداشت کر رہی ہیں تاکہ مہنگائی کو قابو میں رکھا جا سکے اور عوامی دباؤ کم رہے۔ حکومت کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ملک میں ایندھن کے وافر ذخائر موجود ہیں۔

برطانیہ اور بھارت کے بیچ فضائی دفاعی تعلقات مزید مضبوط ہوئے

نئی دہلی: برطانیہ کے ائیر چیف مارشل سر ہارو سمتھ نے اپنے تین روزہ ہندوستان کے دورے کا آغاز قومی جنگی یادگار پر خراج عقیدت پیش کر کے اور ہندوستانی فضائیہ کے گارڈ آف آنر کا جائزہ لے کر کیا۔ انہوں نے ائیر چیف مارشل امر پریت سنگھ کے ساتھ ابھرتے ہوئے سیکورٹی خطرات اور تعاون کو مضبوط بنانے کے مواقع پر بات چیت کی جس میں دونوں فریقوں نے تربیت اور آپریشنل تبادلوں میں حالیہ پیش رفت کو اجاگر کیا۔ یہ دورہ ابھرتے ہوئے فضائی چیلنجوں کا مشترکہ طور پر جواب دینے کی جاری کوششوں کے ایک حصے کے طور پر کیا گیا ہے۔ فروری میں، برطانیہ اور بھارت نے انڈین ائیر فورس کے لیے تین کوالیفائیڈ فلائنگ انسٹرکٹرز بھیجنے کے لیے ایک معاہدے کو حتمی شکل دی جو کہ آر اے ایف ویلی، برطانیہ کے تیز جیٹ ٹریننگ بیس، آر اے ایف کالج کرانویل میں ایک موجودہ ہندوستانی انسٹرکٹر کے ساتھ شامل ہوں گے۔ اس قدم کا مقصد پائلٹوں کی تربیت کے معیار کو بڑھانا اور دونوں افواج کے درمیان باہمی تعاون کو بڑھانا ہے۔ فضائی سربراہان جدید فضائی خطرات سے نمٹنے کے لیے آئی اے ایف کے آپریشنل طریقہ کار اور بہترین طریقوں کا جائزہ لینے کے لیے گوالیار کا بھی دورہ کریں گے۔ سمتھ نے انسٹرکٹر کے تبادلے کو آر اے ایف اور انڈین ائیر فورس کے درمیان اعتماد کی گہرائی، مشترکہ پیشہ ورانہ مہارت اور باہمی عزم کے طور پر بیان کیا۔ برطانوی ہائی کمیشن کے کموڈور کرس ساانڈرز نے کہا کہ آئی اے ایف کے انسٹرکٹرز کو برطانیہ کی تربیت میں ملٹی ڈومین مشقوں کے ساتھ شامل کرنا دفاعی تعلقات کی مضبوطی کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ 2026 میں برطانیہ کے فلیگ رینک کا چوتھا ہندوستان کا دورہ ہے، جو شراکت داری پر رکھی گئی اسٹریٹجک قدر کا اشارہ ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر اور امریکی مارکو روبیو نے مغربی ایشیا کے تنازع پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ بات چیت کی تاکہ توانائی کی سلامتی پر خصوصی توجہ کے ساتھ عالمی معیشت پر مغربی ایشیا کے تنازعہ کے اثرات پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ جے شنکر۔ روبیو کی فون پر بات چیت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایران کے لیے واشنگٹن کی ڈیڈ لائن میں پانچ دن کی توسیع کے چند گھنٹے بعد ہوئی ہے۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، جے شنکر نے کہا کہ ان کی روبیو کے ساتھ تفصیلی فون پر بات چیت ہوئی جس میں مغربی ایشیا کے تنازع پر توجہ مرکوز کی گئی۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ "ہماری بات چیت مغربی ایشیا کے تنازعہ اور بین الاقوامی معیشت پر اس کے اثرات پر مرکوز تھی۔ ہم نے خاص طور پر توانائی کے تحفظ سے متعلق خدشات کے بارے میں بات کی۔ رابطے میں رہنے پر اتفاق کیا۔ واشنگٹن میں، اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے کال پڑھ کر کہا کہ روبیو اور جے شنکر نے باہمی ترجیحات کو آگے بڑھانے کے لیے مل کر کام جاری رکھنے کی اہمیت پر اتفاق کیا۔ پرنسپل نائب ترجمان ٹومی پگوٹ نے کہا کہ سکریٹری روبیو نے آج ہندوستانی وزیر خارجہ سبرامنیم جے شنکر سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں عہدیداروں نے مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔

بھارت میں دنیا کا سب سے بڑا قابل تجدید توانائی منصوبہ

کھاوڈا پارک "گرین پاور ہب" بننے کو تیار

کھاوڈا (گجرات) بھارت کے صحرائی علاقے رَن آف کچھ میں دنیا کا سب سے بڑا قابلِ تجدید توانائی منصوبہ تیزی سے تعمیر ہو رہا ہے، جسے "کھاوڈا ہائبرڈ رینیوایبل انرجی پارک" قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ میگا پروجیکٹ 30 گیگاواٹ صلاحیت کا حامل ہوگا، جو مکمل ہونے پر تقریباً 1.8 کروڑ گھروں کو بجلی فراہم کرنے کے قابل ہوگا، اور اسے دنیا کا سب سے بڑا سنگل سائٹ رینیوایبل انرجی پارک بنایا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ تقریباً 72,600 ہیکٹر رقبے پر پھیلا ہوا ہے، جو سنگاپور سے بھی بڑا علاقہ ہے۔ اس میں تقریباً 20 گیگاواٹ شمسی توانائی اور 10 گیگاواٹ ہوا سے بجلی پیدا کی جائے گی، جس سے مسلسل اور مستحکم توانائی سپلائی ممکن ہو سکے گی۔ کھاوڈا پارک کو 2020 میں شروع کیا گیا تھا، اور اس کا بڑا حصہ نجی و بین الاقوامی شراکت داری کے تحت تیار کیا جا رہا ہے۔ ابتدائی مراحل میں ہی اس منصوبے سے 1 گیگاواٹ سے زائد بجلی پیدا ہونا شروع ہو چکی ہے، جبکہ مکمل تکمیل آئندہ چند برسوں میں متوقع ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ منصوبہ بھارت کے 2030 تک 500 گیگاواٹ قابلِ تجدید توانائی کے ہدف کا ایک اہم ستون ہے، اور یہ ملک کو توانائی کے شعبے میں خود کفالت اور کم کاربن معیشت کی جانب لے جا سکتا ہے۔ تاہم ناقدین نے اس منصوبے کے ماحولیاتی اثرات، صحرائی ماحولیاتی نظام پر دباؤ، اور توانائی ذخیرہ کرنے کے مسائل جیسے چیلنجز کی نشاندہی بھی کی ہے، جنہیں حل کرنا مستقبل میں اہم ہوگا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ کھاوڈا پارک نہ صرف بھارت کی توانائی حکمت عملی کا مرکز ہے بلکہ یہ دنیا کے لیے بھی ایک مثال بن سکتا ہے کہ کس طرح بنجر زمین کو بڑے پیمانے پر صاف توانائی کے مرکز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کے قابل تجدید توانائی کے حصہ میں ریکارڈ اضافہ

ہندوستان آنے والے برسوں میں اپنے قابل تجدید پیداواری حصہ میں مزید اضافہ کرسکتا ہے

نئی دہلی: آر بی آئی بلیٹن کے اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان کا قابل تجدید توانائی کا حصہ 2025-26 (جنوری تک) بڑھ کر 26.4٪ ہو گیا، جو کہ 2019-20 میں 21٪ سے زیادہ ہے۔ شمسی توانائی کی شراکت کل پیداوار کے 9٪ سے دگنی ہو گئی ہے، جو اب نصب شدہ قابل تجدید صلاحیت کے 54٪ کی نمائندگی کر رہی ہے۔ موجودہ مالی سال میں، شمسی توانائی نے ریکارڈ 38 گیگاواٹ کا اضافہ کیا، جس سے بڑی ہائیڈرو سمیت کل قابل تجدید صلاحیت 267 گیگاواٹ تک پہنچ گئی۔ ترقی 2030 تک ہندوستان کے 500 گیگاواٹ غیر فوسل صلاحیت کے ہدف کو سپورٹ کرتی ہے، جس میں 250 گیگاواٹ پہلے ہی حاصل ہو چکے ہیں۔ حکومت اقتصادی خود انحصاری کے لیے بجلی کو بنیادی وسائل کے طور پر تیار کرتے ہوئے 2070 تک خالص صفر کے لیے پرعزم ہے۔ بھارت الیکٹریسٹی سمٹ 2026 نے توانائی کے تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ملاوی اور روس جیسے ممالک کے ساتھ دو طرفہ سودوں کی سہولت فراہم کی۔ بھارت الیکٹریسٹی سمٹ نے 500 سے زیادہ عالمی نمائش کنندگان کو اکٹھا کیا اور 517 کروڑ روپے کے 1,200 خریدار بیچنے والے اجلاسوں کی میزبانی کی۔ اہم بات چیت سرحد پار سے بجلی کے اشتراک، قابل تجدید پروجیکٹ تعاون، ٹرانسمیشن اپ گریڈ، اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پر مرکوز تھی۔ انڈیا۔ افریقہ اسٹریٹجک میٹ جیسے اقدامات کا مقصد صاف توانائی تک رسائی کو بڑھانا اور ترقی پذیر خطوں میں گرڈ کو جدید بنانا ہے۔ قابل تجدید فوائد کے باوجود، بھارت 270 گیگاواٹ کی متوقع موسم گرما کی چوٹی کی طلب کو پورا کرنے کے لیے کوئلے پر زیادہ انحصار کرنے کے لیے تیار ہے، جس کی ایک وجہ ایران کے تنازع سے ایل این جی کی سپلائی میں رکاوٹ ہے۔ جب کہ پاکستان جیسے پڑوسیوں نے شمسی توانائی کو اپنانے کے ذریعے ایل این جی کی درآمدات کو کم کر دیا ہے، بہت سے ایشیائی ممالک آب و ہوا کے اہداف کو خطرے میں ڈال کر کوئلے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ کوئلے پر ضرورت سے زیادہ انحصار، یہاں تک کہ ایک مختصر مدت کے حل کے طور پر، صاف توانائی کی منتقلی کو سست کر سکتا ہے۔ اگر موجودہ شمسی صلاحیت میں اضافہ جاری رہتا ہے، تو ہندوستان آنے والے برسوں میں اپنے قابل تجدید پیداواری حصہ میں مزید اضافہ کر سکتا ہے، زیادہ مانگ کے دوران کوئلے پر دباؤ کو کم کر سکتا ہے اور توانائی کی حفاظت کو بہتر بنا سکتا ہے۔ متبادل طور پر، موسمی ڈیمانڈ میں اضافے اور جغرافیائی سیاسی رکاوٹوں کی وجہ سے جاری جیواشم ایندھن کا انحصار ترقی میں رکاوٹ بن سکتا ہے، جس سے صلاحیت میں اضافے کے باوجود طویل مدتی اہداف کو حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ایران۔اسرائیل توانائی بحران کے دوران ہندوستان جیٹ فیول برآمد کرنے والا ملک بنا

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں جاری ایران۔اسرائیل تنازع کے باعث عالمی توانائی منڈی شدید دباؤ کا شکار ہے، تاہم اس بحران کے دوران بھارت ایک اہم کردار ادا کرتے ہوئے جیٹ فیول (ایوی ایشن ٹربائن فیول) کا بڑا برآمد کنندہ بن کر ابھرا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، خلیج میں کشیدگی اور آبنائے ہرمز میں رکاوٹوں کے باعث عالمی سطح پر تیل کی سپلائی متاثر ہوئی، جس سے قیمتوں میں شدید اضافہ دیکھنے میں آیا اور کئی ممالک کو ایندھن کی قلت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں بھارت کی مضبوط ریفائننگ صلاحیت نے اسے ایک اسٹریٹجک فائدہ فراہم کیا۔ بھارت دنیا کے بڑے ریفائننگ مراکز میں شامل ہے، جو خام تیل کو پراسیس کر کے پیٹرول، ڈیزل اور جیٹ فیول جیسے تیار شدہ ایندھن میں تبدیل کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت نے رعایتی قیمت پر روس سمیت مختلف ذرائع سے خام تیل حاصل کیا، جسے ملک کے جدید ریفائنریز میں پراسیس کر کے عالمی منڈی میں زیادہ قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس حکمت عملی نے نہ صرف اندرونی طلب کو پورا کیا بلکہ برآمدات میں بھی اضافہ کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی ریفائنریز خاص طور پر جیٹ فیول کی پیداوار میں نمایاں ہیں، اور خلیجی بحران کے باعث جب کئی سپلائی چین متاثر ہوئیں تو بھارتی ایندھن کی عالمی مانگ بڑھ گئی۔ مزید برآں، بھارت نے اپنی "پہلے گھریلو ضروریات، پھر برآمدات" کی پالیسی اپنائی، جس کے تحت ملکی ضروریات کو یقینی بنانے کے بعد اضافی ایندھن دیگر ممالک کو فراہم کیا جا رہا ہے۔ ایوی ایشن سیکٹر میں جیٹ فیول کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باوجود، بھارت کی برآمدات نے عالمی مارکیٹ میں ایک خلا کو پُر کیا، خاص طور پر ایشیائی اور یورپی خریداروں کے لیے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ پیش رفت بھارت کی توانائی حکمت عملی اور ریفائننگ صلاحیت کا نتیجہ ہے، جس نے اسے صرف ایک درآمد کنندہ نہیں بلکہ ویلیو ایڈڈ ایندھن کا برآمد کنندہ بنا دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق موجودہ بحران نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ بھارت تیزی سے ایک "ریفائننگ پاور ہاؤس" کے طور پر ابھر رہا ہے، جو عالمی توانائی سپلائی چین میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب جیو پولیٹیکل کشیدگیاں عالمی منڈی کو غیر یقینی بناتی ہیں۔

ہندو رکشا دل کے ارکان ایل پی جی ایجنسی کے مالک کو ہراساں کر رہے

ایجنسی کے مالک نے وضاحت کی کہ اگرچہ اس کے گاؤں اور آس پاس کے گاؤں ہندو اکثریتی ہیں، لیکن انھیں کبھی بھی اس طرح کے مسئلے کا سامنا نہیں کرنا پڑا

ایجنسی کے مالک نے وضاحت کی کہ اگرچہ اس کے گاؤں اور آس پاس کے گاؤں ہندو اکثریتی ہیں، لیکن انھیں کبھی بھی اس طرح کے مسئلے کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ لکھنؤ: تمام خالد مطلوب اپنی گیس ایجنسی کے باہر ایک منظم لائن تھی۔ اس کے بدلے اسے جو کچھ ملا وہ فرقہ وارانہ اور عوامی تذلیل تھا وہ کہتے ہیں کہ وہ نہیں بھولیں گے۔ اتر پردیش کے بلند شہر ضلع میں مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) ڈیلرشپ کے مالک کو مبینہ طور پر بدسلوکی کی گئی، فرقہ وارانہ گالیوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور منگل، 24 مارچ کو اسے معافی مانگنے پر مجبور کیا گیا، اس کی واحد غلطی یہ تھی کہ اس نے ہندو رکشا دل (ایچ آر ڈی) کے کارکنوں کے ایک گروپ کو ہر کسی کی طرح لائن میں انتظار کرنے کو کہا تھا۔ پریشانی ایک غلط فہمی سے شروع ہوئی۔ مغربی ایشیا میں جاری جنگ کی وجہ سے قلت کے خدشے کے درمیان گاؤں کے رہائشی گیس سلنڈر کے حصول کے لیے بھاگ رہے ہیں، خالد نے ایک سادہ سا اصول بنایا تھا کہ صرف پہلے سے بکنگ کرنے والوں کو ہی سلنڈر ملے گا اور سب کو لائن میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ خالد نے میڈیا کو بتایا،" حکومت کے حکم کے مطابق، صرف بکنگ کرنے والوں کو ہی سلنڈر مل رہا ہے۔ کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ گیس کی قلت ہے، اس لیے حال ہی میں کافی رش ہوا ہے۔ اس لیے ہم نے ان سے کہا کہ قطار لگائیں۔" لائن میں کھڑے ایچ آر ڈی ممبران میں سے ایک، بظاہر اس انتظام سے ناخوش، اپنے لیڈر نیتو یادو کو فون کیا، جس نے خالد کو فون کیا اور کہا کہ وہ اپنے کارکنوں کو قطار سے باہر جانے دیں۔ جب خالد نے اپنا موقف رکھا تو یادو نے وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا، "میں اس کے بارے میں نہیں جانتا، لیکن جب میں وہاں آؤں گا تو میں آپ کو دکھاؤں گا۔" "یہ ہندو راشٹر ہے" سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والے ایک ویڈیو میں، یادو، جو ایجنسی میں آیا، اور اس کے ساتھی خالد کو اپنی ایجنسی کے باہر گھیرے ہوئے اور فرقہ وارانہ بدسلوکی کا سلسلہ جاری کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔" یہ ہندو راشٹر میں رہ کر ملاگردی کرتا ہے، پچوڑے میں گھس دنگا مائی انکی ملاگردی۔ یہ بنگلہ دیش نہیں ہے، یہ سالا ہمارے گھر میں ہم پر بھوک رہا ہے، یہ ہندو راشٹر ہے (اس ہندو قوم میں رہتے ہوئے، وہ ملگردی میں شامل ہوں گے)۔ ان کی 'ملاگردی' کو ان کی پشت پر چھپنک دو یہ بنگلہ دیش نہیں ہے وہ ہمارے اپنے گھر میں بھونک رہا ہے)۔ اس کے بعد کارکنوں نے خالد کو اس کی دکان کے باہر مجبور کیا اور اس پر ان کے ساتھ بدسلوکی کا الزام لگاتے ہوئے عوامی معافی کا مطالبہ کیا۔" انہوں نے کہا، "یہ ہندو راشٹر ہے، یہ ہم بنگلہ دیش نہیں بنے گے تم ہمارے گھر میں ہو اور یہ کر رہے ہو (یہ ہندو قوم ہے، ہم اسے بنگلہ دیش نہیں بننے دیں گے۔ تم ہماری سرزمین پر ہو اور یہ کر رہے ہو)، خالد نے کہا۔" ساری باتیں جو انھیں کہیں، وہ آپ کی ویڈیو میں دیکھ رہے ہوں گے (جو کچھ انہوں نے کہا، آپ ویڈیو میں سن سکتے ہیں)۔" دباؤ کے تحت، خالد کو ہاتھ جوڑ کر ان کے بعد دہرانے کے لیے کہا گیا: "میں دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ سب برابر ہیں اور میں نے غلطی کی ہے۔" خالد کے لیے جو واقعہ خاص طور پر پریشان کن بناتا ہے وہ سیاق و سباق ہے۔ وہ ایک دہائی سے اپنی ایل پی جی ایجنسی چلا رہا ہے، جو علاقے کے متعدد دیہاتوں میں پھیلے ہوئے تقریباً 24,000 صارفین کی خدمت کر رہا ہے۔ گاؤں میں تقریباً 70 فیصد ہندو اور 30 فیصد مسلمان ہیں، آبادی کی حقیقت جو اس کے لیے ہدف کو مزید غیر متوقع بنا دیتی ہے۔" مجھے کبھی بھی اس طرح کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔ دونوں برادریوں کے درمیان ہمیشہ ایک احترام کا معاہدہ رہا ہے،" انہوں نے بظاہر ہلے ہوئے کہا۔

اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر پھر کیا حملہ

راہل گاندھی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی اب وزیر اعظم نریندر مودی کی ذاتی خارجہ پالیسی بن گئی ہے

''ملک کی خارجہ پالیسی آج کمپرومائزڈ ہے، کیونکہ پی ایم مودی خود کمپرومائزڈ ہیں۔ مودی صرف وہی کرتے ہیں جو امریکہ اور اسرائیل ان سے کروانا چاہتے ہیں۔ مودی کبھی بھی ہندوستان کے مفاد کے فیصلے لے ہی نہیں سکتے، اور یہ صاف نظر آرہا ہے۔'' یہ بیان آج لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے دیا۔ وہ اسرائیل-امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی سے ہندوستان میں پیدا حالات پر پہلے بھی پی ایم مودی کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں، اور آج ایک بار پھر انھوں نے وزیر اعظم پر 'کمپرومائزڈ' ہونے کا سنگین الزام عائد کیا۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی ایشیا میں گزشتہ 25 دنوں سے جاری جنگ کے سبب اب ہندوستان کی سیاست میں بھی گرماہٹ بڑھ گئی ہے۔ جہاں ایک طرف پیر کے روز لوک سبھا کے بعد منگل کو وزیر اعظم نریندر مودی نے راجیہ سبھا میں بھی مغربی ایشیا کشیدگی پر حکومت ہند کا رخ صاف کیا، وہیں دوسری طرف پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے پی ایم مودی پر ان کی خارجہ پالیسی کو لے کر خوب حملہ کیا۔ صحافیوں سے بات چیت کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی اب وزیر اعظم نریندر مودی کی ذاتی خارجہ پالیسی بن گئی ہے۔ اس بات کا اثر ہم دیکھ پا رہے ہیں کہ یہ ایک مذاق بن کر رہ گیا ہے۔ پوری دنیا اسے مذاق مانتی ہے۔ راہل گاندھی نے ایک بار پھر پی ایم مودی پر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے کنٹرول میں

ہونے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''پی ایم مودی پوری طرح سے ٹرمپ کے کنٹرول میں ہیں۔ ٹرمپ کو سب پتہ ہے کہ پی ایم مودی کیا کرنے والے ہیں اور کیا نہیں۔'' راہل گاندھی نے تنبیہ دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اگر وزیر اعظم کی حالت کمزور ہوئی تو ملک کی خارجہ پالیسی بھی کمزور ہو جائے گی۔ انھوں نے سخت الفاظ کے ساتھ کہا کہ ''امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرا لیا، کل پارلیمنٹ میں بے تکا بیان دے دیا۔ اس سے ہندوستان کے وزیر اعظم کی شکل میں کوئی ٹھوس رخ نہیں دکھائی دیا۔'' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ''پی ایم مودی کے غلط پالیسیوں کے سبب عام لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، مثلاً ایل پی جی اور پٹرول کی بڑھتی قیمتیں۔'' راہل گاندھی نے یاد دلایا کہ وزیر اعظم مودی نے حالات کو کووڈ جیسی حالت سے جوڑ کر بتایا، لیکن وزیر اعظم نے یہ نہیں بتایا کہ کووڈ کے دوران کتنی جانیں گئی تھیں اور کتنی تباہی ہوئی تھی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ میں کُل جماعتی میٹنگ سے متعلق بھی اپنی آراء نامہ نگاروں کے سامنے رکھی۔ انھوں نے کہا کہ وہ کیرالہ میں اپنے پروگرام کے سبب کُل جماعتی میٹنگ میں شامل نہیں ہو پائیں گے۔ ساتھ ہی انھوں نے الزام عائد کیا کہ میٹنگ میں ڈھانچہ پر مبنی غلطی ہوئی ہے اور اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

کشمیر کی امداد پر ایران کا شکریہ۔ کہا یہ مہربانی کبھی فراموش نہیں ہوگی

سری نگر: ایران نے بھارت، خصوصاً کشمیر کے عوام کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے جاری جنگ کے دوران انسانی ہمدردی کے تحت نقد رقم، سونا اور گھریلو اشیاء عطیہ کیں۔ رپورٹس کے مطابق وادی کشمیر کے مختلف علاقوں میں عید کے فوراً بعد نوجوانوں نے گھر گھر جا کر ایران کے متاثرہ افراد کے لیے امداد جمع کی۔ اس مہم میں مرد، خواتین اور بچوں سمیت معاشرے کے مختلف طبقات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خاص طور پر خواتین کی جانب سے سونے کے زیورات، تانبے کے برتن اور قیمتی گھریلو اشیاء عطیہ کی گئیں، جبکہ بعض خاندانوں نے مویشی تک پیش کیے۔ کئی مقامات پر بچوں نے اپنی جمع پونجی بھی اس مقصد کے لیے دے دی۔ ایران کے سفارتخانے نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں اس جذبے کو سراہتے ہوئے کہا، "ہم دل کی گہرائیوں سے کشمیر کے عوام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ مہربانی کبھی فراموش نہیں ہوگی، شکریہ بھارت۔ ذرائع کے مطابق یہ عطیات خاص طور پر بڈگام اور بارہمولہ جیسے علاقوں سے جمع کیے گئے اور انہیں باقاعدہ ریلیف چینلز کے ذریعے ایران بھیجا جائے گا تاکہ جنگ سے متاثرہ افراد تک امداد پہنچ سکے۔

بھارت کا میڈیا اور انٹرٹینمنٹ سیکٹر 2028 تک 3.3 ٹریلین روپے تک بڑھنے کا امکان

نئی دہلی: ہندوستان کی میڈیا اور تفریح (M&E) صنعت ایک مضبوط ترقی کی راہ دیکھ رہی ہے، جو ڈیجیٹل سرعت، صارفین کے رویے میں اضافہ، اور تیز رفتار تکنیکی جدت طرازی کے ذریعے کارفرما ہے۔ تازہ ترین فکی - ای وائی رپورٹ کے مطابق یہ شعبہ 2025 میں 9 فیصد بڑھ کر 2.78 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جس نے وسیع تر اقتصادی اشاریوں کو پیچھے چھوڑ دیا اور ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت کے کلیدی ستون کے طور پر اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صنعت" پیمانہ، جدت اور تبدیلی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جس کا نشان سامعین کی گہری مصروفیت اور پلیٹ فارم کے ہم آہنگی سے ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا کا عروج ایک اہم انفلکیشن پوائنٹ رہا ہے جس نے روایتی ٹیلی ویژن کو پیچھے چھوڑ کر انڈسٹری کا سب سے بڑا طبقہ بن گیا ہے۔ سٹریمنگ اور آن لائن پلیٹ فارم اب کھپت کے نمونوں میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ مہاراشٹر کی حکومت کے انفارمیشن ٹکنالوجی اور ثقافتی امور کے وزیر آشیش شیلر نے کہا، ممبئی ہندوستان کا تخلیقی دارالحکومت اور ہمارے میڈیا اور تفریحی ماحولیاتی نظام کا مرکز بنا ہوا ہے۔ فلموں اور ٹیلی ویژن سے لے کر موسیقی، اشتہارات اور ڈیجیٹل مواد تک، مہاراشٹر نے مسلسل آگے، سرمایہ کاری، جدت طرازی اور ترقی کی راہنمائی کی ہے۔ ڈیجیٹل توسیع اشتہارات اور سبسکرپشن کے رجحانات میں مزید جھلکتی ہے۔ ڈیجیٹل ایڈورٹائزنگ اب کل اشتہاری اخراجات کا ایک بڑا حصہ بناتی ہے، جبکہ ویڈیو اور میوزک پلیٹ فارمز پر بامعاوضہ سبسکرپشنز تیزی سے بڑھتے رہتے ہیں۔ رپورٹ میں روشنی ڈالی گئی کہ "ڈیجیٹل پلیٹ فارم تیزی سے ترقی کر رہے ہیں، آمدنی کے ماڈلز اور سامعین کی مصروفیت کو تبدیل کر رہے ہیں۔ اننت گوینکا، صدر فکی اور وائس چیئرمین، آر پی جی گروپ، نے کہا کہ ہندوستان کی میڈیا اور تفریحی معیشت کی تعریف کہانیوں، پیمانے اور اثرات کے باہمی تعامل سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ زبردست کہانیاں پلیٹ فارمز اور اسکرینوں پر بغیر کسی رکاوٹ کے پھیلی ہوئی ہیں، ان کی قدر نہ صرف رسائی کے لحاظ سے بڑھی ہے، بلکہ اقتصادی شراکت، روزگار کی تخلیق اور ثقافتی اثر ورسوخ میں بھی۔

اسرو نے بھارتیہ انترکش اسٹیشن کی تیاری کے لیے دو نئے ''سپا ڈیکس'' مشنوں کا منصوبہ بنایا

بنگلورو: ہندوستان کی خلائی ایجنسی، انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن، بھارتیہ انترکشا اسٹیشن کی تعمیر اور چلانے کے لیے اپنے طویل مدتی روڈ میپ کے حصے کے طور پر دو جدید مداری ڈاکنگ تجربات کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ آنے والے مشن، سپا ڈیکس-2 اور سپا ڈیکس-3، پہلے ڈاکنگ کے مظاہروں اور مستقبل کی انسانی خلائی پرواز اور قمری مشنوں کے لیے اہم ٹیسٹ صلاحیتوں میں توسیع کریں گے۔ مرکزی وزیر سائنس و ٹکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے ذریعہ پارلیمنٹ میں شیئر کی گئی معلومات کے مطابق، دونوں مشن فی الحال زیر مطالعہ ہیں اور مختلف مداری حالات میں ڈاکنگ کی نقل کریں گے۔ سپا ڈیکس پروگرام ملاپ اور ڈاکنگ ٹیکنالوجیز میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہے، جو خلائی جہاز کو خلا میں ملنے، سیدھ میں لانے اور جڑنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ صلاحیتیں عملے کی منتقلی، ایندھن بھرنے، اور پاور ایکسچینج سمیت وسیع پیمانے پر آپریشنز کے لیے ضروری ہیں۔ ان ٹیکنالوجیز کی کامیاب توثیق مستقبل کے مشنوں میں معاونت کرے گی جیسے کہ خلائی اسٹیشنوں کے ساتھ گگنیان عملے کے ماڈیول کی ڈاکنگ کے ساتھ ساتھ انسانی خلائی پرواز کے معمول کے آپریشنز۔ سپا ڈیکس-2 ایک انتہائی بیضوی مدار میں دو خلائی جہازوں کو ڈاکنگ اور انڈاک کرنے پر توجہ مرکوز کرے گا۔

گرمی کے موسم میں سردی!

شمال مغربی ہندوستان میں بدل گیا موسم کا مزاج

اتر پردیش کے مغربی اضلاع بشمول میرٹھ، آگرہ، مراد آباد، بریلی اور ہردوئی میں ہلکی بوندا باندی ہوئی۔ اس کے نتیجے میں ریاست کے بیشتر اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے کم درج کیا گیا۔ سردی کے بعد اچانک گرمی نے بیشتر ہندوستان کی اپنی زد میں لے لیا تھا لیکن گزشتہ ایک ہفتے سے لگاتار موسم بدل رہا ہے۔ اس دوران اتر پردیش میں بھی موسم میں اتار چڑھاؤ

جاری ہے۔ پیر کے روز اچانک ایک نئے کمزور طلاطم کے رونما ہونے سے بادلوں کی سرگرمی میں اضافہ ہوا اور کچھ مغربی اضلاع بشمول میرٹھ، آگرہ، مراد آباد، بریلی اور ہردوئی میں ہلکی بوندا باندی ہوئی۔ اس کے نتیجے میں بیشتر اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے کم درج کیا گیا۔ بریلی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24.4 ڈگری سیلسیس کے ساتھ سب سے ٹھنڈا دن رہا۔ ایودھیا اور بلند شہر میں 14.5 ڈگری سیلسیس درجہ حرارت کے ساتھ اس موسم کی سرد ترین رات رہی۔ اس دوران محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ منگل کو ریاست میں کہیں کہیں بادل موجود رہیں گے لیکن موسم زیادہ تر خشک رہے گا۔ 26 مارچ کو ایک اور طلاطم سرگرم ہو رہا ہے، جس سے مغربی اضلاع میں پھر سے بوندا باندی کے آثار ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق منگل سے بعض اضلاع میں ہوائیں بھی چل سکتی ہیں۔ علاقائی موسمیاتی مرکز، لکھنؤ کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ 28 مارچ سے ایک اور مغربی طلاطم سرگرم ہو گا جس کے اثرات ریاست بھر میں محسوس کیے جائیں گے۔ اس دوران مشرقی اور مغربی دونوں ڈویژنوں میں ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ محکمہ نے پیش گوئی کی ہے کہ منگل سے اگلے دو دنوں تک دھوپ بڑھنے کی وجہ سے ریاست کے مختلف حصوں میں درجہ حرارت میں 3 سے 4 ڈگری کا اضافہ ہوگا۔ مسلسل 3 سرگرم مغربی طلاطم کے سبب شمال مغربی ہندوستان میں موسم کا مزاج بدل گیا ہے۔ پیر کو جموں و کشمیر اور ہماچل پردیش کی چوٹیوں پر برف باری ہوئی اور ہریانہ اور راجستھان سمیت میدانی علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش اور تیز ہوائیں چلیں۔ اس ہفتے پورے شمال مغربی ہندوستان میں وسیع پیمانے پر بارش کی توقع ہے، کچھ علاقوں میں تیز ہوائیں بھی چلنے کی توقع ہے۔

جموں و کشمیر میں ڈیزاسٹر مانیٹرنگ اور نقصان کے تخمینے کے لیے

خلائی معلومات کا استعمال کیا جا رہا ہے: ڈاکٹر جتیندر

نئی دہلی: مرکزی وزیر سائنس وٹکنالوجی ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ جموں وکشمیر میں قدرتی آفات جیسے سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ، اور جنگل میں آگ لگنے کے لیے ڈیزاسٹر مانیٹرنگ اور نقصانات کا اندازہ لگانے کے لیے خلائی معلومات کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ جغرافیائی مصنوعات جیسے سیلاب میں ڈوبنے کے نقشے، لینڈ سلائیڈ انوینٹری، جنگل میں آگ کا پتہ لگانے وغیرہ کو اسرو کے جیو پورٹلز جیسے بھون اور نیشنل ڈیٹا بیس فار ایمرجنسی مینجمنٹ کے ذریعے پھیلایا جاتا ہے۔

انہوں نے لوک سبھا میں ایک تحریری سوال کے جواب میں کہا کہ اسرو نے جموں اور کشمیر کے محکمہ جنگلات کے لیے جیو اسپیشل ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے جنگل میں آگ کی اطلاع دینے کے لیے ایک حسب ضرورت موبائل ایپلیکیشن اور ڈیش بورڈ بھی تیار کیا ہے۔ اسرو اور جموں وکشمیر کا ریموٹ سینسنگ ایپلیکیشن سینٹر (JKRSAC) کے ساتھ خلائی ایپلیکیشن پروگراموں کے یوٹی سطح کے نفاذ کے لیے تعاون کرتا ہے جیسے کہ قدرتی وسائل کی مردم شماری، نیشنل ویٹ لینڈ انوینٹری، حیاتیاتی تنوع کی خصوصیات، صحرا بندی اور زمین کے انحطاط کی نقشہ سازی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ سپورٹ۔ اسرو نے جموں کی سنٹرل یونیورسٹی میں ستیش دھون سینٹر فار اسپیس سائنس قائم کیا ہے، جہاں فیکلٹی/تحقیق کے طلبا کو سیکھنے میں مدد کرنے اور خلائی ٹیکنالوجی پر سمجھ بوجھ بڑھانے کے لیے اسرو کی سہولیات تک رسائی فراہم کی جاتی ہے۔ اسرو نے این آئی ٹی جالندھر میں اسپیس ٹکنالوجی انکیوبیشن سینٹر اور این آئی ٹی کوروکیشتر میں ریجنل اکیڈمک سنٹر فار اسپیس ملک کے شمالی علاقہ کے لیے بھی قائم کیا جس میں جموں وکشمیر شامل ہے۔ STIC اور RACS پروگرام طلباء کو خلائی ٹیکنالوجی سے متعلق منصوبوں پر کام کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ شمالی علاقہ جات کے علاقائی کالج اور دیگر ادارے ان پروگراموں کے ذریعے پراجیکٹ کی تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔ یہ انتظام دونوں میزبان اداروں اور خطے کے دیگر کالجوں کے طلبا کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اسرو کے پروجیکٹوں میں فعال طور پر حصہ لے سکیں اور ان پر براہ راست کام کریں۔ مزید برآں، پورے ملک کے اداروں کے درمیان خلائی تحقیق کے مواقع کو بڑھانے کے لیے، اسرو اسپانسرڈ ریسرچ پروگرام چلاتا ہے، جو ہندوستان میں کسی بھی تعلیمی ادارے کو، اس کے مقام سے قطع نظر، پروجیکٹ کی تجاویز پیش کرنے اور خلائی ٹیکنالوجی سے متعلق منصوبوں میں حصہ لینے کی اجازت دیتا ہے۔

ہندوستان کو ۲۰۳۰ تک ڈرون کے

سانچوں سے لے کر بیٹریوں تک سب کچھ گھر پر بنانا ہوگا

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ڈرون مینوفیکچرنگ میں ہندوستان کو عالمی مرکز بنانے کے لیے 2030 کی آخری تاریخ مقرر کی ہے۔ وزارت دفاع کے زیر اہتمام نیشنل ڈیفنس انڈسٹریز کانکلیو میں ایک تقریر میں راج ناتھ نے یوکرین اور مغربی ایشیا میں جاری جنگوں کا حوالہ دیا اور کہا کہ ان تنازعات نے یہ واضح کر دیا ہے کہ "ڈرون اور انسداد ڈرون ٹیکنالوجی مستقبل کی جنگ میں بہت اہم کردار ادا کریں گی"۔ راج ناتھ نے کہا، آج ہندوستان میں ایک ایسا ڈرون مینوفیکچرنگ ایکو سسٹم بنانے کی ضرورت ہے جس میں ہم مکمل طور پر خود انحصار ہوں۔ یہ خود انحصاری نہ صرف پروڈکٹ کی سطح پر بلکہ اجزاء کی سطح پر بھی اہم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈرون کا مولڈ، سافٹ ویئر، انجن اور بیٹریاں سبھی ہندوستان میں بنتی ہیں۔" راج ناتھ نے چین پر انحصار کو جھنجھوڑ دیا اور کہا کہ ہندوستان کی خود انحصاری کو اسمبلی سے آگے بڑھانا چاہئے اور اس میں ڈرون کے تمام اجزاء کو سانچوں سے لے کر سافٹ ویئر اور بیٹریوں تک شامل کرنا چاہئے۔ راج ناتھ نے کہا،" یہ کام آسان نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر ممالک میں جہاں ڈرون تیار کیے جاتے ہیں، بہت سے اہم پرزے دوسرے ملک سے، خاص طور پر چین سے درآمد کیے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی دفاعی تیاری اور اسٹریٹجک خود مختاری کے لیے، ہندوستان کو ڈرون کی تیاری میں مکمل طور پر خود انحصار ہونا چاہیے۔

ہندوستان کی خام لوہے کی درآمدات

2025-26 میں ۷ رسال کی بلند ترین سطح پر پہنچ جائیں گی

نئی دہلی: تجزیہ کاروں اور صنعت کاروں نے کہا کہ ہندوستان کی خام لوہے کی درآمدات، جو کہ فولاد سازی میں ایک اہم خام مال ہے، 31 مارچ کو ختم ہونے والے مالی سال میں سات سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ جائے گی، جس کی وجہ ہائی گریڈ ایسک کی کمی اور جے ایس ڈبلیو اسٹیل کی طلب ہے۔ تجزیہ کاروں اور تجارتی عہدیداروں نے کہا کہ 2025-26 میں مجموعی طور پر درآمدات 12 ملین سے 14 ملین میٹرک ٹن تک پہنچنے کا امکان ہے، جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ لندن میں قائم کنسلٹنسی CRU کے ایک سینئر تجزیہ کار للت لدکت نے کہا کہ جے ایس ڈبلیو اسٹیل، صلاحیت کے لحاظ سے ہندوستان کی سب سے بڑی اسٹیل بنانے والی کمپنی، مغربی ریاست مہاراشٹر اور جنوبی ریاست کرناٹک میں اپنی ملوں کے لیے لوہے کی درآمد کا ایک اہم ڈرائیور تھا۔ بی ایچ پی کے Jimblebar Fines لوہے کا ایک کارگو ایک نایاب فروخت میں بھارت کی طرف جا رہا ہے، جو کہ چین میں فروخت کے لیے ممنوعہ مصنوعات پر رعایت کی وجہ سے ہے۔ لدکت نے کہا کہ مالی سال میں ہندوستان کی لوہے کی زیادہ تر درآمدات برازیل اور عمان سے ہوئی تھیں، جو کہ مجموعی ترسیل کا تقریباً 70 فیصد بنتے ہیں۔ کموڈٹیز کنسلٹنسی بگ منٹ کے مطابق، ہندوستان میں خام لوہے کی پیداوار، دنیا کے دوسرے سب سے بڑے خام اسٹیل پروڈیوسر کے مالی سال 2025-26 میں 305 ملین ٹن تک پہنچنے کی توقع ہے، جو کہ ایک سال پہلے 289 ملین میٹرک ٹن تھی۔ لدکت نے کہا، لیکن لوہے کی برآمدات 29 ملین میٹرک ٹن تک پہنچنے کی توقع ہے، جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں 26 فیصد زیادہ ہے، 85 فیصد کھیپ چین کو جاتی ہے۔ کان کنی کے عہدیداروں نے بتایا کہ ہندوستان بنیادی طور پر کم درجے کا لوہا برآمد کرتا ہے جو عام طور پر ملک میں اسٹیل ملز استعمال نہیں کرتے ہیں۔ یکم اپریل سے شروع ہونے والے مالی سال میں، کانوں کی پیداوار میں اضافے کے باعث ہندوستان کی خام لوہے کی پیداوار میں اضافہ متوقع ہے، حالانکہ درآمدات گریڈ کی ضروریات اور پلانٹ کی سطح کی سپلائی کی حرکیات کے لحاظ سے جاری رہ سکتی ہیں۔

بھارت کو بجلی برآمد بڑھانے کا منصوبہ، نیپال کی ہائیڈرو پاور سپلائی چار گنا کرنے کی تیاری

کٹھمنڈو: نیپال نے بھارت کو ہائیڈرو پاور کی فراہمی میں نمایاں اضافہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، جس کے تحت برآمدات کو آئندہ برسوں میں چار گنا تک بڑھانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق نیپال اس موسم گرما میں بھارت کے پاور گرڈ کو اپنی فراہمی تقریباً دوگنا کر کے 1.1 گیگاواٹ تک لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے، جب کہ اگلے دو برسوں میں یہ صلاحیت بڑھ کر تقریباً 5.2 گیگاواٹ تک پہنچ سکتی ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے باعث بھارت کو ایندھن کی فراہمی میں مشکلات کا سامنا ہے۔ گیس اور ایل پی جی کی سپلائی متاثر ہونے سے توانائی کے شعبے پر دباؤ بڑھ گیا ہے، جس کے باعث متبادل ذرائع، خصوصاً ہائیڈرو پاور، کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت میں گرمیوں کے دوران بجلی کی طلب ریکارڈ سطح تک پہنچنے کی توقع ہے، جو تقریباً 283 گیگاواٹ تک جا سکتی ہے۔ ایسے میں نیپال سے اضافی بجلی کی فراہمی ممکنہ کمی کو پورا کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ نیپال الیکٹرسٹی اتھارٹی کے مطابق گزشتہ سال نیپال نے تقریباً 600 میگاواٹ بجلی بھارت کو فراہم کی تھی۔

امریکہ بھارت کو ایشیا میں طاقت کے توازن کے لیے ضروری شراکت دار کے طور پر دیکھتا ہے۔ کولبی

نئی دہلی: یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ امریکہ ہندوستان کو محض ایک اہم پارٹنر کے طور پر نہیں دیکھتا ہے، بلکہ ایشیا میں طاقت کے سازگار توازن کو یقینی بنانے کے لیے ایک ضروری کے طور پر دیکھتا ہے، امریکی انڈر سکریٹری برائے جنگ ایلبرج کولبی نے منگل کو کہا کہ ان کے ملک کی ہند-امریکی شراکت داری کے جائزے کی جڑیں عملی طور پر ہیں اور یہ اس بات کا مظہر ہے جسے قومی سلامتی کی حکمت عملی فلیکسی بل کہتے ہیں۔ نئی دہلی میں ایک خصوصی سیشن میں، ایلبرج کولبی نے کہا کہ سٹریٹجک شراکت داری کے لیے امریکی نقطہ نظر دلچسپی پر مبنی اور حقیقت پسندانہ ہے، جس کی تشکیل جغرافیائی سیاست اور مراعات سے ہوتی ہے جو کہ گستاخانہ خواہشات یا علیحدہ آئیڈیلزم کے برخلاف ہے۔ امریکہ ہندوستان کو براعظمی پیمانے کی ایک جمہوریہ کے طور پر، ایک قابل فخر اسٹریٹجک روایت کے حامل ملک کے طور پر اور ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھتا ہے جس کے فیصلے ہند-بحرالکاہل کے مستقبل اور بین الاقوامی منظر نامے کو زیادہ وسیع پیمانے پر تشکیل دیں گے۔ ہمارے دونوں ممالک یقیناً تاریخ، جغرافیہ اور تناظر میں اہم طریقوں سے مختلف ہیں۔" اس کے باوجود ہم ایک بنیادی چیز کا اشتراک کرتے ہیں، یہ یقین ہے کہ ایشیا کے مستقبل کا تعین خود مختار قوموں کو کرنا چاہیے جو خود اپنا راستہ خود طے کر سکیں۔ اس سلسلے میں، آج میں اس بات کا خاکہ پیش کرنا چاہوں گا کہ امریکہ جغرافیائی سیاسی اور دفاعی شعبوں میں بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔ کولبی نے کہا کہ ان کا مقصد ایک منطقی، مربوط فریم ورک تیار کرنا ہے جو ٹیکٹونک اسٹریٹجک تبدیلیوں کے درمیان ہمارے دو قابل فخر اور آزاد ممالک کے درمیان" دفاعی تعاون کی رہنمائی میں مدد کر سکے۔

بھارت اور روس کا ۲۰۳۰ رتک

۱۰۰ ربلین ڈالر کی باہمی تجارت کا ہدف ہے: جے شنکر

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کے روز نئی دہلی اور ماسکو کے درمیان دیرینہ تعلقات کی ستائش کی اور کہا کہ ممالک 2030 تک اپنی باہمی تجارت کو 100 بلین امریکی ڈالر تک بڑھانے کے لئے پرعزم ہیں۔ انہوں نے بھارت اور روس: نئے دو طرفہ ایجنڈے کی طرف کانفرنس سے عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے یہ ریمارک کیا۔ وزیر خارجہ نے اس پہل کے مسلسل دوسرے ایڈیشن کے لیے روسی بین الاقوامی امور کی کونسل اور ماسکو میں ہندوستانی سفارت خانے کی کوششوں کی ستائش کی۔ اپنے ریمارکس میں انہوں نے کہا،" دونوں فریق ایک متوازن اور پائیدار انداز میں موجودہ سالانہ تجارت کو 2030 تک 68.7 بلین امریکی ڈالر سے بڑھا کر 100 بلین امریکی ڈالر کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ اس حوالے سے انہوں نے کہا کہ نان ٹیرف رکاوٹوں اور ریگولیٹری رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کی عالمی سیاست میں، ہندوستان-روس کی مصروفیات نے گزشتہ برسوں میں علاقائی اور عالمی امن کو فروغ دیا ہے۔ بھارت اور روس، اعتماد اور باہمی احترام پر مبنی ایک خاص اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کا اشتراک کرتے ہیں۔ کئی دہائیوں کے دوران، ہمارے باہمی فائدہ مند تعاون نے علاقائی اور عالمی امن، استحکام اور پیشرفت کو آگے بڑھایا ہے۔ آج کی ابھرتی ہوئی جغرافیائی سیاسی حرکیات میں، ہماری مصروفیت مزید گہری ہوتی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے صدر پوتن 2019-20 کے بار بار دورہ ہند کے تبادلے ہیں۔ جے شنکر نے مزید کہا کہ ہنر مند پیشہ ور افراد کی نقل و حرکت، صحت اور خوراک کی حفاظت، سمندری تعاون، کھاد، کسٹم اور کامرس، تعلیمی اور میڈیا تعاون سمیت متنوع اور نئے شعبوں کا احاطہ کرتے ہوئے نئی زمین کو توڑ دیا۔

بھارت کے اسٹریٹجک تیل کے ذخائر تقریباً دو تہائی بھرے ہوئے ہیں: سریش گوپی

ہندوستان کے اسٹریٹجک تیل کے ذخائر، جو کہ رکاوٹوں یا قیمتوں کے جھٹکے کے دوران تقریباً 9.5 دن کی سپلائی کے لیے کور فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں

نئی دہلی: ہندوستان کے اسٹریٹجک تیل کے ذخائر، جو کہ رکاوٹوں یا قیمتوں کے جھٹکے کے دوران تقریباً 9.5 دن کی سپلائی کے لیے کور فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں، فی الحال صرف دو تہائی صلاحیت پر بیٹھے ہیں۔ راجیہ سبھا کو پیر کو مطلع کیا گیا۔ بھارت، دنیا کا تیسرا سب سے بڑا توانائی کا صارف ہے اور اپنی خام تیل کی ضروریات کے تقریباً 88 فیصد کے لیے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، نے تین مقامات پر 5.33 ملین ٹن کی مجموعی صلاحیت کے ساتھ اسٹریٹجک زیر زمین ذخیرہ کرنے کی سہولیات تعمیر کی ہیں - آندھرا پردیش میں وشاکھاپٹنم، اور کرناٹک میں منگلورو اور پادور۔ جیسے کروڈیل کے طور پر تیل کو ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر مملکت سریش گوپی نے ایوان بالا میں ایک تحریری جواب میں کہا کہ" غاروں میں دستیاب خام تیل کی مقدار مارکیٹ کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ اس وقت، آئی ایس پی آر ایل کے پاس تقریباً 3.372 ملین ٹن خام مال موجود ہے، جو کل ذخیرہ کرنے کی گنجائش کا تقریباً 64 فیصد ہے۔" انڈین اسٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو لمیٹڈ (آئی ایس پی آر ایل (ایک خاص مقصد

کی گاڑی ہے جس نے تین مقامات پر 5.33 ملین ٹن خام تیل کی کل صلاحیت کے ساتھ اسٹریٹجک پیٹرولیم ذخائر (ایس پی آر) کی سہولیات قائم کیں، جو قلیل مدتی سپلائی کے جھٹکے کے لیے بفر کا کام کر سکتی ہیں۔ "حقیقی ریزرو اسٹاک اور حقیقی کھپت پر منحصر ایک متحرک نمبر ہے، یہ دونوں جامد نہیں ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں جنگ شروع ہونے کے بعد خلیجی ممالک سے ہندوستان کو خام تیل، قدرتی گیس اور ایل پی جی کی سپلائی بند ہونے کے بعد سے یہ ذخیرہ توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہندوستان نے رواں مالی سال کے پہلے 11 مہینوں میں تقریباً 226 ملین ٹن (یا تیل کی ضروریات کا 88.7 فیصد) درآمد کرنے پر 110 بلین امریکی ڈالر خرچ کیے۔ اس میں سے نصف سعودی عرب، عراق اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک سے آئے ہیں، جو تیل اور گیس کی ترسیل کے لیے آبنائے ہرمز کی ایک تنگ سی لائن کا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپریل 2025 سے فروری 2026 تک ملک میں استعمال ہونے والی قدرتی گیس کا نصف درآمد کرنے پر 12.4 بلین ڈالر خرچ کیے گئے۔ اس کے علاوہ، اس کی ایل پی جی کا 60 فیصد بیرون ملک سے آیا۔ تقریباً 85-95 فیصد ایل پی جی اور 30 فیصد گیس آبنائے کے ذریعے آتی تھی۔ جب کہ خام تیل میں رکاوٹ کو جزوی طور پر متبادل ذرائع، جیسے روس، مغربی افریقہ، امریکہ اور لاطینی امریکہ کے ذریعے پورا کیا گیا ہے، صنعتی اور تجارتی صارفین کو گیس اور ایل پی جی کی سپلائی کم کر دی گئی ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

آسٹریلیا کا ویسٹ انڈیز کے خلاف کلین سویپ کیا

آسٹریلوی ٹیم نے ونڈیز کو ڈک ورتھ لوئس میتھڈ کے تحت ۴۰ رنز سے شکست دے کر سیریز اپنے نام کر لی

آسٹریلوی خواتین ٹیم نے پیر کے روز کھیلے گئے میچ میں ویسٹ انڈیز کو ڈک ورتھ لوئس (ڈی ایل ایس) میتھڈ کے تحت ۴۰ رنز سے شکست دے کر ٹی ۲۰ سیریز اپنے نام کر لی۔ اس فتح کے ساتھ ہی آسٹریلیا نے میزبان ٹیم کے خلاف سیریز میں ۰-۳ سے کلین سویپ مکمل کر لیا ہے۔ آسٹریلوی خواتین ٹیم نے پیر کے روز کھیلے گئے میچ میں ویسٹ انڈیز کو ڈک ورتھ لوئس (ڈی ایل ایس) میتھڈ کے تحت ۴۰ رنز سے شکست دے کر ٹی ۲۰ سیریز اپنے نام کر لی۔ اس فتح کے ساتھ ہی آسٹریلیا نے میزبان ٹیم کے خلاف سیریز میں ۰-۳ سے کلین سویپ مکمل کر لیا ہے۔ میچ کی خاص بات نوجوان بیٹر جارجیا وول کی شاندار بلے بازی تھی، جنہوں نے محض ۵۲ گیندوں پر اپنی پہلی ٹی ۲۰ سنچری اسکور کی۔ وہ میگ لیننگ، بیتھ مونی اور الیسا ہیلی جیسی مایہ ناز کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل ہو گئی ہیں جنہوں نے آسٹریلیا کی جانب سے ٹی ۲۰ میں سنچریاں بنائی ہیں۔ وول نے اپنی اننگز میں ۹ چوکے اور ۶ بلند و بالا چھکے لگائے۔ کپتان سوفی مولینکس کی آخری اوورز میں جارحانہ بیٹنگ (۲۵ رنز) کی بدولت آسٹریلیا نے ۲۰ اوورز میں ۷ وکٹ پر ۲۱۱ رن کا بڑا اسکور کھڑا کیا، جو خواتین ٹی ۲۰ تاریخ کا پانچواں بڑا مجموعہ ہے۔ ۲۱۲ رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں ویسٹ انڈیز کی شروعات انتہائی مایوس کن رہی۔ کیانا جوزف دوسری ہی گیند پر میگن شٹ کا شکار بنیں۔ جب ویسٹ انڈیز کا اسکور ۱۰ اوورز میں ۳ وکٹ پر ۶۱ رن تھا، تو بارش نے میچ روک دیا۔ ڈیڑھ گھنٹے کے انتظار کے بعد جب کھیل ممکن نہ ہو سکا تو ڈی ایل ایس میتھڈ کے تحت آسٹریلیا کو ۴۰ رنز سے فاتح قرار دے دیا گیا۔ ویسٹ انڈین کپتان ہیلی میتھیوز نے گیند بازی میں ۲۹ رنز دے کر ۳ وکٹ حاصل کئے اور بلے بازی میں ۳۰ رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ رہیں۔ انگلینڈ کے ٹیسٹ کپتان بین اسٹوکس نے آسٹریلیا کے خلاف ایشیز سیریز میں ۱-۴ کی بدترین شکست کے بعد کے وقت کو اپنی کپتانی کا سب سے مشکل مرحلہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر مداحوں کے نام ایک کھلا خط لکھتے ہوئے ہیڈ کوچ برینڈن میکولم اور مینیجنگ ڈائریکٹر روب کی پر بھرپور اعتماد کا اظہار بھی کیا۔ اسٹوکس نے کہا کہ کپتانی ایک اعزاز ہے مگر اس کے ساتھ مشکلات بھی جڑی ہوتی ہیں۔ ان کے مطابق گزشتہ تین ماہ نے انہیں کئی طرح سے آزمایا، تاہم وہ ان چیلنجز سے بہت کچھ سیکھے ہیں۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ وہ، میکولم اور روب کی مل کر ٹیم کو آگے لے جانے کے لیے بھرپور کوشش کریں گے۔ ایشیز سیریز میں اسٹوکس کی کارکردگی محدود رہی، انہوں نے ۱۵ وکٹ حاصل کئے اور ۱۸۴ رن بنائے جبکہ آخری ٹیسٹ میں انجری کا شکار بھی ہوئے۔ اب ان کی نظریں جون میں نیوزی لینڈ کے خلاف ہوم سیریز پر مرکوز ہیں۔ واضح رہے کہ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ (ای سی بی) نے تصدیق کی ہے کہ اسٹوکس بدستور ٹیسٹ کپتان رہیں گے، جبکہ میکولم اور روب کی بھی اپنے عہدوں پر برقرار رہیں گے۔ چیف ایگزیکیٹو رچرڈ گولڈ نے تسلیم کیا کہ اس شکست کے بعد کسی ایک فرد کو ذمہ دار نہ ٹھہرانا شائقین کے لیے غیر مقبول فیصلہ ہو سکتا ہے۔

آئی پی ایل: فرنچائزی کرکٹ میں نئی تاریخ رقم

راجستھان رائلس بنی دنیا کی سب سے مہنگی فرنچائزی

امریکہ کے کاروباری کال سومانی نے راجستھان رائلس کو 100 فیصد شراکت داری کے ساتھ تقریباً 63.1 بلین ڈالر (تقریباً 13600 کروڑ روپے) کی بڑی قیمت پر خریدا ہے۔ آئی پی ایل کے 19 ویں سیزن کے آغاز میں چند دن باقی رہ گئے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک انتہائی اہم خبر سامنے آئی ہے۔ آئی پی ایل فرنچائز راجستھان رائلس کی ملکیت کو لے کر جاری دوڑ اب ختم ہو گئی ہے۔ امریکی کاروباری شخصیت کال سومانی نے راجستھان رائلس کو خرید لیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق کال سومانی نے اس آئی پی ایل فرنچائز کو 100 فیصد شراکت داری کے ساتھ تقریباً 63.1 بلین ڈالر (تقریباً 13,600 کروڑ روپے) کی بھاری قیمت پر خریدا ہے۔ اس معاہدہ کے ساتھ راجستھان رائلس دنیا کی سب سے مہنگی فرنچائز بن گئی ہے۔ یعنی فرنچائز کرکٹ میں ایک نئی تاریخ رقم ہو گئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کال سومانی انٹرا ایج، اکیڈمین اور ٹرویوڈاٹ اے آئی کے بانی ہیں۔ اس کنسورٹیم کو امریکی بزنس مین راب والٹن کا بھی تعاون حاصل ہے، جو والمارٹ فیملی سے وابستہ ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ہیمپ فیملی بھی شامل ہے، جو ڈیٹروئٹ لائنس کی مالک ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس نئی ملکیت کا اثر آئی پی ایل 2026 کے بعد نظر آئے گا۔ اس نئے معاہدہ سے پہلے راجستھان رائلس میں برطانوی-ہندوستانی کاروباری شخصیت منوج بدالے کے پاس 65 فیصد شراکت داری تھی، لیکن اب پوری 100 فیصد شراکت داری کال سومانی کے پاس ہوں گی۔ تاہم، یہ معاہدہ بی سی سی آئی کی منظوری پر منحصر ہے اور جلد ہی اس پر دستخط ہونے کی امید ہے۔ ذرائع کے مطابق اس معاہدہ سے متعلق 4-5 دنوں میں اعلان کیا جا سکتا ہے۔ اس دوران خبریں گشت کر رہی ہیں کہ ایک اور بڑی آئی پی ایل ٹیم رائل چیلنجرس بنگلورو (دفاعی چمپئن) بھی فروخت کے لیے تیار ہے۔ آئی پی ایل میں راجستھان رائلز کے سفر کی بات کریں تو اس فرنچائز نے لیگ کے پہلے سیزن یعنی 2008 میں شین وارن کی کپتانی میں پہلا ہی خطاب اپنے نام کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد ٹیم کو مسلسل جدوجہد کا سامنا کرنا پڑا۔ سال 2022 میں ٹیم نے فائنل تک رسائی حاصل کی تھی، لیکن اس وقت گجرات ٹائٹنس نے ٹائٹل جیت لیا تھا۔ تاہم ملکیت میں تبدیلی آئی پی ایل 2026 سیزن کے بعد ہی مؤثر ہوگی۔ فی الحال راجستھان رائلس اپنی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ٹیم 30 مارچ کو گوہاٹی میں چینئی سپر کنگز کے خلاف سیزن کا پہلا میچ کھیلے گی۔ نئے کپتان ریان پراگ اور ہیڈ کوچ کمار سنگاکارا کی قیادت میں ٹیم کی پوری توجہ میدان میں کارکردگی پر مرکوز ہے۔ آئی پی ایل (انڈین پریمیئر لیگ) میں فرنچائزی کرکٹ کی نئی تاریخ اس وقت رقم ہوئی جب راجستھان رائلس دنیا کی مہنگی ترین اسپورٹس فرنچائزی بن گئی۔ امریکی بزنس مین کال سومانی نے راجستھان رائلس کو تقریباً 63.1 بلین ڈالر (تقریباً 13,600 کروڑ روپے) کی خطیر رقم میں خریدا ہے۔ یہ خریداری 100 فیصد شراکت داری کے ساتھ کی گئی ہے، جو فرنچائزی کرکٹ کی دنیا میں ایک بڑا سنگ میل ہے۔ بی سی سی آئی نے 2026 کے سیزن کے لیے ساڑھے تین گھنٹے والا نیا اصول بھی متعارف کرایا ہے تاکہ میچ کے وقت کو بہتر طریقے سے منظم کیا جا سکے۔

اسٹارک نے گیند بازی شروع کی، اکشر کو کرکٹ آسٹریلیا سے جلد اجازت ملنے کی امید

دہلی کیپٹلس (ڈی سی) کے ہیڈ کوچ ہیمانگ بدانی نے کہا کہ آسٹریلیائی تیز گیند باز مچل اسٹارک میچ فٹنس حاصل کرنے کے بہت قریب ہیں

دہلی کیپٹلس (ڈی سی) کے ہیڈ کوچ ہیمانگ بدانی نے کہا کہ آسٹریلیائی تیز گیند باز مچل اسٹارک میچ فٹنس حاصل کرنے کے بہت قریب ہیں اور انہوں نے گیند بازی شروع کر دی ہے چونکہ ایسا سمجھا جا رہا ہے کہ کرکٹ آسٹریلیا فی الحال جوش ہیزل ووڈ، پیٹ کمنز کے ساتھ ہی اسٹارک کے کام کے بوجھ کی بھی نگرانی کر رہا ہے، اس لیے اسٹارک آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ابتدائی مرحلے سے محروم رہیں گے۔ بدانی نے کہا کہ ''ہم مچل اسٹارک اور متعلقہ بورڈز کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔ انہوں نے گیند بازی شروع کر دی ہے اور حال ہی میں ایک سیشن بھی کیا ہے۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ جب تک کرکٹ آسٹریلیا انہیں این او سی نہیں دیتا یا ان کی دستیابی کی تصدیق نہیں کرتا، اس وقت تک ہم بطور فرنچائز زیادہ کچھ نہیں کر سکتے۔ ایک بار جب ہمیں اجازت مل جائے گی، تو واضح ہو جائے گا کہ وہ کب تک اسکواڈ سے جڑیں گے اور ہم پھر اس کے مطابق منصوبہ بندی کریں گے۔'' ڈی سی کے پاس دیگر تیز گیند بازی آپشن میں کائل جیمیسن، لونگی نگیڈی اور دشمنتھا چمیرا دستیاب ہیں۔ تاہم، یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ اسٹارک کی کمی کیسے پر کرتے ہیں، اسٹارک نے گزشتہ سیزن میں ۱۱ میچوں میں ۱۴ وکٹیں حاصل کی تھیں۔ کپتان اکشر پٹیل نے کہا کہ ''اگر اسٹارک جلد دستیاب نہیں ہوتے ہیں، تو ہمیں اس کے مطابق ٹیم کے کمبی نیشن کے بارے میں ضرور سوچنا پڑے گا۔ ہم ایک دیگر بائیں ہاتھ کے متبادل کے ساتھ جائیں گے یا صرف دستیاب کھلاڑیوں کے ساتھ توازن بنانے کی کوشش کریں گے، یہ فیصلہ کنڈیشنز کے مطابق اور مخالف ٹیم کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ خاص طور پر ٹی ۲۰ کرکٹ میں، کمبی نیشن ہمیشہ توازن کے بارے میں ہوتا ہے۔ اگر انہیں اجازت مل جاتی ہے تو وہ پہلا مقابلہ کھیلنے کے لیے دستیاب ہو سکتے ہیں، اس لیے ہم ان کی دستیابی کے امکان کو درکنار نہیں کر سکتے۔ ڈی سی کو اسٹارک کی دستیابی کے بارے میں اس لیے بھی امید ہے کیونکہ لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کے خلاف ان کا پہلا مقابلہ یکم اپریل کو ہے۔ اسٹارک کو ڈی سی نے ۲۰۲۶ء کی نیلامی سے قبل ۱۱.۷۵ کروڑ روپے میں برقرار رکھا تھا۔ وہ ایشز میں آسٹریلیا کے اہم گیند باز تھے، جنہوں نے پانچوں ٹیسٹ میچ کھیلتے ہوئے اور آسٹریلیا کی ۱-۴ سے فتح میں پلیئر آف دی سیریز کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ انہوں نے جنوری میں آخری میچ بی بی ایل میں سڈنی سکسرز کے لیے کھیلا تھا۔ ابھی آسٹریلیا کے تیز گیند بازوں کے ورک لوڈ پر کڑی نظر رکھی جائے گی، کیونکہ اگست ۲۰۲۶ء سے جولائی ۲۰۲۷ء کے درمیان آسٹریلیا کو کل ۲۱ ٹیسٹ میچ کھیلنے ہیں، جس میں دسمبر اور جنوری میں نیوزی لینڈ کے خلاف چار ہفتوں کے دوران چار ٹیسٹ میچ کھیلنے ہیں۔

آئی پی ایل ۲۰۲۶: لکھنؤ کیلئے مڈل آرڈر چیلنج بن سکتا ہے

کیا پہلے ٹائٹل کا خواب پورا ہوگا؟

نئی دہلی: رشبھ پنت کی کپتانی میں لکھنؤ سپر جائنٹس آئی پی ایل 2026 میں اپنے پہلے ٹائٹل کی تلاش میں ہوں گے۔ ٹیم کا ٹاپ آرڈر اور تیز گیند بازی مضبوط دکھائی دے رہی ہے، لیکن مڈل آرڈر لکھنؤ کے لیے ایک بڑا مسئلہ بن سکتا ہے۔ آئی پی ایل 2025 میں لکھنؤ سپر جائنٹس کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ پنت کی قیادت میں ٹیم نے 14 میں سے صرف چھ میچ جیتے اور پلے آف کے لیے کوالیفائی کرنے میں ناکام رہی۔ اس بار شائقین ٹیم سے مضبوط کارکردگی کی توقع کریں گے۔ ایڈن مارکرم، نکلسن پوران، اور مچل مارش کے ساتھ، لکھنؤ کا ٹاپ آرڈر مضبوط دکھائی دیتا ہے۔ مارش اور مارکرم نے گزشتہ سیزن میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ٹیم کے مڈل آرڈر میں واضح طور پر تجربے کی کمی ہے۔ اس سیزن میں ٹیم کو فتح سے ہمکنار کرنے کی ذمہ داری کپتان رشبھ پنت پر ہوگی۔ پنت کو آیوش بدونی، عبدالصمد، اور شہباز احمد جیسے بلے باز سپورٹ کریں گے۔ دریں اثنا لکھنؤ کی ٹیم آئی پی ایل 2026 میں ابھرتے ہوئے جنوبی افریقی بلے باز میتھیو بریٹز کے سے مضبوط کارکردگی کی امید رکھے گی۔ لکھنؤ کا تیز گیند بازی اٹیک کافی مضبوط نظر آرہا ہے۔ اویش خان، محمد شامی، میانک یادیو، اور اینریچ نورٹجے کسی بھی بیٹنگ آرڈر کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سب کی نظریں محسن خان اور شہزادہ یادیو کی کارکردگی پر ہوں گی۔ دگویش راٹھی اسپن بولنگ کی ذمہ داری سنبھالیں گے جنہوں نے گزشتہ سیزن میں کافی متاثر کیا تھا۔ لکھنؤ کے لیے تشویش کا باعث ونیندو ہسرنگا کی فٹنس ہوگی۔ اگر ہسرنگا پوری طرح فٹ ہیں تو یہ ٹیم کو توازن فراہم کرے گا۔ لکھنؤ کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان کا بیٹنگ آرڈر غیر ملکی بلے بازوں پر حد سے زیادہ انحصار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ کمزوری ٹیم کو پچھلے سیزن میں بھی مہنگی پڑی تھی۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کا مکمل اسکواڈ: رشبھ پنت، مچل مارش، ایڈن مارکرم، نکولس پوران، محمد شامی، شہباز احمد، اویش خان، اینریچ نورٹجے، آیوش بدونی، عبدالصمد، جوش انگلیس، وینندو ہسرنگا، دگویش راٹھی، میانک یادیو، برجیت سنگھ، برجند متو، برجیت سنگھ، التجماوت۔ چودھری، اکشت رگھونشی، ارشین کلکرنی، ایم سدھارتھ، آکاش سنگھ، پرنس یادو، نمن تیواری، محسن خان۔

بالی ووڈ اداکار عمران ہاشمی ۴۷ برس کے ہو گئے

چوبیس مارچ ۱۹۷۹ کو پیدا ہوئے عمران ہاشمی بالی ووڈ کے مشہور فلمساز مہیش بھٹ اور مکیش بھٹ کے بھتیجے ہیں

ممبئی: بالی ووڈ کے مشہور اداکار عمران ہاشمی آج 47 برس کے ہو گئے ہیں۔ چوبیس مارچ 1979 کو پیدا ہوئے عمران ہاشمی بالی ووڈ کے مشہور فلمساز مہیش بھٹ اور مکیش بھٹ کے بھتیجے ہیں۔ عمران کے والد انور ہاشمی بھی ایک اداکار تھے۔ انہوں نے فلم 'بہاروں کی منزل' میں بطور اداکار کام کیا جبکہ عمران کی والدہ ماہرہ ہاشمی ملٹی نیشنل کمپنی میں ملازمت کرتی تھیں۔ عمران کی دادی پورنیما چالیس کی دہائی کی مقبول اداکارہ تھیں۔ عمران ہاشمی نے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر وکرم بھٹ کی فلم راز سے اپنے کیریر کا آغاز کیا جو سال 2002 میں ریلیز ہوئی تھی۔ بطور اداکار عمران ہاشمی نے اپنے کیریئر کا آغاز سال 2003 میں ریلیز ہوئی فلم 'فٹ پاتھ' سے کیا۔ 2004 میں عمران ہاشمی کو فلم 'مرڈر' میں کام کرنے کا موقع ملا۔ 'مرڈر' کی کامیابی کے بعد عمران ہاشمی کی تصویر فلم انڈسٹری میں 'کسنگ کنگ' کے طور پر بن گئی اور فلمسازوں نے اپنی فلموں میں اس امیج کا فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ سال 2008 کی فلم 'جنت' کا شمار ان کے کیریئر کی اہم فلموں میں ہوتا ہے۔ اس فلم کے ذریعے عمران نے کرکٹ میں ہونے والی سٹے بازی کو دکھانے کی کوشش کی تھی۔ عمران ہاشمی نے 'دی ڈرٹی پکچر'، 'جنت 2'، 'مرڈر 2' اور 'راز 3' جیسی سپرہٹ فلموں میں بھی کام کیا۔ سال 2021 میں عمران ہاشمی نے میگا اسٹار امیتابھ بچن کے ساتھ فلم 'چہرے' میں کام کیا۔ سال 2023 میں عمران ہاشمی نے سلمان خان کے ساتھ 'ٹائیگر 3' میں کام کیا۔ عمران ہاشمی ان دنوں ویب سیریز میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر کا آغاز 2003 میں فلم فٹ پاتھ سے کیا، لیکن انہیں اصل شہرت فلم مرڈر سے ملی۔ ان کی کامیاب فلموں میں زہر، عاشق بنایا آپ نے، گینگسٹر، جنت، اور ونس اپون اے ٹائم ان ممبئی شامل ہیں۔ حال ہی میں وہ فلم ٹائیگر 3 میں ولن کے طور پر نظر آئے اور ان کی نئی فلم گراؤنڈ زیرو بھی خبروں میں ہے۔

انوشکا شرما کی واپسی، ایٹلی کی فلم 'اے اے ۲۲ ایکس اے ۶' میں نظر آئیں گی

البتہ اس دوران انہوں نے ''بلبل'' اور ''کالا'' جیسی فلموں اور ''پاتال لوک'' سیریز میں بطور پروڈیوسر کام کیا

انوشکا شرما آخرکار فلمی دنیا میں واپسی کرنے والی ہیں۔ ۲۰۱۸ء کے بعد سے بطور اداکارہ وہ کسی بھی فلم میں نظر نہیں آئیں۔ البتہ اس دوران انہوں نے ''بلبل'' اور ''کالا'' جیسی فلموں اور ''پاتال لوک'' سیریز میں بطور پروڈیوسر کام کیا۔ اب وہ اللو ارجن کے مقابل نظر آ سکتی ہیں۔ فلم ''اے اے ۲۲ ایکس اے ۶'' کی ہدایتکاری ایٹلی کر رہے ہیں۔ انوشکا شرما آخری بار ۲۰۱۸ کی فلم ''زیرو'' میں مرکزی اداکارہ کے طور پر نظر آئی تھیں۔ شاہ رخ خان اور کترینہ کیف کی یہ فلم باکس آفس پر فلاپ ہو گئی تھی۔ تب سے، شاہ رخ اور کترینہ کام کر رہے ہیں، لیکن انوشکا نے واپسی نہیں کی ہے۔ تاہم، وہ ہندوستانی خواتین کرکٹر ''جھولن گوسوامی'' کی بایوپک پر کام کر رہی تھیں۔ فلم کا ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے۔ نیٹ فلکس اس کا او ٹی ٹی پارٹنر بن گیا، لیکن فلم اب ہولڈ پر ہے۔ مداحوں کو انوشکا کی واپسی کا بے صبری سے انتظار ہے۔ واضح ہو کہ انہوں نے ۲۰۲۱ء کی فلم ''کالا'' میں ایک مختصر کردار ادا کیا تھا۔ اتنے سالوں کے بعد انہیں اسکرین پر دیکھ کر ان کی واپسی کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ تاہم وہ ابھی تک کسی فلم میں نظر نہیں آئیں۔ اب، کئی رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انوشکا شرما ایٹلی کمار کی فلم ''اے اے ۲۲ ایکس اے ۶'' میں اللو ارجن کے مقابل نظر آ سکتی ہیں۔ اگرچہ ابھی تک اس کی باضابطہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے، لیکن اس خبر نے پہلے ہی کافی ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے کیونکہ یہ انوشکا کی بہت منتظر واپسی اور تیلگو ڈیبیو ہو سکتی ہے۔ دکن کرونیکل کی ایک رپورٹ کے مطابق انوشکا شرما جلد ہی تیلگو سنیما میں ڈیبیو کر سکتی ہیں۔ اداکار اللو ارجن کی آنے والی فلم ''اے اے ۲۲ ایکس اے ۶'' میں کام کرنے کیلئے بات کر رہی ہیں۔ تاہم ابھی تک کچھ بھی طے نہیں ہوا ہے۔ ورائٹی انڈیا نے اطلاع دی ہے کہ میکرز ۸ اپریل ۲۰۲۶ء کو اللو ارجن کی سالگرہ کے موقع پر ''اے اے ۲۲ ایکس اے ۶'' کے آفیشل ٹائٹل کا اعلان کر سکتے ہیں۔ یہ اعلان ایک خصوصی ویڈیو کے ذریعے کیا جائے گا، جس میں فلم کی عظیم الشان دنیا کی پہلی جھلک پیش کی جائے گی۔ رپورٹس کے مطابق، یہ عنوان کا اعلان کوئی سادہ انکشاف نہیں ہوگا، بلکہ بڑے پیمانے پر بصری تماشا ہوگا۔ ویڈیو میں اعلیٰ درجے کے وی ایف ایکس کا استعمال کیا گیا ہے اور یہ فلم کی کہانی کی پہلی جھلک فراہم کرے گا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک پیرلل یونیورس میں سیٹ کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ ویڈیو ناظرین کو حیران کر دے گی۔ اس میں اللو ارجن کے کئی نئے روپ دکھائے جائیں گے، جو فلم کی شان اور تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کریں گے۔ ذرائع نے کہا، ''ایٹلی نے ہندوستانی سنیما کیلئے ایک منفرد تماشا بنایا ہے، جو توقعات سے زیادہ ہے۔'' جبکہ ویڈیو میں بنیادی طور پر اللو ارجن کے کردار اور اس کی تبدیلی پر توجہ دی جائے گی، دیپیکا پڈوکون کے مداحوں کو اس کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے تھوڑا انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔

دھورندھر: جب فلم ساز ہدایتکار آدتیہ دھر کا فلم بنانے کا خواب فواد خان کی وجہ سے ٹوٹا

تقریباً چھ ماہ کی تیاری کے بعد، آدتیہ دھر نے صرف ۱۲ دنوں میں اوڑی: دی سرجیکل سٹرائیک کا پورا اسکرپٹ لکھ دیا۔

یہ ایسے سفر کی کہانی ہے جس میں اگرچہ کرکٹ کی پچ پر انڈیا کی جانب سے انھیں بھلے ہی گیند گھمانے کے موقع نہ ملا ہو لیکن 'فلمی سپن' کے ساتھ حقیقی واقعات پر مبنی ان کی کہانیوں نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ یہاں ہم انڈین فلم ساز اور ہدایتکار آدتیہ دھر کے بارے میں بات کر رہے ہیں جن کی فلم 'دھورندھر: دی ریوینج' باکس آفس پر نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔ میں نے یہ ہندی فلم لندن کے ایک سینیما ہال میں دیکھی، جو ہاؤس فل تھا۔ ہندی فلموں کے لیے اس طرح کا جنون یا ہاؤس فل کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ لیکن کچھ ایسا تھا جو غیر معمولی تھا اور وہ یہ تھا کہ جب فلم کے کریڈٹ رول کے دوران مصنف اور ہدایت کار آدتیہ دھر کا نام سکرین پر آیا تو پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ یہ لمحہ اس لیے بھی خاص تھا کیونکہ انڈین کمرشل سینیما میں عموماً تالیاں صرف سٹارز کے لیے بجائی جاتی ہیں، ہدایت کاروں یا مصنفین کے لیے ایسا شاذ و نادر ہی دیکھا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے مرکز میں آدتیہ دھر ہیں، وہ شخص جنھوں نے دھورندھر کی دنیا کو سکرین پر زندہ کیا۔ دھورندھر کی کہانی تو آپ جانتے ہی ہیں لیکن اس کے خالق آدتیہ دھر کی کہانی بھی شاید آپ کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہو! یہ ایک ایسے لڑکے کی کہانی ہے جس کا خواب کرکٹ کی پچ پر بلے بازوں کو اپنی سپن سے دھوکہ دینا تھا۔ 1983 میں دہلی میں ایک کشمیری پنڈت خاندان میں پیدا ہونے والے آدتیہ دھر کی والدہ دہلی یونیورسٹی میں کام کرتی تھیں۔ آدتیہ نے اس شہر میں تعلیم حاصل کی اور کرکٹ کا شوق پیدا ہوا۔ بحیثیت سپنر ان کا خواب انڈین کرکٹ ٹیم کی جرسی پہننا تھا۔ وہ اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کے لیے برسوں پالتے رہے۔ لیکن جب وہ انڈر 19 ورلڈ کپ سکواڈ میں جگہ بنانے میں ناکام رہے تو انھیں کرکٹ کے اس خواب کو الوداع کہنا پڑا۔ ان کے چیلنجز میدان تک محدود نہیں تھے۔ وہ ڈسلیکسیا (پڑھنے لکھنے میں دشواری) کی وجہ سے پڑھائی ان کے لیے ہمیشہ انتہائی مشکل رہی۔ ان کے لیے تو 150 صفحات پر مشتمل سکرپٹ کو پڑھنا ہی مشکل تھا، اسے لکھنے کی ہمت تو دور کی بات ہے۔ لیکن پردے پر کہانی بنانے کے خواب کے ساتھ، آدتیہ دھر ٹھیک 20 سال پہلے 2006 میں ممبئی پہنچے۔ پہلے 10-12 سال جدوجہد اور گمنامی میں گزرے۔ آدتیہ دھر کا پہلا کام بطور نغمہ نگار سامنے آیا۔ بالی وڈ کے معروف لیش راج فلمز کے بینر کی فلم کابل ایکسپریس کے لیے لکھا گیا ان کا گیت 'کابل فضا' بہت کامیاب رہا۔ اسی دور میں آدتیہ نے مختصر فلم 'بوند' کی سکرپٹ اور مکالمے لکھے، جسے نیشنل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ آدتیہ نے کئی سکرپٹس اور کہانی کے آئیڈیاز پر کام کیا جن پر کامیاب فلمیں بنی، لیکن انھیں کبھی کریڈٹ نہیں ملا۔ ان تجربات نے انھیں شدید مایوس کیا۔ 2010 میں، آدتیہ نے پریہ درشن کے ساتھ بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کرنا شروع کیا، کمرشیل فلم سازی اور سکرین پلے لکھنے کی باریکیاں سیکھیں۔ انھوں نے اداکار اجے دیوگن اور اکشے کھنہ کی فلم آکروش (2010) کے مکالمے بھی لکھے، جس کی ہدایت کاری پریادرشن نے کی۔ اس فلم کے لیے انھیں کریڈٹ ضرور ملا۔ پریہ درشن کہتے ہیں: 'آدتیہ کو زبان پر عبور حاصل ہے اور یہی ان کی سب سے بڑی طاقت تھی۔' پریہ درشن کے ساتھ تقریباً تین سال تک کام کرنے کے بعد آدتیہ خود ایک فلم کی ہدایتکاری کے خواہاں تھے۔ برسوں کی جدوجہد کے نتیجے میں کئی پراجیکٹس شروع ہوئے، لیکن کوئی فلم نہیں بنی۔ پھر سنہ 2016 میں، اچھی خبر آئی۔ آدتیہ کو کرن جوہر کی دھرما پروڈکشن کے لیے ایک فلم کی ہدایت کا موقع فراہم کیا گیا۔ فلم کا نام رات باقی تھا۔ اس میں کترینہ کیف اور پاکستانی اداکار فواد خان نے کام کیا تھا۔ شوٹنگ کا منصوبہ بنایا گیا اور آدتیہ اس کی تیاری میں مصروف ہو گئے لیکن پھر قسمت نے کروٹ لی۔ 18 ستمبر 2016 کو جموں و کشمیر کے اڑی میں ایک دہشت گردانہ حملہ ہوا جس میں 17 انڈین فوجی مارے گئے۔ سیاسی ماحول کشیدہ ہو گیا اور اس کا اثر بالی وڈ میں بھی محسوس ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستانی اداکاروں کو انڈین فلموں کے لیے سائن نہیں کیا جائے گا۔ فواد خان کو آدتیہ دھر اور کرن جوہر کی فلم رات باقی سے ہٹا دیا گیا۔ اطلاعات تھیں کہ انھیں کسی دوسرے اداکار سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ لیکن پھر چند ماہ بعد فلم کو بالآخر شیلف کر دیا گیا تھا، آدتیہ کی برسوں کی محنت ادھوری رہ گئی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہی اڑی حملہ جس نے ان کی پہلی فلم کو روک دیا تھا اسی سے منسلک انڈیا کی جانب سے سرجیکل سٹرائیک نے آدتیہ دھر کو ایک نئی کہانی بنانے کی تحریک دی۔ آدتیہ دھر نے ایک انٹرویو میں کہا: بقیہ فلم کے شیلف ہونے کے بعد، اڑی حملے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی سرجیکل سٹرائیک نے میرے اندر ایک نئی کہانی کو جنم دیا، میں نے محسوس کیا کہ اس پر فلم بنانا ضروری ہے۔ میں نے تحقیق شروع کی، صحافیوں، فوجی افسران اور دفاعی ماہرین سے ملاقات کی۔ مجھے ناکامی کا خوف تھا، لیکن ہم نے ثابت قدمی کے جذبے سے کام لیا۔ تقریباً چھ ماہ کی تیاری کے بعد، آدتیہ دھر نے صرف 12 دنوں میں اوڑی: دی سرجیکل سٹرائیک کا پورا اسکرپٹ لکھ دیا۔ 2019 میں ریلیز ہونے والی یہ فلم سال کی سرپرائز بلاک بسٹر بن گئی، اور آدتیہ نامور ہدایت کاروں کی صف میں شامل ہو گئے۔ فلم کا ڈائیلاگ کیسا ہے جوش؟ نہ صرف فلم ناظرین بلکہ انتخابی جلسوں میں بھی گونجتا رہا۔ فلم کی ہدایتکاری کو سراہا گیا لیکن کچھ ناقدین نے اسے حکومت نواز پروپیگنڈہ بھی قرار دیا۔ اس فلم نے بہترین ہدایت کار سمیت چار قومی ایوارڈز جیتے ہیں۔ فلموں کے تجزیہ کار ترن آدرش کہتے ہیں: آدتیہ دھر نے حقیقی زندگی سے متاثر ہو کر ایک مکمل تفریحی فلم بنانے کے درمیان ایک شاندار توازن قائم کیا ہے۔ اس توازن کو حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی ہے۔